

این کتاب مطبعه فخریه در شهر تبریز در سال ۱۲۹۳ هجری قمری در روز ۱۲ ربیع الثانی ۱۲۹۳ هجری قمری

بعونه خداوند زمین و زمان این نسخ مجیدیه ۱۸۶۵

بوقت خود و ساعت سعید ۱۳۹۲۵



مؤلفہ بن محمد علی حایمی آبادی مقیم ملک حیدر آباد
۱۳۹۵ھ

بمطبع فنی نول کشور مقام المصنوعه طبع شد ۱۴۹۲ هـ

Ala
Ala

M.A. LIBRARY, A.M.U.



PE815

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حدیثیہ عدد و ادس صانع حقیقی کو سنرا اور ہے کہ جسکی وحدانیت کا پر تو ہر شے میں
نمودار اعداد و حرفت کی طرح ہر قالب میں پنہان ہے جو حروف و ادسکی وحدانیت
کی برہان کثرت میں وحدت مستوی ہے ہر عدد اپنے طریق کی مجموعہ کا نصف ہے
شہر ہر رنگ میں ہر ادس کا جلوہ ہر سنگ میں ہے وہی شرارہ و پھر ایسے
وحدہ لاشرکیہ کی حمد اور زبان گو یا ہیات ہیات مصرعہ زبان آفرین شاستار
زبان بے جل جلالہ و عم نوالہ اور لغت ہے حد اس کے جیب محمد رسول اللہ صلی
علیہ وآلہ وسلم کو شایان کہ جسکی شان میں لولا کہ لما خلقت الافلاک کا فرمان ادس کے
نور سے زمین و آسمان روشن ہے ادس کے رنگ و بو کا شہر چین چین شان ادسکی
عین خدا کی شان ہے احمد بلا میم کھنڈا ایمان شہر خدا سے کب جد ہے تو
ادس کا زبان حق سے سن مذکور ادس کا پنا علی اکبر و اصحابہ اچھین بعد و سر

و حاکم عہد ہے کہ اولی الامر حکم سے اسکا ایسے جو خاص غنا ہوا ہے
 وہ کون ہے خیر الناصرین امام المسلمین سرتاج روسای ہندوستان تھا
 امرا سے عالیشان ناقد حکم واجب تعظیم صاحب علم ملک دایم مکنہ رقبہ
 فلاطن مقال و ارشکوہ حق پرورد عدل گستر نوشیروان سیر آفتاب سمان
 بابتاب چرخ شوکت امیر ابن امیر رئیس الاتہ میر محب آل رسول و جهان خستہ
 امیر کبیر نواب میر علیمراد خاں صاحب بہا و زام آفتاب الہم الہی
 ملک خیر پور سندھ کہ جسکی سخاوت خاتم اور خاتم کی سخاوت گویا کردیا
 بلکہ اسکی گری باز کردیا قطعہ یہ سخاوت ہے کہ بحر و دشت میں جاری ہوئی
 کاسہ نکل کی طرف دیکھا تو زرسے پر ہوا پہل منور میں یہ تھا آخر دستے بھی بر ملا
 ہاتھ پھیلاے صدقے اسکو حاصل فر ہوا پشجاعت کا یہ حال کہ گور سیم
 باد و جہانکا تھا لیکن اسکو خوف کا گویا تھا اسکے ارادہ کا نام تھا
 کہ دشمن کے سر پر موج دہا اسکی ہیت سی آتش و دو قطعہ یہ شجاعت کا
 عالم آب دشمن ہو ہلاک و اکیا مر جان سے نیچہ چون آخر تر ہوا پہل
 سانسے اسکو نہ کو بہتان کبھی نہ جھک گیا دیکھ اسکو ماہ نو ہوا خنجر ہوا
 عدالت کی یہ صورت کہ زیر دست اور زیر دست دو نور بر میں بلکہ زیر دست
 زیر دست سے کتر گویا ہر میں ایک اسی صورت لکھتے ہیں اسکی ایک زمین
 و نقطہ لکھتے ہیں قطعہ مجال کیا ہے کوئی سر او تھاے نخوت سے نہ ملک
 بھی تو جھکے یہاں تک زمین ہو جائے نہ خیر موج چا اگر آتے شمع غلٹ میں
 تو سر زلفش او سے گلگیر سے زمین ہو جائے شوکت کا بیان خاصہ برید و بابت

کیونکر ہو گئے کاشکار نہ شکر کا حساب جو شے ہر واقعہ اور لاجواب ہر معسکون کا
انتخاب ہے فیض اوس کا عالم گیر ہے فیاضی میں بے نظیر ہے شہرت اوس کی عالم گیر
گنج گنج ہے ہر چند کہ جو یا اس گلشن میں ہے گروہ سکا تو اس گنج و مدد یلجان
نر کی سننے والی گھنٹوں کے اوصاف میں بارہ شعر کے حفت جا کر و فیض سے
ممتاز ہوئے جو یا نے علی قدر مراتب وہ کچھ کہا کہ جسے جلد و میں عمر بھر کی آرز
ہو گیا اور کیوں نہ ہو کہ اوس کی ذات فیض آیات مشہور جہات ہے اس رسالہ
بے بیا گو اوس کے نام نامی پر تالیف کیا ہے اسد تعالیٰ تا قیام قیامت مقبول
عام کرے جہاں میں اوس کا نام کرے اب جو یا چند اشعار غماطلہ سے زبان
گو یا کر حق نیکواری ادا کر دہی ہذا

<p>تو وہ سخی ہے کہ جب تیری نظر ہو جا یہ انتظام کا عالم ہے تیرے عالم میں یہ خوف بھر کو پیدا ہے تیری ہیبت سے چمن میں زرد سے لبالب ہونے کا کل نہال فیض تیری ہے خلق پر خوار زمین کی طرح نہو چرخ کی شکایت ہے ریشیں ابن ریشیں امیر ابن امیر ہمیشہ دہر میں اقبال مند تو رہو</p>	<p>اگر گد اسے تو وہ شاہ بھر و بر ہو جا جمال کیا ہے بشر سے کوئی بشر ہو جا کسین نہ آب میں نہ دریاں گہر ہو جا نگاہ تیری اوہر سے اگر اوہر ہو جا ترے کمر سے صنوبر میں کیوں نہ ہو جا زمانہ اس کے اوہر سے اگر اوہر ہو جا گد کو شاہ کرے تیری گر نظر ہو جا خدا کرے ترے قبضہ میں بھر و بر ہو جا</p>
------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	-----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

الحی جب تک گلشن چرخ پر گلہاے اختر کھل رہے ہیں صبر میرا ہمیشہ کھنڈ الکی
نہلج جویش و خرم رہتا اور عمر خضر اوس کو عطا ہو آئین شم آئین یارب العالمین

ادب شاعری و شاعری

اس زمانہ میں کہ کمال سخن معدوم ہے بلکہ سخن کوئی معلوم اکثر انبیا و انما کہ
یہ گمان ہے کہ شاعری ایک فن آسان ہے اور رباعی نام و نشان اور غلط
شاعری و شاعر ہے اور نام و نشان کا ہونا شاعری پر ہر آدمی بلکہ ہر شخص
جس کا حصہ ہوتا ہے اور سیکھتا ہے ہر شخص لائق اس مضمون کے نہیں ہے
ہر شخص کے واسطے موزون اگرچہ اس زمانہ میں ہر شخص کو دعویٰ ہے مگر سچا گوشت
کو اس طرف توجہ کمال ہے جبکہ دیکھو جو خط و خال مگر اصناف سخن پر سیکھتے ہیں
اقسام کلام سے ہرگز خبر نہیں گل و بلبل کے مضامین کہ پیش پا افتادہ ہیں انکو زبرد
کرتے ہیں شاعری پر مرتے ہیں اور سخن آفرینی عبارت و عبارت سے ہے اور ایسا
صوت غنقا اب دیکھو تو کیا رہا مصرعہ حرفیان باوہ باخوردند و رفتند اب
اقسام کلام میں کچھ جدت تالیف کوئی میں رہی ہے اور سکی جانب کیسے خیال
نہیں شاید انواع سخن میں اسکا احوال نہیں کہ فضول سمجھ کر اس کے جانب التفات
نہیں کرتے اور شاعری اسکا نام ہے کہ جملہ اصناف سخن پر جمہ گیر ہو یہ نہیں
کہ ایک نعل گوئی اور بھی مضمون قدیم ہے یا سیکھو کما جاکر پر پز کرتے ہیں
اور حقیقت میں اسکی دشواری سے گزیر کرتے ہیں یہ عجز طبیعت ہے یا غکار
شہیت شاعر کو اصناف سخن پر قادر ہونا چاہیے پھر ہر سخن کا اور ہونا چاہیے
اور تالیف کوئی فنون شاعری سے ایک فن لطیف کشف و اہام کا شعبہ ہے
مشرقی ہے اکثر بکار آمد ہے نادر ہے دیکھو تو اعداد و اجب اسرار میں
انوار لاری میں اوقات سوانح جو مجہول ہیں وہ اس فن سے مستقل ہیں

از منہ و قلم جو اصول ہیں اس قید میں اگر اصول ہوئے ہیں مگر جو کتابت
 وہی جانتا ہے۔ راز ہست ایسی محرم اسرار کی جاست: یا اور تاریخ کے معنی
 وقت پیدا کر دین ہے اس واسطے اور ہر وقت نیا ہے پس شاعری عین تاریخ گوئی
 اور تاریخ گوئی نفس سخن اور مادہ گفتار ہے مگر نہایت دشوار ہے تاریخ بنیاد تاریخ
 بنیاد پانے باوقیہ کی بنیاد تاریخ بنیاد اور متقدمین نے انہی جداگانہ
 رسالہ اس فن کے ضوابط کا مضبوط نہیں کیا اکثر شائق اسکے جو ایسی ہی مخصوص
 نشی کنندہ نل نشی اور منارام ہاشمی کہ اس فن خاص سے نسبت تمام کے تیز
 عظیم النیرین اکثر غزلین اور قصائد تاریخی لکھے گوشتور و راقم سے کرتے ہیں مگر انکو
 کلام میں چاشنی عجیبہ عالم از فرد و لا تنقص محرم کہ ایک رسالہ اس
 فن خاص میں ایسا مرتب کر کہ مبتدی اس کے قواعد سے واقف ہوں اور اصطلاح
 اسکے کلی ثبت ہوں کہ اکثر وقت تفکر کے بھت خوف کرنا پڑتا ہے چنانچہ کئی
 نامک سے اس سچیدان نے چند قواعد تاریخ گوئی کے اور کچھ اصطلاحات
 اور سکی موج رسالہ بذائیکے احباب سے التجا ہے کہ یہ خطا پرکھنا خاصہ شری ہے
 نظر نظر اگر دامت سے کہ تاخیر بہ مردم نقرائیں ع ہوں خطا وار یامید عطا کیجئے

بیان حروف

اجب ہوز خطی کلکمن بعض قرشت مخد صمطع
 سچی بنی بچو کر: اسے ہا کرنا اور حروف مفرد کو باہم ترکیب دینا اور حروف سچی
 الف باتا کو کہتے ہیں اور یہ اٹھائیس حروف ہیں کہ اجب کے سلسلہ
 مشک ہیں اور عدد ان حروف کے حضرت آدم علی نبیا و علیہم السلام

اور بروایت حضرت کثرت غیر علیہ السلام پر نازل ہوئے ہیں اور حضرت
بارون رشید کے عہد میں اس ترتیب مرتب ہو سکتے ہیں
طاہر ملک الگائی ہے نوکتہ بمراتب ہوتی ہیں اور یہ صدقہ الگ ہے
نودہ ملک درجہ بدرجہ شمار کی جاتی ہیں اور قاف سے غنیمت تک سیکڑ
ہزار تک تصور کرنا چاہیے اس طرح وہ چوبیس کیل
میں ہیں یہ صحت میں رہتے ہیں شیخ و حسن شیخ
اور اس حساب کو حساب میں اور حساب چوبیس سے ہیں اور امجد میں ہر
پات اور پانچ اور چھ ہر گز اور دھڑ اور ٹہم عہد دین الہی کو
اگر اس شکل سے کہیں گے کہ قاف اور ہاسے عدد دیے جائیں گے اور
اس طرح تب اتر کر چھ اور چھ سے کہیں گے تو اس کے عدد بھی یاد
ہو جائیں اور ہاسے لینے تا پنج میں حروف مکتوبی کے عدد دیے جائیں
مگر بعض ترتیب فارسی العدد میں صرف ایک لام کے ہی عدد دیے ہیں اور
اور لفظ معلوم ہیں اگرچہ تا بصوت ہا ہے لیکن ہاسے عدد لینے اور معلوم
آمد میں دو الفاظ میں اس طرح دیکھتے ہیں اور یہ بھی دو یا ہیں اور جان ہمزہ
واقع ہوگا اور بصوت یر واقع ہوگا اوسیکے عدد لینے اور بعض نہیں لے
میں شرط ہے۔ الفاظ کو صحت سے کھنا چاہیے اگر صاحب رشید میں ہا
برہا دیتے ہیں یہ ایجاد بندہ ہے اور یہ بھی یاد رہے کہ جہانک مکن ہو
قرآن مجید میں تاریخ نکاش کرین اور بعد اس کے حدیث شریف میں مرث
ضرب النثل میں یا کلمہ صفت موصوف یا صفا مضاف الیہ میں یا ایک لفظ

سان تاج

مثال آیت قرآن شریف

یہ تاریخ انتقال گنڈا رشاہ پنڈت

تاریخ غفر شد ۱۲۸۲

تاریخ سفر خورشید ۱۲۸۲
کوتاهم به پرسی مراد آباد کوروانه بواتها

	تاریخ مرگ جمشید جی قاسمی قریب
۱۲۸۳	کہ سن بارہ سو ترسی میں انتقال موافق اولیٰ اصحاب الدار ہم مہا خاندان مثال حدیث شریف
۱۲۸۵	راقم باریہ ہوا زبانیہ بیاضہ نکلا الدنیا حن المومنین و حبت الکافین مثال زبان عسبر
۱۲۸۵	تاریخ مجدد بنا کردہ مولوی فقیر محمد صاحب دلائی بقام جو پندرہ بیت الاسلام تاریخ مجدد اصالت خان نذرہ بیت الاسلام مثال ضرب المثل
۱۲۸۹	تاریخ ایک محسوس کھی جو سکی کہ مرتبہ میں سب سے پہلے تھا۔ مرگیا مرد و دفعہ نہ درود تاریخ ایک شکری کی کہ عہدہ سے برخاست ہو کر آدمی بن گیا مغل مشیندوس مقول تاریخ ایک نابینا کی نکاح کی ہے کہ امیر بخش اور سکانات تھا لگی اندھے کے ہاتھوں کی سی شہر تاریخ طغٹک شہتہ کہ باب اور کھنچ اور بارہ بنی تھی سہ بی بی باب کھنچ بچہ دیکر رنگ سر تاریخ جنگ مرغان فوجہ خستہ کہ طرف ثانی کا مرغ بھاگتا اور وقت یہ کھا بول کر مر گیا تاریخ ایک مرد اور اس کے اسٹل ہو سنے کی۔ نیر کے موصفہ بھی لائی تاریخ اسی شخص کی دوسری ہے۔ بولی کے بھاگن چھینکا پٹ پڑا تاریخ طغٹک پرورش یافتہ ترانسم۔ بویانہ جو تارے مونس لے دیا تو تا مثال ایک لفظ کی
۱۲۸۹	تاریخ جہرہ کہ سکات حکیم محمد سلیم خان صاحب از غہ جہرہ جہرہ تاریخ مسند نشینی امیر اہل دوزیر الملک نواب حافظ محمد برائیم خان درویش جنگ کی شروع

نایخ حضرت صاحبزادہ قاضی الامام میرزا ملک غلام محمد علی نقاش بہادر وزیر جنگ کی علیحدگی کا قضا

مثال نمبر ۱۱

صفت موصوف بہایہ ضاف وضاف الیہ چاہیہ فقیر حلقہ احسانی کی ہے
نایخ جناب تہذیب نواب حاجی حفیظ علی خان بہادری ایس آئی کے مکان کی
جو نواب حفیظ علی خان بہادر مکانے ناکرد در عصر تھیں
سرو میں از فلک بھس پالنا کیفیت کہ چو یا بگو قصہ مضن

مثال نمبر ۱۲

نایخ علیہ جاگیر نواب محمد زین العابدین خان بہادر فوجدار ملک سبج پور کی
نواب کو علاقہ میر کا ہے تم بھی تو چلے چو یا او سکھو گیارہ
نایخ کی جو پوچھے میانہ پوچھ جاگیر دی خدا نے دے سبکو پور

مثال نمبر ۱۳

فقیر مستند بن نواب شاہجہان بیگ صاحبہ الی بھوپال میں ایک سالہ کھاتا اور کئی سال
تین شعر لکھے جاتے ہیں اور باقی قریب آٹھ ورق کہ نظم لکھی تھی کہ ہر شعر نے نظم کو کاٹا نایخ

۱۲۸۵	بود تاکہ الہی محمد سرور سن	۱۲۸۵	کشد از صفت رنگ لایہ کشن
۱۲۸۵	زکشش تا شود گل گل بندو	۱۲۸۵	بساگز بوے گل بلبل غزل گو
۱۲۸۵	بود بیگم ز بیم ملک بیغم	۱۲۸۵	ایضا بروشد شاہجہان شاہجہان جم

نایخ مستند بنی نواب فخر علی محمد بیگ علیان بہادر صولت جنگ لکھنؤ کی منجملہ شہادت

نایخ نواب فخر علی محمد بیگ علیان بہادر صولت جنگ لکھنؤ کی منجملہ شہادت
نکس در تار بود ایامی جان ای بوہم
برائے شوکت و اقبال والا کرد چون ایما
بود تا آسمان سایہ نقش بر بار گ دنیا

زفران تو آید آسانا بر زمین از سبزه
سمه عالم بود ز رنگینت آینه جویا

مشال مستثنوی

فقیر است ایک فتویٰ تخت مستثنوی نواب حافظ محمد ابراہیم علیخان بہادر جو
والی ملک ٹونک میں تھی ہے کہ یہ قدر اشعار منجملہ اسکے کچھ جاتے ہیں اور
اس میں یہ تخلص زیادہ ہے کہ ایک شعر میں سے تاج پتھری نکلتی ہے اور دوسرے
شعر میں سے تاج عیسوی پیدا ہوتی ہے جو ایک شعر کا ہر مصرعہ جبری ہے اور دوسرے
شعر کا ہر مصرعہ عیسوی است و ہوندا

خبر لیا اب آئی ساقی ہمسار نہ وہ دور ہے نہ محن غور کر نیا کر دے ساقی ترا لیج ہے پلا جاوے پیر مغان وہ شراب خجست کار ہو سے نہ خالی نشان نر بار ساقی تو جسے خدا کہ ہے رنگ و پیش اب ٹونک کا سفر سے ہوو کو غم سیر و خیال کہ چو دنوں وقت یہ آب پی خوشی سے پھر ہوں آج وہ فتویٰ نہ کہ سطرچ بھستہ ہو کلام وہ وہ کون خوشید و ہے بتا	فدا دل سے یہ اور جاتے تار تری بگ کو ہے ہر شکایت نگر سدت نشان کیت تاج ہے کہ بھرت ہو تادی سے حال خواب شتابی اب اسے مرے سلطان ورنگ اسے دے فکر یہ ہے ذرا نشا حسین وہ خوب سی سے پلا نہو نشہ پیشیں حبسہ جمال رہے خوشد لیا ہے تاب پی کہ غیرت میں ہم آب ہوا اسکے لیا میں سے دریاے خشت کا نام کہ خوشید شرمندہ گل سے ہوا
-----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	-------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

<p>وہ ایسا جو خسرو ہی برلاس علم دنیا جسکی ہمد سے یہ ہوتا ایک ہمایون بر این عرش امروزشہ کہان تک رسے پای خسرو سے مبارک بشہ سعدانیت این تری ہو یہ توکت ملی ہے سب سے سبے دنیا میں مشہور تانا ساسان ہوئی شکل جم کی بدل شکل غم کہ دنیا میں سب سے تیرا دور کرم ہوا گل طبیعت میں باغ و بہار تو کر و تا گل سے بھی اول ہے کھا و سبکی ٹکڑے گمان کے شال اگر دیکھتا دیکھتا یہ قسم خداوند بزم فیض کرم کہ وہ ملیع نور اور یہ خاکی زبان ہو صحت اگر اسے ہو مصل حکومت جوان ہو یہ ہر وقت خدا تجھ کو رکھے سلامت سدا</p>	<p>وہ عیب سے آئے جو اب علم رئیس معظم سے نواب ٹونک زہے آسان گفتہ فیروز شہ پڑھون لب سے ایک مطلع میں خنجر شہنشاہ بدیم مسند نشین خدا داد و حمت ملی ہے سب سے زمانہ میں مد فیض ایسا کہان ترے فیض سے آج عالم میں ہم تو عالم میں تیرا ہے پاک ہم نظر کی نشہ جانب لا لہ زار اگرست گل و گندہ لیتا گھی تجلی رخ سے نہیں تاب حال دور سر شبیر سے ہوتا بلا قسم غنی و شجاع و خلوص و حکم نمود صفت دل تیرا شاہ زمان میں مشغول جان سے عاقل و ہنر کہ اب تو عاقل یہ ہر وقت ہے ہوتا ہے عیش و عشرت سدا</p>
<p>۱۸۹۶</p>	<p>۱۸۹۶</p>

سوز غمی سے بھناتانے لگے

تاریخ و مبارکبادی تحت تیم مبارک حضور لامع النور فیض کجور مبارک صاحب مری جو
رام سنگھ جی بہادر سی ایس آئی دایم اقبال ہم دایہ ملک جی پور کہ اپنے وقت کا کشتی کار
حکیم رحیم عادل نامدار ہے دوسرا ہے نہ ایسا عالم میں یہی تعریف اور سکی کافی ہے
خدا اشعار بطرز غزل کہے تھے کہ ہر مصرعہ اور سکا تار کجی ہے

۴
۵
۶
۷
۸
۹
۱۰
۱۱
۱۲
۱۳
۱۴
۱۵
۱۶
۱۷
۱۸
۱۹
۲۰
۲۱
۲۲
۲۳
۲۴
۲۵
۲۶
۲۷
۲۸
۲۹
۳۰
۳۱
۳۲
۳۳
۳۴
۳۵
۳۶
۳۷
۳۸
۳۹
۴۰
۴۱
۴۲
۴۳
۴۴
۴۵
۴۶
۴۷
۴۸
۴۹
۵۰
۵۱
۵۲
۵۳
۵۴
۵۵
۵۶
۵۷
۵۸
۵۹
۶۰
۶۱
۶۲
۶۳
۶۴
۶۵
۶۶
۶۷
۶۸
۶۹
۷۰
۷۱
۷۲
۷۳
۷۴
۷۵
۷۶
۷۷
۷۸
۷۹
۸۰
۸۱
۸۲
۸۳
۸۴
۸۵
۸۶
۸۷
۸۸
۸۹
۹۰
۹۱
۹۲
۹۳
۹۴
۹۵
۹۶
۹۷
۹۸
۹۹
۱۰۰

<p>چشم آباہ جو روشن ہوئی زل رشاد ہوا میر بنی چشم تو بجا نیکی سب آدم بھی نہ صرگرم سے ہو گا نہ کچھ بڑا مردہ کہوں کہ تو کھنڈ کو کرتی ہی کھنڈ کوں چشم زخم اور سکے دیکھ لے پوچھو اور بھی جاسیے اب سنان کا کچھ بھٹکے گئے قلب کرنے سے تیرے نام کی بیانی کھنڈ رام سنگھ جی کے گونہ گوشت و پوست کو زمین لکھ اشعار جل ایک ٹھہری میں لڑتے</p>	<p>فیض دالاکا میر ایک طالب مدد ہوا کاتب لزق کا ایک بار دگر ساد ہوا اس مسرت سے جو ای گل کوئی دلشاد ہوا سینکا آواز عطا کھکشتان تبت اور ہوا جس مسرت کو ہو سے کہ وہ ناشاد ہوا ہوا بد خواہ جو شقی آپ ہی برباد ہوا کنس ایک تو شاہ بہ میں بے داد ہوا گھر تو سے ریاست کا ملک آباد ہوا کتنے جو مایہ بھی عالم میں ہیں دستاورد</p>
-------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	---------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

۴
۵
۶
۷
۸
۹
۱۰
۱۱
۱۲
۱۳
۱۴
۱۵
۱۶
۱۷
۱۸
۱۹
۲۰
۲۱
۲۲
۲۳
۲۴
۲۵
۲۶
۲۷
۲۸
۲۹
۳۰
۳۱
۳۲
۳۳
۳۴
۳۵
۳۶
۳۷
۳۸
۳۹
۴۰
۴۱
۴۲
۴۳
۴۴
۴۵
۴۶
۴۷
۴۸
۴۹
۵۰
۵۱
۵۲
۵۳
۵۴
۵۵
۵۶
۵۷
۵۸
۵۹
۶۰
۶۱
۶۲
۶۳
۶۴
۶۵
۶۶
۶۷
۶۸
۶۹
۷۰
۷۱
۷۲
۷۳
۷۴
۷۵
۷۶
۷۷
۷۸
۷۹
۸۰
۸۱
۸۲
۸۳
۸۴
۸۵
۸۶
۸۷
۸۸
۸۹
۹۰
۹۱
۹۲
۹۳
۹۴
۹۵
۹۶
۹۷
۹۸
۹۹
۱۰۰

کسی کی مفارقت کی تاریخ ہے

پی چھوڑ گئے آرام نیا اب کھستہ کون ر رام نہا بہ جو تیس کی دلی بولانہ مری مول حیدر
اب کون نہا بہ اچھا بہ میں نہایت ہون کا ہم نہا بہ جو پانسی یہ دیکھ میں کی ہون ات پیروی آ

مثال زبان سنسکرت

تاریخ انتقال نیت شہودین مصاحب راج جلیپور

نہایت سے جو اس مکان کو چھڑا افسوس	اور جا کے کیا عدم میں اپنا سکن
یون بید سے ہر سال غلا شوگ	تیادی شہار آدر وین کرتن
مثال تاریخ پشتو زبان کی	تاریخ انتقال کالینان لائی
چوبند آمد وقت خان ہوئی خلعت تہ الم چاہا	کچھیم اہل جہان شدہ سب کتبہ قلم جہان
چوبندر ہر ششم زمرار گشتہ صد بلند	دی رایشا گورائیا سیمین گفت سال ناخ
مثال انگریزی زبان کی	تاریخ آمد مستر الفرفر و قوم صا
چون بیا د شفق من آنوقت	شوق دل از سببے حد دھم
سبب تاریخ مقدس جویا	کم ہر سبب تر افسرد گفت
مثال پنجابی زبان کی	تاریخ ملاقات محبوبہ دلرا
جب نظر آیا مجھے وہ ماہ حسن	کیا کہوں تب سے جو میرا حال ہے
یون کہا باتف نے جو یا شاہو	نینو دے نظارہ اس کا سال ہے
مثال زبان جیدو تاریخ وصال حضرت قطب حق گاہ بیان خاں علی شاہ	شکرت کہان دیکھا میں کچھین بولم کرا
جو مت اذ کو بچے تو یہی سب کہا جوا	بہیا ساچر تو آسان چو بیکو پان سکا شہی جیا
	جو باا کہو ب چھاری جاری بکینہ جی جیا
مثال فقرات شتر	
مجنوب رئیس نواب محمد ابراہیم نیلجان ام اجالہ امیر بادرسندہ بادریک جگب	
والی ملک منو سواد محمد بادریک ٹونگ	شکر صد شکر جو د آتھی بجا لاؤن
کہ خدیو دنیا سند نشین ہوا تمام عالم کو مراد ہایون مبارک	ای قدر دان سخور
جو تو شاہ ابراہیم شاہ مین کج طوسی ہون	مجلو عالم مین قدر دان مادو کم لنگا

سرور غیبی کی بخت ان کی

۱۵

اور بادشاہ زمین کو ایسا شاعر یہ تارخین اور یہ غنوی شاہ موسوم کہ مع پیش کرنا
امید دار کہ قبول دولت نیا فرمایا جوین باوجود اس محنت شاقہ کو نام جو کو داد ملی
دست سر کو آج او کی گویائی کی مراد ملی

سجده نواب امیر میر علی محمد اذ خان بہادر والی ملک خیر پور سندھ ام قیام
بنام ذوالجلال شاہ مہوگون محمد واحد و نعت حبیب پاک و شوار سمجھ کے
اب میں مدعا سے دل قلم کرتا ہوں عجب طرح کی قسم کا کام کرتا ہوں
اول غور کیجیے اور پسند طبع زیبست جو یا کو داد دینیجیے گو کہ تعلق بھی عی کا
پر بیان رست نگاری کا مٹم گو یہ خاکسار بو تراب جو یا سے خراب و دل بے تاب
ہر چند خوش چین احباب کا شہر لیکن شاعر بے عدل و بیستار اور کیوں نہ جو یا کسکا جیت
جی ہے جسکی یاد و معشرت اب وکل ہیں وہ کون اب حضور عایجا خداوند جاہ خطاب
شعر سخن و شجاع و بہادر ہے اب بڑ جانین کفر و حکایت بے نیلے شاہ شاہان اراد
میر علی محمد اذ خان زیباب امیر بہادر ہے بہادر شیر فوج حاکم ملک خیر پور سندھ

و یکو بنام سرستہ اراد ملی

منشی ضمیر علی صاحب کو جناب منشی صاحب مخدوم رفعت الطاف رفعت نور زبان
جب وہ تارخین کہ جناب میری طرف سے بجا اقامت کینین بار سے نہایت خوب
جی کو مرغوب آج صفت و کلی شہت میں یہ چاہا کہ کوئی شے تقویت
جو قلب زار کو سنبھلتے لیکن آج تو جو یا مثل حلو اسید کا آخر نفس کو اکر کھایا
وہ حلو اسید رنگ جوش لایا آخر ہمار پر گیا کل تو آچکا جو یا سواری سپ کا جو یا
آج کو باد و پاوی ازاد دست بھی ڈرتا ہے کہ گر نجاس ایجو آرام ہوا حاضر ہوا

ایسا خاطر رکھ کر فرمایا اب سوایم کر کیا گذرین کیا نقدیہ پوزنیرا از محمد
 سبحان اختیارالدولہ خیرالملک نواب محمد عبداللہ صاحب بہادر
 فیروز جنگ دارالامام بیست نمک

قدردان نائب رکن ریاست پروانہ خاں بھاراس کوئی نیاب حاصل نہ ہو
 وفاقہ فی قلب جابر شیعہ ریاست سرحد شیشم موصل و کل بادیدہ حصول کردہ
 امنی بر سرحد شیشم پانچ رسید از نوید پانچ بیست تھیں کاشی کشن کی اسب لاشند
 وچین چوین لاشا بیست ہا کریدہ حکیم بادی سلطان نواب راجہ تھو دیال پانی سرحد
 چند تعلیمات شکر یار خوشنویس اراکین رسید کہ قبول حکام شہزادہ شہنشاہ شہزادہ شہزادہ
 عارضینہ محمد علی

رسالہ حالات ہمارا جہ کھاندہ پوزنیرا ووالی پوزنیرا

کہ رعایت سخی باذل دریا دل خوش اعتقاد نیک نمادے بیان نکما کہ بجا انتقال
 آگ میں بھی سیکھ اور یہ سب حال سال اوکھا سین دیر ہے اور تمام رسالہ میں
 فقرات تاریخی ہیں مشے تلمونہ از حسہ داردوین فقرہ کھے جاتے ہیں
 بسم اللہ اول انیم حمد اوس خدا و برحق کوروا کہ جسے غیل کو نوزدگی آگ سوچا پوزنیرا
 وفاقہ پانار کو سہرورد و اسلام علی ابراہیم کہہ دیا

افتتاح نام تاریخ

اور بیان سب قسم کی تاریخ کا ہو چکا ہے اور ہر طرح کی تاریخ واسطے معائنہ
 کسی کوئی ابقام نام تاریخ کا بیان کیا جاتا ہے کہ تاریخ کی کتنی قسم ہوتی ہے واضح ہو
 کہ تاریخ کی تین قسم ہے کامل زائد ناقص اب خیال کرنا چاہے کہ اقسام مذکور

<p>کوئی تاریخ خلیج نہیں سمجھانے کو واسطے ہر ایک کی نظر ذیل میں لکھی جاگی یاد رکھو کہ کابل اور سکو کتے ہیں کہ حسین کی ویشی کو دخل نہوینے سببہ مطلوبہ سے عذریہ اور کفر جب سطح اس تاریخ میں کہ نواب محمد زین العابدین خان فخر شاہ شہر جیو کو واسطے لکھی تھی</p>	
<p>سلامت رہے تو قیات کے دن تک</p>	<p>موتیر سے احباب کا بال باکھا سارک ہو دن آج عید ایتھے کا</p>
<p>اور زیادہ وہ ہے کہ تعداد سببہ مطلوبہ سے کچھ عدد اور سین زیادہ ہوں اور وہ علم ملین کسی کناہ سے اسکو کم کر دین اور اس فعل کو تخریجہ کہتے ہیں جیسے اس تاریخ میں کہ جانا بیگم صاحبہ بنت آرام گاہ بنت نواب محمد یوسف علی خان بہادر والی ملک رام پور کو انتقال کیا بیگم بیہ زبان ہوا بخانا یا بڑا افسوس گشت بر سر حیا گویا تاریخ فخریہ لسان بڑا افسوس اس تاریخ میں آٹھ عدد زادہ تھے اس واسطے مصر عدول میں کناہہ سر حیات کہ کناہ کم کرنا ناتقص وہ کہ او سین کسی قدر عدد کم ہوں اور مصر عدول میں اس قدر عدد بڑا ہو جائے اور اس فعل کو تہمید کہتے ہیں جیسے اس تاریخ میں تاریخ وفات شیخ امان اللہ کہ صد حیف کہ گان گمانہ دہرہ تشریف بخلا در ربوبت سال از سر گرفت ہا کہ تار اہم سر نہ کرنا اسل مادہ میں ایک عدد کم تھا سہرا ہے کہ الف ہے پورا کیا گیا</p>	
<p>بیان تہمید و تخریجہ</p>	
<p>تہمید اور سکو کتے ہیں جو مادہ میں کس قدر عدد کم ہوں اور کسی کناہ سے اس قدر عدد مادہ میں شامل کے جادین اور تخریجہ اور سکو کتے ہیں کہ جو مادہ میں کس قدر زادہ ہو اور کسی کناہ سے اس قدر عدد مادہ سے کم کر دے جادین لیکن تہمید اور تخریجہ نو سے زیادہ میسر بہا البتہ اس حدوت میں کہ کسی خوبی سے</p>	

داخل کیا جاوے تو اسکا مضائقہ نہیں بلکہ حسن میں شمار کیا جاتا ہے جیسے	
ہنس تارین میں محمد مظفر خان گم کو انتقال کی	
گیا حینت کو جب وہ شاعر افسوس	کہوں کیا غم ہوا عالم کو از حد
کہا لطف سنے مجھ سے سال جو یا	ہوا بیجاں مظفر خان احمد
لفظ جان کو نام سے خارج کیا گیا تو سنیہ مطلب برآمد ہو	
بیان اقسام کنایہ تمثیلہ مجرہ	
شاعر دن فریاد مجرہ کے چند اشارہ مقرر کیے ہیں اور پرتیاں کر کے عمل کرنا چاہا	
نمبر ہر لفظ کو	
ابتدا اول لب و دست جہم درخ و دمان دندان رمی زبان مینی پیش شاخ	
صرف دوم کو	
دوم اوسط میان کمر صغیر دل قلب جگر شکم کہتے ہیں	
صرف سوم کو	
سوم انجام پس پاس اصل پامان انتہا حد کہتے ہیں	
مثال لفظ ابتدا	
تاریخ تشریف برہی حضور لامع النور سے دورہ بطور شکار خنوا جہاں باد رنگ از سر خیر و بر	
گیا نواب چر دورہ کو جو یا	تو پیشین گوئی کر اور حال کھد
نہوئی ابتدا ہی سے الم کچھ	خدا محفوظ رکھے سال کھد
ابتدا سے الم حرف الف ہے اسکو کہ کیا تاریخ حاصل ہوگی	
مثال لفظ اول	

تاریخ ولادت فرزند احمد خان استاد	
یہ مبارک آگیا استاد احمد خان پیر	مہر طاعت ماہ صولت اختر برج صفا
یہ صد اول سے دی ہفتے جو پانچ سال	آفتاب آرزو سے ماہ تاب دغا
انف کا اول حرف ہے اے اے کو نشان	
مثال لفظ	
تاریخ روز کار نو ار حسین تسلیم	
تسلیم چورنگ کر دیکھم پتایں غیب زل اندک گاہ پڑا یعنی ہمارے گزشتہ سال پیر غاصت تھم تھم	
مثال لفظ لب	
تاریخ انتقال محمد منشا خان گرم	
سر شد زل از لائق شریف پتہ پتہ زرخ و در گرم سینه چاک ہزار لب جو یا شنیدم سال ان پتہ پتہ	
مثال لفظ دست	
تاریخ نکاح ثناء نے خود	
دل گیا اوس بجا جو بیا بیا رنگ لائی مری نصیری آج نہ دست انقد آرزو جہان خوش ہو جو اعلیٰ مری	
مثال لفظ چشم	
تاریخ شادی مولفہ نواب مراد علی صاحبہ بنت نواب یوسف علی خان بہا	
کیا شادی کسی ایک لکڑی تریجان بخش ریح افزا جان زمین کو با کھول لکھنوی میں قہر میں تھی سر زینہ کا تاج	
مثال لفظ رخ	
تاریخ انتقال بیاس لاولد کہ با وجود ثروت و لیر داغ لے گیا	
ہر دم مر کہ رو پھر دو پختہ شد چو داند ز لایں رنگ تاریخ از رخ گل پیدہ رفت از دہر نامرادیار	

تاریخ ولادت

تاریخ روز کار نو

تاریخ انتقال

تاریخ نکاح

تاریخ شادی

تاریخ انتقال

حرف اول

تاریخ ولادت برادرزاده عبدالحی طوکره	
کبا که من کتدره بولی فرحت	جب ہوا میرے بھائی کے لگا
شخ سے دی سدا ہزار نے یلدا	سے گل باغ آرزو جو یا

لفظ دوم سوم اور وسط

حرف دوم تا آخر آواز

تاریخ انتقال فرامیز اسد خان غائب نواب طے نمان شیفہ و مطہر خان گم فرج بک	
در سی سال ز گیتی فرستند	ناب و شیفہ و گرم و سدا
آئندہ در عہدہ اضافت سخن	چون سخن در عہدہ گیتی مشور
سال تاریخ اگر سے خواہی	حبسہ این چار حریف مسطور
اول و اوسط و ثانی و سوم	گیر ازین ہر عہدہ نام منفور
باز ترکیب یدہ تاشنوی	دشوار و منفرت شان زعفر

۱۲۸۶

حرف ثالث

مثال لفظ ششم	
تاریخ ولادت طفل مشتبه از بطرس خورشید و ششنامید	
شہد کا فرزند جب پیدایہ شہلا تھا ہر دوں مقام کا پیتہ و شہیدہ شہر کا دوون کا لفظ	

۱۲۸۷

مثال لفظ صمیر

حرف چہارم

تاریخ والی ٹونک	
شدہ نواب برخت یاست زمانہ از غرضی کریدہ شمال	
خوبہ از اول تاریخ و تروانہ ان سرگزین	

۱۲۸۸

مثال لفظ دل

تاریخ انتقال خورشید کہ پیر ہر ہزار کردہ سبت	
برگل قرآن کریمہ ہر کہ دیکھ سار بودہ اولیٰ انگو دین تاریخ و رحمت حق برین ہزار بود	

۱۲۸۹

مثال لفظ میان

تاریخ انتقال معلولان

کعبه یا اوتو... ۱۲۸۴

مثال لفظ دیگر

استقلال و استقلال

کعبه یا اوتو... ۱۲۸۴

مثال لفظ قلب

تاریخ انتقال معلولان

کعبه یا اوتو... ۱۲۸۵

مثال لفظ کم

تاریخ انتقال معلولان دیگر

کعبه یا اوتو... ۱۲۸۶

مثال لفظ آنها

کعبه یا اوتو... ۱۲۸۶

مثال لفظ حد

کعبه یا اوتو... ۱۲۸۵

مثال لفظ پس

کعبه یا اوتو... ۱۲۸۵

مثال لفظ بایست

کعبه یا اوتو... ۱۲۸۵

100

۱۰۰

و

واصل ہو کر الفاظ ہست و ہستہ کو دیکھتے دیکھتے ان کے ساتھ ساتھ ہستہ و ہستہ کے
 مادہ میں ایسے الفاظ داخل کرنے چاہئیں اور یہاں تک کہ ہستہ و ہستہ کے ہستہ و ہستہ
 مادہ کو ہستہ و ہستہ کے ہستہ و ہستہ کے ہستہ و ہستہ کے ہستہ و ہستہ کے ہستہ و ہستہ کے
 کسی تقریب کا مادہ نکالنا منظور ہو تو پہلے اس میں ہستہ و ہستہ کے ہستہ و ہستہ کے ہستہ و ہستہ کے
 واسطے ہے یا تقریب کر لیے یا کسی تقریب کے لیے ہستہ و ہستہ کے ہستہ و ہستہ کے ہستہ و ہستہ کے
 ہستہ و ہستہ کے ہستہ و ہستہ کے ہستہ و ہستہ کے ہستہ و ہستہ کے ہستہ و ہستہ کے ہستہ و ہستہ کے
 موافق کسی ہستہ کے ہستہ و ہستہ کے ہستہ و ہستہ کے ہستہ و ہستہ کے ہستہ و ہستہ کے ہستہ و ہستہ کے

لفظ شادی کو لکھ کر اوپر عدد دین ۳۱۵ ہوتے ہیں اب دوسرا لفظ سب طرح کا اور مزید
 چاہیے کہ جسے عدد موافق کی سند مطلوبہ کہ ہوں وہ لفظ عشرت ہے کہ جسے
 عدد ۹ ہوتے ہیں باہم جمع کیا تو بارہ سو پچاسی ہوئے اور یہی ماہی غن
 شادی عشرت اودہ ہاتھ آیا اس طرح جس تقریب کی تاریخ نکالنی ہو خیال کر
 نکالیں اور تقریبوں کو سمجھانے کے واسطے چند تاریخیں مثلاً لکھی جاتی ہیں اور اسکے
 پرشہ سے یہ فائدہ ہوگا کہ ایک تو تقریب کو اس وقت درمیت ہوگا اور دوسرے بے
 ہوگا کہ یہی تقریب میں اس قسم کے اتفاق آتے ہیں ہر طرح کی آگاہی ہوگی اس نظر
 ذیل میں چند اسامی تقریبوں کی لکھی جاتی ہیں ان کی کتابت اور کتابت کو لغویہ سائنہ کرنا چاہیے

مثال تاریخ ہائے شادی
 تاریخ کتھالی جناب نغزالام افتخار الملک اب محمد عبداللہ خان درویش جگہ رام پور

چون ازین کتھالی منسج	ہمہ خرسند و شادمان گشتند
سال تاج باہم جو یا	این پیر ہمہ مکان گشتند
تاریخ کتھالی ولیمہ الی رام پور	
پیر ہنگرای پاد نواب	کہ را ندرام پور از کون
بادان مبارک کتھال شد	لب آفاق شد و قضا تراند
بسال طوسہ اوین نیرچو	ز ششم تریوین حسن تراند

الضا ۱۲۸۷ھ

شاہی کاشی چنگ تک چوچا ہوئی خوشی
 زہر و کینے رقص میں درجہ وادہ خوشی
 ہے و صلت شمس قراور یہی اس کا سال
 ہے و صلت شمس قراور یہی اس کا سال

تاریخ نکاح ثانی لواب محمد بن ابی جابر شہر حیدر	
آج شادی ہوئی لواب کی وہ جس سے سبک دہی خورم بن کو	سبب تاریخ کہا ہفت نے
ماہ و خورشید دو ماہم بن کو	تاریخ شادی صاحب زادہ محمد رضا خان عرف سید حبیب برادر زادہ لواب صاحب
زمانہ میں ہر سبت عشرت کا سالانہ ہو مژدہ بنا دو لہ احمد رضا خان	ہوئی جیکہ شادی تو قرخان ہو سب بے سال ہفت پکار انگ سے
۱۱۸۰ھ	ایضا
بنا جیکہ دولہ بن تلج جو یا پیار ہے احمد رضا آج جو یا	کہوں کیا کہ کیا شکل اوس دم بنی تھی بے سال خوش ہو کے ہفت پکار
۱۱۸۰ھ	تاریخ نسبت علی محمد
شد سرت کمال اسے جو یا خواستگار سبت سال اسے جو یا	نسبت محمد بان بن کر دید گفت ہفت برا سے ناخوش
۱۱۸۰ھ	تاریخ مجھڑ سبیاہ سرباہ گناہ کی نکاح کی ہو کہ برادری گئی ادا کی آئی سے منوعاً شرعاً تائب ہوا احکامات پر صائب ہوا
چمن میں میرے تھی سبت رطلی سی صبا آئی خزان گلشن پادری	خدا سے پھر کیا گھر اپنا آباد کہا بلبل نے بھسے بال جو یا
۱۱۸۰ھ	مثال تاریخ بنی تولد فرزند
تاریخ تولد فرزند ارجمند سید جمشید علی جم برادر راقم	
دل من شاد بلکہ شاد خوشتر	چون جمشید علی سپہ قیاد

گفتند که سید محمد پسر خود را	سال تلخ اولیاد شد
ایضا	۱۱۸۴ هـ
شد چون سید محمد پسر خود را	در حیالات صورت می شد
یون بایم سید محمد گفتند	روستای خوشه ای تلخ
ایضا	۱۱۸۵ هـ
سید محمد پسر خود را	در جهان تا ابد بگو باشد
سال تلخ حضرت چو	نیز سیخ آرزو باشد
ایضا	۱۱۸۶ هـ
سید محمد پسر خود را	چون گفتیم شود و بر خوار
انگشت اند سپه سالار	انگشت گفتیم کند بر خوار
تلخ ولادت صاحبزاده میان عبد الرحمن	۱۱۸۷ هـ
هوای سید محمد مبارک	نظار با حسین بی احمد بنام
چو سید محمد علی تکوین خوش	تو میرا مثل حسین او سید کونام
۱۱۸۸ هـ	تلخ ولادت فرزند
حب سید که هوای سید محمد	سید انتا فرحت بی او در عشق پیدا
تلخ بی سید بویا از نام سید	خوشه علی سید منظور محمد
۱۱۸۹ هـ	تلخ تولد فرزند شیخ نور الدین
۱۱۹۰ هـ	خوش این نشاط است که سید محمد
هوای سید محمد که بایا مبارک	خلفه علی سید تلخ نام رکوم
۱۱۹۱ هـ	۱۱۹۰ هـ

برہنہ بنی بنیائیں

تاریخ تولد دختر نکی اختر نوید راجہ بہادر	
جیکہ نواب کے ہولی دختر	خوش ہوئے اور سب کمال کو
کیا نچلا ہے مادہ جو ما	نیک دختر ہے اس کا سال کو
یہ تاریخ بھی تولد فرزند ارجمند نواب صاحب شمش کی ہے	
جیکہ نواب کے ہوا بیٹا	یکہ ان کا جو آن سندہ و سب
یوں کہا ہے سال باقی ہے	اور سب تاریخ نیک اختر ہے
یہ تاریخ بھی نواب صاحب شمش کی ہے کہ دختر کی ہو کہ دختر نقل تولد ہوئی	
ماہرہ دستدع بید ہوئی	ان کی گویا بدل کے بہرہ شکل
نکر کیا کرتے ہو جو با سال کی	دوستو تاریخ بہت فرخندہ شکل
ایضا	
جو سید اہولی دست کور و جو ما	عدم کا کھلا سب پر رائیفتہ
پہلے سال میل ہوئی بیچہ زن	کل جعفری و اناسیہ شگفتہ
تاریخ ولادت دختر شمع غلام صدی	
کی حمایت و خدا کے دختر	روشنی سار سب جہان میں کی
کما ہی تاریخ گئی ہے جو ما	مسح امید غلام صدی
تاریخ تولد فرزند ارجمند جنو بہادر جی بہادر راجہ	
مہاراج کو حق سے بیٹا دیا	ورزشان بہرہ اناسیہ
سبے سال جو یا کو سب تلف	بہرہ اناسیہ آفتاب ریاست
ایضا	

پیدا شدہ آن سردار است جو یا	شد شاہ از ان تمام عالم دوم
تاریخ بدست آمدہ از مجسمہ گو	نوگو ہر شاہ وار دیا سے کرم
الغیا	
جبکہ زندہ ہوا راجہ کے	ماہ شہان تھا اور ان اتوار
خوب واقف نے کمی ہے جو یا	اوسکی تاریخ خستہ اطار
تاریخ تولد فرزند ارجمند نواب محمد زین العابدین خان فوجدار دارالسرکاری	
دیاق سے زندہ نواب کو	ہوئی ہر طرف سے سلامت بکار
پے سال جو یا یہ کر عرض دئے	تجھے گو ہر محبت شہت مبارک
تاریخ تولد فرزند ارجمند بابو ہر شہید گریں بنارس	
تفاوت نیر اعظم بواسطہ این محبت	فلک مشعل سے شد مثال او جو یا
سروش گفت ز گردون بر آتش	سیراغ غایت اوج ست سال او جو یا
تاریخ تولد فرزند ارجمند حضور نواب میر علی مراد خان بہادر الی خیر	
جب دیا نواب کو حق سے پیر	دل ہوا اوسکی خوبی سے باغ باغ
یون کہا تانہ سے مجسمہ سال خوش	ہے یہی جو یا امارت کا حیران
تاریخ نوار فرزند رئیس بھر پور سے ہمارا چہ بھر پور	
شد جو آن خوشی سکون محبت	از خوش گشت روشن یک جهان
گفت تانہ بھر تار بخش چین	ماہ مشق و خوب پیدا سال ان
تاریخ تولد فرزند مشفق منور علی صاحب کیدان الیکٹریں چارم	
چون منور علی خان را داد	حق تیر صورت شہر جو یا

عمر او بچہ عمر خفہ شود یا الہی بجا نیت دارے بے تاریخ چون خیالم شد از سہ آسمان گفت سرش	بخت او با شد از ملک بالا وز بلا است و ہر دور او را ناگمان شد بعد ای خوش پدا شد منور ستارہ ز سہا
تاریخ تولد فرزند ارجمند جناب نواب محمد الرشید علی خان صاحب	تاریخ تولد فرزند ارجمند جناب نواب محمد الرشید علی خان صاحب
شد چو پیدا آن سرخشان جود فکرست کردم کہ تا جویم سنش	گوہر زمان جب ایک فیض گفت یافت نیز افلاک فیض
تاریخ تولد فرزند میر احمد علی	تاریخ تولد فرزند میر احمد علی
داد چو شد زند خدا صدوش گفت ز جو یا سہ تاریخ پیوخ	نیز افلاک خوشش اقبال شع شبتان بنی سال گو
تاریخ تولد فرزند اکبر علی بیگ	تاریخ تولد فرزند اکبر علی بیگ
حق نے دیا ملکوت فرزند تاریخ جو پوہیتے ہو جسے	شادی زمین رسکی نیز ابو مظہر علی بیگ نام رکھو
نیم کے تھانہ میں ایک بقال کے بندر کا بچہ تولد ہوا وہی تاریخ ہوا بقال کے بندر کا بچہ کہا یافت نے مجھے بھرتاریخ	تاریخ تولد فرزند شیخ عبد الرحیم لاد اچیلوان تاریخ تولد فرزند شیخ عبد الرحیم لاد اچیلوان
ہوا عبد الرحیم کے لڑکا بے تحلف او ٹھاکر بن نے قلم	تاریخ تولد فرزند شیخ عبد الرحیم لاد اچیلوان تاریخ تولد فرزند شیخ عبد الرحیم لاد اچیلوان

ایضاً

دیا پیروان کو خدا نے پسر	جہان میں یہ صاحب نامی ہوا
پچھلے سال تاریخ جو یا کہو	تولد ہوا آج رستم لقا

ایضاً

عبد الرحیم کو جو خدا نے دیا پسر	ہوئے جسے جسکو شکر آں
ہفت فی دوی صد اکڑ فکر اس قدر	روشن چراغ کتبہ جان سکا سال

۱۲۸۵ھ

تاریخ تولد فرزند سید امیر حسین

دیا اللہ سالک سے	سیر صاحب کے جان دل کا چین
ہے یہ ہی نام اور بھی تاریخ	کیون نہ اسکو کون نظر حسین

۱۲۸۸ھ

تاریخ تولد فرزند سیر بخش

شہ جو سید امیر بعد حیاتا	در شبہ آمدہ گل امید
گفت از لب شش بین الفت	نخچہ راج آرزو گردید

۱۲۸۵ھ

تاریخ تولد فرزند احمد حسن

برائی امید آج احمد حسن کی	کہ تھا ایک مدت سے دہار بند
تولد کی تاریخ جو یا کہو تم	سارک خدا سے دیا آج فرزند

۱۲۸۸ھ

یہ تاریخ تولد فرزند ایک شیخ کی ہے کہ عورت فاحشہ سے تولد ہوا

دا دندہ درد حرامی شیخ را	حق ز بطن عورت خانه خراب
کاک از سر سال ہو لو دش نشت	قطرہ منان گہر شد در خلاصا

یہ تاریخ بھی اسی قسم کی ہے کہ ایک لیل اسلام کی تھی رستم فاحشہ سے لائی تھی دوسرے فرزند

تاریخ

چون بنیداخته فضا و قبا	آب ز فرم بجایه گشته ستان
گفت تاریخ مولدش جویا	شد میان سفال در سلطان
	۱۲۸۰ هـ
الغنا	
شد چو طفل از بطن آن نیمه فتر	سالها از خانه جویا چکیده
اسه زمین شور سنبل نیش	دست ز تخم گل گل لاله دید
۱۲۸۰ هـ	۱۲۸۰ هـ
تاریخ فرزند کبی	
جب هوا فاشه کرد طفل حرام	اک نجب هوا زمانه کو
بجه تاریخ لون کما سب فی	قطره حین ہے یہ طفل کو
	۱۲۸۱ هـ
تاریخ تولد فرزند رئیس میال	
هوا جو تولد وہ مقصود دل	بر آئی سب اہل جاگمی مید
کما ہے باقی فرج و جویا سال	هوا وارث ملک و تاج و تکیہ
	۱۲۸۹ هـ
الغنا	
آج اسہ سنے فرزند دیار جد کو	اس سرت سے ہر ایک غیر جلال
یہی تاریخ او کی کو میا ختم میر	گھر نو سے ریاست کا گھر آباد ہوا
	۱۲۸۹ هـ
الغنا	
تولد ہوا منہ چرخ ششم	یہ اہل جان کو بشارت ہے کج
سپہ سال باقی نے جویا کیا	طلوع آفتاب ریاست سپہ کج
	۱۲۸۹ هـ
تاریخ نہای ترقی و مراتب	
تاریخ عطای تمغہ نواب ممتاز الہ ولد محمد معین علی خان بہادر	

ابن عربی کہ حق داد از نو بر سر	کہ ہر گز ہست لبان قیصر و قفس
بیکر سال ہمایون اون اوگفتہ	سروش غیبی جو مایا کر گنج
ایضا	۱۲۸۷ھ
بین چرخ سخاوت کی یہ میر تو دوز	جون مہر جان من سب صف انکار
گردون سے صد آئی مانج یہ کہہ جو یا	نیر ہن مہاراجہ نواب جہا حشر
ایضا	۱۲۸۷ھ
چوتھ عطا کرد نواب را	شہنشاہ انگلند دریا نوال
سروش از نیک بخت تاریخ جو یا	ز ممتاز ممتاز شد گفت سال
ایضا	۱۲۸۷ھ
در تبت اسٹلہ ہوا نوب کا	امج شروت پر یہ تنہ دال
غیب سے آئی حمد اجویا یقین	تغہ بخت ہی یہ ہی سال
ایضا	۱۲۸۷ھ
کیا خوب بن زمانہ جو سولہ خوش	اس عہد میں ہر اک کو اک ناز ہو گیا
ہاتھ سے یہ صدای جو یا خیال کیا	کہہ ہند کا ستارہ ممتاز ہو گیا
تاریخ عطا ہی شہیر نواب محمد زین العابدین خان بہادر نو جد ارشد شہر	
وہی ہمارے سہ جواد سکو تیج	اب عدو کا بھی سر قلم ہے کو
سہ جویا یہ تیج تیراوس سے	سال بھی تیج تیراوس ہی کو
ایضا	۱۲۸۷ھ
نی ہے جو نواب کو تیج آج	یہ تہمت بیشک ہے ایران کی

بے سال تیار ہو گیا کہو	ہمارا جہ صاحب نے کیا تیغ دی
تیار تیغ ملک زندگ کہ سرکار انگریزی اور سکون فتح کیا	
چہر ہی فوج سرکار انگریز جب	قیامت کو مت لڑانی کہو
کہا عہدہ تیار تیغ باقی نہ جوا	طفہ زندگ یہ آج پائی کہو
تیار تیغ قلعہ ایسٹر کہ فوج سری خضو ہمارا جہ اور ہمارا جہ رستم سنگہ بیاد	دالی دار السور و سوا لی جہ پوزنی فتح کیا
فوج راج آرا بزرگ مسک کرد	جنگ چون کردند با ہم جنگ جو
گفت باقی عہدہ تیار تیغ نہیں	قلعہ اسد دوست تیغ بگر
تیار تیغ مسند نشینی جناب نواب محمد ابراہیم خان بہادر دالی ملک چین	
چرا ابراہیم خان بر جاے والد	سربراہ اور فرمان آفرین گشت
نہ اسے از فلک آد بے سال	کہ اسے جویا گو مسند نشینی گشت
تیار تیغ مسند نشینی جناب نواب محمد ابراہیم خان بہادر دالی ملک ترک	
گشت چون مسند نشین ان شاہ دہم	نکرے کر دم کہ تا جویم سنش
گفتہ ام تیار تیغ و فخر و نام برین	تیار زیبا بر سر تگویم سنش
تیار تیغ نواب محمد ابراہیم خان بہادر دالی ملک ترک کے اختیار ہوئی	
لاہور سے اسے اختیار ملک بیاد	خوشی سے اور ہی عالم کا حال ہے جوا
کہا سرور سن سے کسو اسطو نہ کر تخی	اب اختیار ملا یہی سال ہے جوا
تیار تیغ نواب محمد زین الدین خان کو فوجدار مونیکی	
ہوا سرور جوا نواب کو کو جوا	عجب طر حکا خوشی سے ہوا تیار جوا

کہاں رویش سے کرتا ہے کلمہ شریف	حضرت بادشاہ مبارک ہوئی اور کمال
تاریخ غنیمت سے بہ خلیان تاریخ	صاحب بہادر والی بھٹین
ہوا نواب کو حکم ریاست	نواب مقصد دنیا دینی
کہاں رویش سے بہ خلیان تاریخ	مبارک تھجو یہ سند شریف
تاریخ غنیمت سے بہ خلیان تاریخ	تاریخ غنیمت سے بہ خلیان تاریخ
چھ کویم درستان زان شاہ کشند	چار اسبج پر شد کام جویا
تین سال از زمان خود بگفتہ	دو دستہ خندہ و فرجام جویا
تاریخ ریاست کوٹہ کہ ہمارا و معطل ہوئی اور نواب ممتاز الدین کو سہیلی	اس انتظام کو خوش سیکون ہزار
کیا جو کوٹہ میں سرکاری انتظام اپنا	اجنت کوٹہ کے نواب اندامو
تاریخ غنیمت سے بہ خلیان تاریخ	نواب غلام الدین خان بہادر رئیس
جیکہ سہ کار سے خطاب جویا	مجلد از حد خوشی ہوئی والد
نکر کرتا ہے کیلئے جویا	سال تاریخ افتخار جاہ
تاریخ غنیمت سے بہ خلیان تاریخ	تاریخ غنیمت سے بہ خلیان تاریخ
نکلی جو بد نظمی تو سرکار سے	کر یا کہنے میں اد سے آج خط
کناس ہے ہر شخص بل سال میرا	ہے بروہ کا ہوا اصیل
صاحبزادہ محمد عبداللہ خان بہادر تاریخ خلعت نیا دوبارہ کی ہے	تاریخ غنیمت سے بہ خلیان تاریخ
ملا جیکہ خلعت دوبارہ اد سے	کہا اور سکو ہر ایک نے سدا رک
عینہ نکر کرتا ہے تو سنگھری	پے سال کھسبہ نقد گل

تاریخ حضور نواب لعل شہ کوثر بہادر چان ستر بجی صاحب	
او کو ملا سے عہدہ لعل شہ کوثر بہادر چان	ابن آفتاب غوث شاہ ستر بجی صاحب
بلوچی بخت گھدی تاریخ فی البدیہہ	لعل شہ کوثر بہادر چان ستر بجی صاحب
تاریخ عطای عہدہ دیوانی بنام مرزا غلام احمد سیک صاحب دیوان	لعل شہ کوثر بہادر چان ستر بجی صاحب
علا حب مرزا کو ستر دیوانی دیوانی	لعل شہ کوثر بہادر چان ستر بجی صاحب
مرزا دیوان عشرت سے کئی تاریخ باقی	لعل شہ کوثر بہادر چان ستر بجی صاحب
تاریخ عید الصبحی	
وہ محمد سلیم خان حکیم	عیش اوبکوسد مبارک ہو
یہ ہی تاریخ اوسکی ہے جو	اسکو عید اسنے مبارک ہو
تاریخ عید الصبحی	
نہیں کرتا کوئی جو یا کی اب قدر	نور نواب زمین اعبادین چان
پے تاریخ جو یا کی چلے گھدی	ترسے اور کروں دشمن کو تران
تاریخ صفائی دست از ہمار جہ صاحب	
اب یہ ترست ہوئی کہ کان بن بن	یہ حالت تھی گھدی تو دور گھدی
اوسکی تاریخ صاف صاف ہو	اب صفائی ہوئی حضور سے گھدی
یہ تاریخ اکیلا ملی کے اعلا موسیٰ کی ہے	
اوسکی قدرت ہے کہ ادنیٰ کو نیست	یہ کہ ہے انتظام و بہرین کیا و نہ
غیب آئی مدد جو یا یعنی تاریخ گھدی	جاک کوئی کے چھینکا آج سے کوں
تاریخ سرشتہ داری مہستی امان علی صاحب	

دوست میرے امان علی جو یا	ہو کے تھما ز آب بکار طویل
لب ہانف سے یہ صد آئی	لو ہوئے وہ سرشتہ از بیل
تاریخ رونق افروزی حضور شاہزادہ	ملکہ معظمہ و ام قباہما نظام کو
جب اورین انکلند کاشا ہزارہ	کھیا اور ہو لی روشنی وہاں عجا
ہوئی فکر کجہ تو ہانف یہ بولا	منہ رخ اور کی تاریخ ہ کر تم آ
تاریخ تشریف آوری حضور مہاراجہ صاحب بہادر شملہ	
حضور مہاراج عالم سپا	بیان آئے شہرت جہوت جو یا
بے سال ہانف افلاک سے	مہاراجہ شہرہ یف لاس کہا
تاریخ مہاراجہ صاحب	
آٹھ سہ کار کی بنی کہ بت	سبک انکھو کھانوز اسے جو یا
عصبہ تاریخ کر تو عہد میں بھی	ہو مبارک حضور اسے جو یا
تاریخ تشریف آوری حضور و سیری نواب گورنر جنرل بہادر کشورند نظام	
شہرین گورنر بخت جاگھڑے	مد عاب جنے تھے جو یاں سب حاصل ہو
ایک صاحب نے کہا کیا بوجھیا پھر آتم	لاٹ صاحب آگئے دل شہرین نکل
تاریخ واپسی	
ملٹ کر اسے جیل جہیر سے گورنر	خوشی کی سارے زمانہ میں تھی بگڑ
کہا سرورش نے سال معادون جو یا	وزیر اعظم ہندوستان آمدہ باز
یہ تاریخ ایک شخص کی آمد کی ہے کہ اوس کی طرح کی اول گئی تھی	
کئی کس طرح رات جو یا مری	بغیر اس کے زندان ہو اسدا کھر

وہ آئے تو میں نے کہا لوٹھا	شب تار سے ہو گئی اب سحر
یہ تاریخ مہر و ماہ کے سرخ ہونے کی ہے	۱۲۸۵
کیون ہوتی ہیں سرخ پھر چاہو یا نہ	جلوہ گر شام ہوئی ہے جیسو کی آگ
یا قیامت آگنی بافت زوی تھمدا	آگ کی شکل آج نئے سرخ پھر آگ
یہ تاریخ شہاب ثاقب کی ہے کہ سقندر کلان	تھمبھی نہیں لگا
جب فلک سے گرا زمین پر شہاب	ہو گیا سب پر آشکارا صاف
اسکی تاریخ ہے یہی جو ما	آسمان سے گرا ستارہ صاف
یہ تاریخ ایک مجبورہ دلنواز کی کاسٹے	گٹنے کی ہے
ہو اتر مرد وہ گل گل سے مانند	کھٹ پامین لگا جب خار و سکہ
نہیں لگتا لگا جو یا بلا شک	چھبیا خار تا لم سال کھد
تاریخ عہد رندی	
کیا جب فرج سے ایک حشر برپا	بھری شاہ بہان قوم کی قوم
قیامت دیکھو کہین لو کہا یوں	ہوا ہندوستان میں حشر کا یوم
یہ تاریخ ہمارا جہ شیودان سنگھ والی الوری علیحدگی	رہائیت کی ہے
چون شد ملک راجہ بدلتقای آخر	سترا بی از ریاست وزیر راجہ و اقبال
باقت برکے سانش گفت از فلک جوا	شیوہ ان سنگیزہ الوری کا رشید گو سال
ایضا	
چونخت مدارج و اترن شد	ماندہ ہنر دش سیکے از ہزار
شد اقبال سزای تواریخ گفت	مدارج شیوہ ان سنگیزہ رشید گو سال

نواب کرمانی کو شیر نے مارا اور اسکی تاریخ ہے	
مست ہو کر گیا جنگل کی طرف مرگیا جب تو کہی یہ تاریخ	شیر سے جا کے اڑا دی جاتی شیر نے مار لیا ہے ناشی
تاریخ فتح ملک فرانس	
عالم میں ایک تھکدیا اور موت پڑ گیا پیر کو حق سے کر دیا بڑی سیال کھ	جب باد تہ کو لیکہ وہ لوگ جہاں جہاں گے پر دشتیات دلا دے فرانس
الینا	
جب شہنشاہ کی شکست ہوئی یہ ہی تاریخ اور اسکی کہہ جویا	ملک دشمن نے لے لیا سارا بھیر کر دی اپنے شیر کو مارا
یہ تاریخ ایک معشوق کی ہے کہ بندھی ہو کر کوٹھنے کی کھائی اور تاریخ سانی چون فتاد از بلبندی دیوار	آئندہ صد جان من بر شیدا مغرب آمد بھیمہ دے زیبا
ایک دولت سے ٹھٹھ میں سرمہ بھجا اور اسکی رسید میں تاریخ لکھی اچھا سرمہ مدد مفیان پر کرے	رنگ سے کام تیج عبت کا کہہ ندو سرمہ حشیم حیرت کا
تاریخ نواب حسین علیخان مخلص بہ خراب	
کیسے زور دے دیا بدم اور تویر جو مانی بون کا کہہ بھلا پوچھے ہو کیا	احباب پوچھے تھو کو کیا حال ہے عاشق ہوا خراب یہی اور کساں
یہ تاریخ ایک طوطے کو مرے لگی	

کس طرح کی کج ادا دلی مجھ کو کی طائست آہ	آخر شیطانی تھا یا نیت اور نہ مجھ کو
کیا کہوں جو یا نسی تاریخ کچھ مجھ سے جو چھ	اور کیا طوطا بھلا تن کو قفس کو تو بکر
تاریخ رنگا دو مرنے کی	
کیا کہوں کیا بیل تھا جو یا مرا	لیکا کس میل تن کو شیر موت
غم ہو واجب کم تو اوس نہ گاؤ کی	گاؤ تک تک تک لکھی تاریخ موت
جمع جناب مرزا غلام احمد بیک صاحب دیوان تاریخ جیٹو	
وصف کیا اوسکی ہو جو یا مجھے	نام میں جبکے ہے نام احمد
ہے یہ سی سیج ہی ہے تاریخ	صاحب دین غلام احمد
خدا کی خیر کی کہ حضور مشرعوں جیسا بہادر یعنی نواب لکھنؤ گورنر گھوڑی سے	
گرے اور محفوظ رہے اوسکی تاریخ ہے	
کون کتنا ہو گرس محض غلط ہو یا	اہل ذل جھٹکتے ہیں تو زمین بلند آخر
صاف تاریخ ہے اوسکی توہر اک و سن	جدہ شکر کیا گھوڑی سے سارکے
تاریخ عہد اہل الہامی نظام الدولہ عظم الملک نواب محمد مراد علی خان	
قائم جنگ دیوان جو وہ پور	
کیون نہ خوشنود ہون میں ایو یا	خیر احباب ہیں نظام الملک
جنگو رعنا کے تھا تو پہلے	سے وہ نواب ہیں نظام الملک
تاریخ مقدم حبیب شریف رسول کریم محبوب جم محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی	
جبہ اندس کے فیض نور سے	جب ہو سے جو لوہ واسے کامیا
یون کی تاریخ اوسکی بن فی میر	لاسے ہیں تشریف بلوس جناب

	تاریخ خاکران مسیح مسیح صاحب	
چو دیدند شایان آن بن مسیح	مبارک کردند بخوار یک	یہ سال جو ایک ہفتہ ہیں
مبارک شد و خاکران مسیح	یہ تاریخ آسمان کی روشنی کی ہے کہ قریب نصف آسمان کی مسیح ہو گیا	
حق تعالیٰ ہے و انصاف الہی	ہم کو گھٹنا نہیں ہے بھید او سکا	مین نے تاریخ یہ کہی او سکی
ادبی ایک ایسی بی بی کی ہون کو کوڑا لایا	کالا ہوا رو سیاہ گھبرا بھل گئی	یہ تاریخ نو خدای صاحب جنگ مرغوبی ہے کہ محمد ابوترخان صاحب
۱۲۸۹	ایضا	
موسے اس مژدہ ہو تو خدایا کہ	آج گھبرا مرغ جیسا سال کہ	کستہ رو لگو ہوئی جو یا خوشی
۱۸۷۱	ایضا	
مرغ گھبرا نمودہ مسیح	مرغ دالا نمودہ مسیح	سب جو یا بیدار خوشی از دل
۱۸۷۲	ایضا	
۱۸۷۳	ایضا	
۱۸۷۴	ایضا	
۱۸۷۵	ایضا	
۱۸۷۶	ایضا	
۱۸۷۷	ایضا	
۱۸۷۸	ایضا	

۱۸۷۹

عجب گھبرا ہوا مرغ ہے میر

بہ رسم و دفن کا ہے اپنے گویا

تاریخ وقف و بیات مولوی محمد غلام محیی صبا وکیل ہادی کورٹ سکینہ کلکتہ	
نضر چک فرمود بھی وقف عام آفرین ازب کو بھر سنسن	خوش گل معیش درین لم وقف خلق اللہ شد باقی
۱۲۸۴	ایضا
فیض عالم کو کون ہو اس سے کہا باقی نے جسے اسے جو یا	وقف کیا ہے کہ عام بخشش ہے سال اسکا دہم بخشش ہے
۱۲۸۴	ایضا
کو سب مولو لیا جب کو حاتم کہا باقی نے جو یا فکر کیا ہے	کیا ہے وقف جسے خلق بر مال سخاوت گر کو اسکو یہ سال
۱۲۸۴	ایضا
دو عالم میں جو کون نیکی کی عتبا یہی سال تاریخ ہے اسکا جو یا	کہ راضی ہے ہر وقت او کی خیالین زمین وقف کی ایک کی راہ خدائین
۱۲۸۴	ایضا
جو شیعہ ندیدم کسے در جہان بگو ششم چنین گفت باقی غریب	بعد خودش حاتم امسال کو مردار جن وقف از یہ سال کو
۱۲۸۴	ایضا
خبر کے روز جب بکارین گے جبہ تاریخ من شکل ظاہر سے	ہیان کوئی وقف کرنے والا ہے کہین واقف غلام سنچے ہے
۱۱۱۸۴	تاریخ جہاے عمل صحت

	تاریخ غسل صحت خود	
اک اہل محبت نے کہ جوان ہو گیا	بیار ہوا میں تو مجھے ہنسنے لگا	سیا ختم دہی بجھو صد سال میں
مختوفہ رہے منشی محمد علی جو یا	تاریخ صحت میر حیدر حسن ذکی شاعر کیا	۱۸۷۱
سدا احباب کا ہے تاج جو یا	ہوا آرام جب حیدر حسن کو	کہو یہ خستہ تاریخ یہ تم
ہوئی صحت ذکی کو تو جو یا	تاریخ صحت محبوبہ	۱۲۷۹
کیا کہوں کس قدر ہوئی درخت	جب کیا غسل یار جانی نے	یہی تاریخ میں نے اوس کی کھی
یارب معشوق کو ہوئی صحت	تاریخ غسل صحت سری حضور پر نور مہاراجہ صاحب ڈرائیو الرئیس سوا علی جیو	
جہ سب امیر و ناسر کا ہے تاج جو یا	خدا نے اوسکو تھادی بھار صد تک	ندایہ آئی سبھے آسمان سے سال
شفا بخار ہے پائی ہے آج جو یا	تاریخ غسل صحت نواب عبید اللہ خان بہادر اللہ نام بایست بک	
غسل صحت نمود اسے جو یا	چون شنیدم کہ تیرا نیک	گفت ہاتھ برائے تار کشیش
پیت صحت مبارک دے دیا	ایضا	۱۲۸۷
جہ گویم چہ سال این سر نہ نمود	خدا داد صحت بہ نواب ما	بگو کھبہ تاریخ جو یا نہیں
ہا یوں کہ ہم غسل صحت نمود	تاریخ غسل صحت خباب حکیم محمد سلیم خاں نصیب دار و علم خبر	

آرام ہوا ہے اوسکو جو یا	جو وقت کا اپنے ہے مظلوم
تاریخ کہوں کہ صاف کھن	ہو غسل جناب کا ہایوں

تاریخ غسل صحت نوحہ دار صاحب

کو نواب کی صحت کی تاریخ	کہ اوسکے لطف کے نمونہ
بے سال اوس سے چلے میر جو یا	سبارک غسل صحت کا کو تم

تاریخ جنازہ انتقال

تاریخ انتقال جناب بگیم صاحبہ محترمہ نواب وار و بگیم تخلص عابدہ بنت نوحہ دار محمد یوسف علیخان بہادر والی ملک ام روپ چاتون جناب نواب محمد بن محمد بن علیخان بہادر نوحہ دار جیسو

اللہ کس تیبہ و صفات عالیہ رحمت کر غم کا بیان ہے کہ جبکہ ام میں سیاہ پوش انسان کو کہ جسکا اسکا غم نہیں جگر میں کب قلم نہیں اوصاف اوس مہرہ کہ گیسے تو کیا کیے کی تاب ہے غامہ کا نہ ہر آج سے عالم میں مرد بہر صفت مہرہ و منظر و صکت جسکے درویشانی ریاضی و فلکیات کہانی تاثیر و تہذیب المظہر انقبیل شہرہ نوی مطہری سے بہتر نظم اشجیات سے برتر کربان راجہ بیان دیوان اردو و فارسی اوس معنورہ کی مخفی نہیں مخفی کو اصلاح دہی سے یہ تفسیر راستہ نہ مبالغہ کی ہے بہت دشواری کا یہ حال تھا کہ ایک جیسو کی ہوا میں اوسکے فیش الالہ میں مستقر اہل کمال میں قدران مخموران منتخب دوران عصمت میں مریم سخاوت میں قائم صبح تو یہ ہے کہ چشم فلک سے بھی ایسی جامع صفات حسن صوفی و معنوی سکے ساتھ نہیں دیکھی ہوگی یا رسا ایسی کہ بعد انتقال نقل

وہاں انتقال کے کئی اور خرق عادت سے ملو مین آسے ہاسے ہاسے بے عمری سال
 وہاں جہان فانی سے انتقال فرماے۔ — این اتم سخت ست کہ گویند جہان
 سخی و تشا و سعد رشک خورشید: امیر و پارسا: ہنر نمیش: نمودگی اور سولی
 اب تک نہ ایسی: ہذا جانے فرشتہ حق بشر حق: اس مختصر رسالہ میں اس شہوہ
 صفات کا اوصاف کسطح ساسے دریا کورہ مین کیونکر آسے لاچار اسی پر کتفا
 کرتا ہوں حق ایمان ادا کرتا ہوں کہ مین اوسی کے خرم فیض کا خوشہ مین چون
 اور یہ گلینی کلام اوسی کے مینج خن کا فیض آویان اس جنت ایوان کے طبع
 ہونے واسطے مین ناظرین بکھین اور تصدیق کلام کریں اب تاریخ اوسکی کہ صورت
 پانچ سہ ذیل مین لکھی جاتی ہے

از غم بیگم چہ گویم در جان	برخوبان ہر کھد و سدہ داسے
گفت بافت بجز سالش خنیر	بود بیگم خنیر مریم ہاسے
ایضا	
آنکہ سخی بود و کریم جان	بجز برداشش ہمہ در التما
از پے سالش نہ چارم فلک	بخشش بیگم بود آمد ندا
ایضا	
در فضاے حق رضای خود شمر	آنکہ بودش در جان فردا ملک
بجز تاریخش چہ گویم حیرتا	مرد زن ہم صورت مردانی ملک
ایضا	
چو رفت امداد بیگم سوی جنت	کہ بود آن گوہری از ملک شاہی

زحمت چون نہ گویم سال فوتش	کہ زیر خاک شد گنج آلمی
ایضا	۱۲۸۹
مرقد بکیم کو دیکھ کھاجریہ ہر کوئی	پردہ ظلمات میں کسکارخ بایک
یہی جہنم سے ہاتھ دی بھر سنج تھو	دیکھہ ذرا آنکھ سے محو نہ خاک ہے
ایضا	۱۲۸۹
تو ازین برج دالم مغموم نیست	یکہان مغموم از حال وفات
گفت ہاتھ از من جو باے غم	آہ عصمت رفت گو سال وفات
ایضا	۱۲۸۹
بکیم از دیوان ہستے کرد منسل	چرخ از صفحہ جہان بر جیدہ
گفت ہاتھ بسمہ سانشل بچین	ختم باب شاعری گردیدہ گو
تاریخ شہادت شیخ بدرالدین	مید خباب مولوی فقیر محمد صاحبی ایک اسپہان
شیطان و کتار زانی رینین	مجددین اسکو شہید کیا
آن جوان صلیح در سجدہ شست	خبر سے زرد در شکم طفل زید
جب سے تار بخش مرا آمد صد	شیخ بدرالدین شد ہی ہاشمید
تاریخ وفات مرزا حب علی بیگ	سرور مولف قصہ فسانہ عجائب
چون رفت سرور رفت تہذیب	گویا ز جہان شور و رستمہ
ہاتھ پے سال گفت از سیر	کز نرم جہان سہ دور رفتہ
تاریخ وفات نواب مصطفی خان	شیفہ شاعر بے عدل ملی
شہید شاعر متین نامکھ	جان بجان آفرین سیر اسوس

	تاریخ وفات مولوی جریح علی صاحب	
ہوٹا رنگ آٹھون مین زمانہ ہوئی تاریخ کی جب سکر جو یا	کسوف آفتاب دین ہوا آج نذا الیٰ حیدر خان دین بھائی	
۱۲۸۳	تاریخ وفات سید مقصود علی	
چو گویم کہ شہ رنج دل را فرادان چو دیدم بھد را سپہ سال گفتم	چو شد جانب خلد مقصود رہے بر این قبر رحمت بردیا اسے	۱۲۸۲
	تاریخ وفات مرزا حب علی ملک سرور	
سب کو فائدہ کوئی کا انداز یاد تھا آخر سنا زبان سے ہاتھ کو ہر سال	وہ ہے سب کا پاس دور آج چلے افسوس نگاہ سے سرور آج چلے	۱۲۸۶
۱۲۸۶	تاریخ انتقال نواب سکندر حکیم والی بیہالی	
نماندہ نامہ کے درجہ بان ہمیں ہر کے راستہ بزبان	شہنشاہ دور ویش بہشت رفت سکندر ز دنیا ہی دست رفت	
۱۲۸۵	تاریخ وفات ڈاکٹر حکیم عبدالحمید	
چو عبد الحمید از حمان در گشت یہ سال باقی بگفت از حدیث	شدہ از اجل عمر پیش پید نجدت جاوید عبد الحمید	۱۲۸۵
	ایضا	
نبیب اجل بود عبد الحمید بعد شش مہل چنان گشتہ بود	تضامین شریفین او دم نزد اجل شربت مرگ داد از حصہ	۱۲۸۵
۱۲۸۵	تاریخ وفات شیر خان	

ہوا جب شیر خان کا انتقال ہوا	کہ صحرائے مروت کا وہ تھا
گلی تاریخ اور سکی بن جو یا	اجل کے روبرو بکری بنامیتر
تاریخ وفات زنی حیاتی نام	۱۲۷۳
آن حیاتی کہ پارسا بودہ	چون ازین دہر راہ خلد گشت
پلے تاریخ گشتہ ام جو یا	بچمان عدم حیاتی رفت
تاریخ وفات بوٹا طو الف کہ واسعی شرف قد بھی	۱۲۸۴
باد صحرے جلایا باغ حسن	کیسے گل کو اسنے پڑھ دیا
یون کسی تاریخ اور سکی بن جو یا	خاک وہ بوٹا سا قد چلے ہوا
تاریخ وفات شیخ جی کہ نہایت بھیل ہے	۱۲۸۵
بگد یادہ جیکہ کی صفی کی شیخ	زور سے کون زون شیخ من
از سرسایں ایک شہد وئے کہا	کیا اجل نے شیخ کون شیخ من
تاریخ وفات زنی کہ بر سر غرار کندہ ہے	۱۲۸۶
مرد صد افسوس زن پارسا	درالم درج ہے ہر جگہ سار
گفت پے سال وفات یحییٰ	رحمت حق باد ہے بر غرار
تاریخ وفات بھوان	۱۲۸۷
جب بھوان کو آگ دیا توجہ ہو	بچ آگ مورت کے نہیں سو بھوان کو آگ
تاریخ اور سکی موت کی جو یا بھی لکھو	بچ طباق ہاڑیہ دے پکار ہے
تاریخ وفات برادر زارہ خلف شہدہ خورشید علی	۱۲۸۸
کیا افلاک نے اور سکی خاک	کہ تھا کر دون بیان تن کا شیخ

لکھا ہاتھ نے کیا ہے ٹکڑ جویا	چلا بخت جگر ہے سال تاریخ ۱۲۸۷
تاریخ وفات فرزند دوستو	
عمر اوسکا ہوا ہے کس قدر آج	کیا تم سے کہوں میں حال جویا
ہاتھ نے لکھا کہ صاف کس	ہے دلغ سپہ کا سال جویا
تاریخ انتقال پر بدال حضرت حبیب الرحمان صاحب گروہی کامل تھے	
جنگ و تارکب ہو گیا عالم	جب جہا نے کیا حبیب خدا
سبہ تاریخ فوت ہاتھ نے	یوں لکھا خاستہ بخت ہوا ۱۲۸۷
ایضا	
عاشق جلوہ دیدار خدا	رفت از دہر قریب الرحمان
کاسہ بھل پیئے تارخیش	گوشہ خلد حبیب الرحمان ۱۲۸۷
ایضا	
جب حبیب حق نے ہجرت ہائے سوزی	ہو گیا تھا شہدا کی بڑیا کو
یوں لکھا ہاتھ نے اتنا فکر کریں	آفتاب مصرفت دوا کو ۱۲۸۷
ایضا	
باد شہ قریب ہوسا رم چلدا	ابرالم دہر پر چارون طرف چلدا
سال وفات اوسکا اب میر بھی	تک کو جیش غولی شہر کا زلکا
تاریخ رحلت مجذوب کامل حبیب شاہ	
کیا عینید وب مر گیا جویا	ہمہ تن عفتل ملبہ ہوش کو
سبہ تاریخ یہ خدا کی	واہ چپ شاہ ہوسے خوش کو ۱۲۸۷

سرور میخی خیابان داروغہ

۵۱

تاریخ وفات مرزا اسد خان غالب ملقب لہذا نوشہ کہ فریق شیعہ میں کیا ملکہ عبدالمجید	
غالب چوا زین جہان گدازان	شد داخل خلد ہر یک گفت
تاریخ وفات او ز جویا	تاج سرش اوان فلک گفت
تاریخ خضر و کلانوت کہ علم موسیقی میں استاد تھا	
چون خیال قضا بسویش شد	زیر دم راشتگست چہ بہ موت
خضر تاریخ گفت ام جویا	عالم علم موسیقی شد فوت
تاریخ امیر خان کلانوت ۱۲۸۷	
موت سے جسد کیا اور کا خا	کچھ نہ پوچھا پھر کہ کیا رنگ تھا
سال موت اور کا سر و ش غیبی	سیر خان کا شہر ہوا دم کہا
تاریخ مرزا منور بیگ ۱۲۸۲	
مرگیا میرزا غم ہے جب	کیا کون دوست میر کیا تھا
یہ تاریخ کہا لائق ہے	داخل خلد ہوا کھد جویا
تاریخ وفات شیخ امان اللہ کتیاں	
رفت چون از جہان فانی	صاحب فقر راز حق آگاہ
عبد تاریخ گفت ام جویا	شیخ امان اللہ نے امان اللہ
یہ تاریخ ایک شخص باغی سرکار علی گرام کی مرلی کی ہے	
آج وہ بدنام دنیا سے اڑھا	کیا کون مین او سکی کیا تاریخ ہے
سیر جو یات کہا باغی زریں	آج باغی مرگیا تاریخ ہے
یہ تاریخ اکل مجذوب کی ہے ۱۲۸۸	

چو رفت سوی جهان ست ماد و حیرت	هم جهان غمیش تنگ مار شد گویا
برائے سال وفاتش سرودش گفت تاریخ	رسید شیفه حق بحق بگو جوا
تاریخ متساب خان سالدار	۱۲۸۰
جب دق و دہشت مکان برین ہوا	اور آگیا جاب میں تقدیر کی پیا
تاریخ کا خیال تھا جو ایک بس دہن	بولو سرودش دیکھئے متساب ز شاہ
تاریخ محمد مظفر خان کرم	۱۲۸۱
مردان بادشاہ ملک سخن	ہر کے سدا زمرگ او عثمانک
عقبہ تاریخ موت او جوا	گفتہ ام رحمت خدای پاک
تاریخ وفات برق شاعر	۱۲۸۶
برق شاعرانکہ روشن طبع بود	سوی عقبی رفت ازین ندان
سال تاریخ وفاتش ناگهان	گفت ہفت داخل فردوس برق
تاریخ وفات سید ممدی حسن کی ملک الشعراء	۱۲۸۷
میرزا سید ممدی علی کی	چو بچے بقا کو دار فانی نظر کی
سال وفات از کی جوین ہونہ لنگا	آئی مذا سے غیب کو جنت میں دکی
تاریخ وفات بھیل ذلیل	۱۲۸۲
فلک لڑا و سکوا لٹن میں جلایا	خوست سکے فلک کا تھا جو مرج
کہا ہفت نے جویا بس یہی کہہ	ہوا خوب اب مو اچو کی او سکی تاریخ
تاریخ انتقال نواب ولایت علی گورنر جنرل بہادر کشور مند	۱۲۸۴
وزیر اعظم ہندوستان کہ شیر علی خیر	نے مقام رنگون میں چھری

<p>سوقل کیا یہ واقعہ ہندوستان میں سخت ہوا</p>	
<p>جب لاٹو دارل میوہ سے قتل رہا کس ظالم طاعی نے بنا کر قتل کیا</p>	<p>ہاتف نے کہا جسے کہ جو اس تاریخ کیا پوچھے سے اپنی زبان کو قتل</p>
<p>۱۸۷۲ء</p>	<p>الضیاء</p>
<p>کون کیا اوس گھری کی حال جو کس نے لٹ صاحب کو قتل کیا</p>	<p>خبر جب تار میں آئی کہ خزل گئی ہو سنایہ حادثہ جہدم کہا میاں شیر</p>
<p>۱۲۱۸ء</p>	<p>الضیاء</p>
<p>کیا قتل اوس کو اک باغی فرما گاہ جیران بھگت نام گل سوا آہ</p>	<p>غضب سے آفتاب ہند دوبا کہا ہاتف نے بے سال جویا</p>
<p>۱۸۷۲ء</p>	<p>الضیاء</p>
<p>عرصہ عالم ہوا آنکھوں میں میری آخر میں نواب سے لگوں لگوں گاہ</p>	<p>سنکے اس فسانہ غم کو طرے پائے یوں کہی تاریخ جو بے جا ہے ہاتھ پرین</p>
<p>۱۲۷۶ء</p>	<p>تاریخ وفات داروغہ باغات</p>
<p>صدر گلشن سب بخش مسکن جلد سال تا بخش بگو بخش جلد</p>	<p>نام گمان داروغہ باغات بدر لکڑی بسکہ کارش بود گلشن بہ جویا</p>
<p>۱۳۸۸ء</p>	<p>تاریخ نواب شکور اللہ قسطنطنیہ لکھنؤ مصوۃ المینہ لکھی</p>
<p>دل سے جت یہ کہا لکھہ تاریخ میشل تصویر ہوا کہہ تاریخ</p>	<p>مر گیا جب وہ مصوۃ افونس کہا ہاتف نے کہ امین کیا فکر</p>
<p>۱۲۸۸ء</p>	<p>تاریخ وفات مسماہ جمیل النساء</p>

جلیل اللہ مردہ اسے آن عقیقہ	کہ بودی باطلارفت سبھ
بے سال تاریخ فرمود زندون	جلیل اللہ در بھشت سے
تاریخ انتقال حکیم صاحبہ بابو صاحبہ احمد یار صاحبہ کہ طبعی و دہل	عزیز صاحبہ تمیز طبعی اور صدقات معاملات خانگی سے انتقال کیا تھا
رفت سو سے بہت حکیم عقیقہ	آئکہ در دہر بود عقیقہ عقب
بھسہ تاریخ گنت ہفت غیب	جلوہ عقیقہ ازین مزار طلب
انصاف	۱۶۶۱
عجب عقیقہ حکیم سے تھا دہر کو	گئی وہ بہت سے کو ہا سے
کہا بھسہ تاریخ ہفت سے بھ	ہوا عقیقہ عالم سے معدوم و
تاریخ پیر جی غلام حسین جاگیر دار بھیراویں نامی رقم	۱۶۶۲
جب جان کر گئے جان سے وہ	اہل عالم کا غم سے تھا دہر حال
چاہتے ہیں سب ہی کون ہیں	سے غلام حسین ملک سال
تاریخ وفات لائق حسین گو ما کہ رقم سے سخن میں نہ لیا اگر امانا	
چو گویم آن نازق دل کا بھشد	کہ بود آرام جان زار جو یا
سہریش از چہین بھال گشت	بگو تاریخ شد خاموش گویا
تاریخ وفات راجہ مولیور	۱۶۸۴
شدہ تنگ و تاریک ملکش تھی	بام حیاتش جیش چو خورشید
بے سال جو یا مہریش ملک گنت	کہوہ عدم راجہ دہر مولیور رفت
تاریخ وفات مزار اکبر علی مکیا کہ رقم بھیلو انتقال کیا	۱۶۸۵

ار سکوت موت سے رنجی کیا	میرزا جو دوست تھا سب کا کو	۱۲۹۹
حال کیا یو چھو ہو مجھے دوستو	آخر اکبر ہو گیا رنگا کو	
ایضا		
بچ و غم عالم کو اوسکا تربیت	ایکسان تھا دوست غمنا و غلی	
سہ ہی تاریخ اوسکی میر کہیں	محرمیت سپہ راکر سے	۱۲۸۵
تاریخ غم قید کی آبی دریاہ		
کرنی وہ چاہ میں شہ بند کی ہے	کہ کز اسکا ہراک اوسکو ملت	
کہا ملت نے جو یا فکر کیا ہے	کہ سال اسکا تم رنج خیالت	
یہ تاریخین ہمارا کہ کھانڈے راو دہالی ملک بڑہ کی ہن کہ نہادت میں	دریاد دل تھا اور بعد حاتم کی اسی شخص فرماہم یا باظاہر میں ہند و باطن میں	
اہل ایمان حالانکہ بعد انتقال آتش او سپر گلا زخیل ہو گئی اہل اسلام کو دلیل	ہو گئی اوس واجب تعظیم ماکہ نعیم کا حال اظہر من الشمس و قتل خیا بان	
مردان صاحب کرم امروز	حیف از دہر جان دہر برنت	
بہر تاریخ گفت نام جو یا	اکھانڈے راو از میان دہر برنت	
ایضا		۱۲۹۶
بر چسپن ز دہر برنت افسوس	اکن راجہ کہ بود شکل مرتخ	
چون بود سخی سپہ دش تاریخ	حاتم گزشت گفت تاریخ	۱۸۶۱
ایضا		
ہوا انتقال اوس غنی کا جو جو یا	کون کیا کہ جو غم سے اہل ہے	

صد آتی گردون سے اسے سرکھ	سخاوت شجاعت کئی سال ہے
ایضاً	۱۸۲۱
پس مرگ ہمتش برو سرود شد سرودش از فلک باہزاران الم	نباچار زیر زمین او نفست خیل خدا بود تاریخ گفت
تاریخ وفات راجہ کھتری علامہ ریاست جیپور ۱۲۸۴	
راجہ کھتری چو ناگامان سنگون گشتہ آہ بیلزار	خانان حیات پاک رفت راجہ کھتری فنا شد گفت
تاریخ وفات نواب محمد یوسف علیخان بہادر والی ملک رام پور	
سے نیم نفس ناظم شعر حبسہ تاریخ کھواسے جویا	تختہ تختہ ہے چین کا نظم ہو گیا ملک سخن کا نظم
تاریخ وفات راجہ بدن پال الی کروٹی ۱۸	
بدن پال گرد انتقالی رجا سے سال ہاتف بھگت	زمین اندر اہل دول شد گویا چرخ نش اوج گل شد گویا
ایضاً	۱۸۶۰
جون بدن پال مرد از ہیضہ نبسہ تاریخ گفت ہاتف عیب	پیرہ تر شد جہان جیشم جہان راجہ از ہیضہ مردہ سال پان
تاریخ وفات جہا راجہ بیکانیر ۱۲۸۶	
حیف راجہ بکروا سے جویا نے سرافندوس گشت بیکانیر	از غم ملک و مال پاک شدہ حاکم بیکانیر خاک شدہ

	تاریخ نواب لعل خان صاحب بہادر	
ہر کسی کے خیال فرمت ہے اوسکی تاریخ مہمان خاصیت		آہ اوس قدر دان عالم کا مجھے کیا پوچھتے ہو تم جو یا
یہ تاریخ مفتی قطب الدین کی ہے کہ مفتی خان طائفہ سولہ کی رستہ اور ہزار ہا روپیہ طائفہ مذکور کو دیا مگر یہ کسی ہوتی ہیں باوجود عہد پیر رقیب سے علی حضرت سے زہر کھایا		
ہر سکتہ را از غم و محنتیں سال مرد از غربت گویا تاریخ سال		حیف قطب الدین ازین عالم است شگفت ہفت سب جو غمخیزین
۱۲۶۲	تاریخ وفات میر فیض علی بیہ پڑاؤ	
اسیے باض کمان ہوتا ہے اور گویا فیض جہاں ہے		مرگیا فیض علی بیہ طرین ہی تاریخ کو تم جو یا
تاریخ وفات قاضی محتاج علی باوجود عہد مجاہدہ افستہ شہرین بنی بلا آئی آج ہے قاضی کو تضائی آج		مرگیا آہ ہمارا دادا ہو تاریخ کیا یوں سب
۱۲۶۳	تاریخ وفات مولوی فدا الفقار علی	
کچھ نہ اودنکا ہوا حساب کتاب سال تاریخ ہے بغیر سب		کے جنت کو مولوی صاحب ہو اقران سے مجھے یہاں
۱۲۸۳	تاریخ ہمارا جہ جو دہ یور	
ہو گیا برباد سب گویا کد		جو دہ یور ویران ہو انہوں آج

یون کا بیل سے اسے بیل پر	مرگے اب بیل سے جو یا کو
تاریخ الہی بخش سوداگر	
جینے سوداگر کے ساتھ	برفلک رفت عورت مع
گنت ہفتہ زمیہ جو با سال	آہر بست رخت گونا رنج
تاریخ جوید سان	
دلیب زمانہ عارف کا مل حق	چون انتقال کرو سوئی خراج ارزانی
ہفتہ زقیب کروندا آہ شد زبون	از ملک مندر رفت ولایت گونا
تاریخ منشی حاجی محمد خان صاحب اللہام جوہر	
کریم ایسے ہوئے کہان بن ہالین	جو تھا ایک بیان وہ سفر کر گیا
کما عجبہ تاریخ ہفتہ جو یا	صدہ امنوں آدم سخی مر گیا
تاریخ خواجہ احمد شہر دولہ	
اسکے اب سردار دولہ مر گئے	جو کہتے اولہ دین دس شاہ کل
پوچھتے ہو پیر کیا حضرت حال	خواجہ احمد مالک جنت بن جی
تاریخ قتل عثمان خان اللہام راپور	
جنگ عثمان خان کونادر شاہ سے	قتل جاقوت کیا تھا مرد بد
یون کہا آفت بخیر سال قتل	قاتل و مقتول کے لکھ سکے عدد
قتل و مقتول کے نام کے عذری کہ کا ست عبیدی تاریخ	خاؤر مصرقہ عذری تاریخ
تاریخ وفات منشی عظیم الدین صافی لہوی	
سین کیا شخص مر گیا جو یا	کیا کون نیکو کا لال ہوا

ہے جو پنج عظیم اس غم سے	و اسے پنج عظیم سال کہا
تاریخ وفات عظیم تیار علی سنگھ امرتسیر	۱۱۶۱
وہ مر گیا اب طیب افسوس	لہان کا خطاب حبیبہ صادق
بیاختہ سال میر لکھدے	افسوس مرا طیب صادق
تاریخ وفات حکیم حسن بھٹان و ملوی	
برو افسوس خان حسن	طیب نامی بی کو مال
برای سال باقی گفت جوا	سیجے رفت برگردون کو مال
تاریخ وفات مہاراجہ برودو	
رفت از دہر کاندھے راو جی	صاحب ملک شد تباہ و تیسر
جسہ تاریخ گفت علم غیب	رفت راجہ ملک شا افسوس
۱۱۶۲	الغیا
مر گئے اہل طلب سلامت	انتقال اوسے کیا عالم خوب
یون کہا ماتم نے محبت پیرال	کیا جی یہ اوٹھ گیا دنیا میں اب
۱۱۶۳	ایضا
کیا کہون راجہ کا عہد تھا ہوا	دہر سے باب سخاوت اوٹھ گیا
یون پکارا لاکھ جیسے سرورین	مر گیا تو آج ماتم و محنت کا
۱۱۶۴	ایضا
جہان سے کوچ کیا گھاٹہ راوڑ	الم سے آدمی روٹھے سب بچھوٹے
کسی سدوش کی جو یاد وفات کی	تیرا بد راج برودو کا ہو گیا کھدے

تاریخ سیر بر علی اسیر مرثیہ گو	
ایس مرثیہ کو چون ازین روز قاضی شدہ داخل بفر دوسرین پین بار اندا	جو سیم سال بعد جو یاز عنوان ابن نام
۱۲۹۱	دیگر
جو شد از جان ان اسیر خلیل	پے سال اتق ز افلاک گفت
۱۲۹۱	ایضا
کیا کمون جو ایس کا غم ہے	آئی بلبل کے صفہ سے یہ آواز
۱۲۹۱	ایضا
گیا جان سے مراح شاہ کربلا	کہ سرور ش نے جو بار سال احوال
۱۲۹۱	تاریخ انتقال پر ملال ہمارا چھ شیروان شکوہ الی اور
ہوا جاسے فزون غم محکو جو یا	پے تاریخ غم با تق بولا
۱۲۹۱	تاریخ انتقال ہمارا نامے اودمی اور
درین عالم مانند شاہ درویش	پے تاریخ جو یا گفت با تق
تاریخ انتقال صاحبزادہ شاہ نواز خان	خلف الہدی خصوصیتیں بخور خدا اور

<p>فیاض خان حسنور ایس کیر میر علی مراد خان صاحب بہادر والی خیر پور جب ارم کو سد ہاروہ بہانے مر گئے شاہ نواز خان لکھنؤ</p>	<p>ایک عالم کو غم ہوا اسکا سال تاریخ صاف صاف آئیں</p>
<p>تاریخ رستم خان کلاونت کہ رستم خان نے لی اوس میں کی ترانہ مسیح بن فردوس میں آہ</p>	<p>خیال اب دس کا لنگڑا کا بڑا سب سے تاریخ نوں آواز آئی</p>
<p>دیگر دیکھ کر کھراک عالم کا بیان دیا ۱۲۹۱</p>	<p>دیگر چل دیے درویش منہ مقلد سلطان</p>
<p>دیگر گانے کو گئے ہیں چنچ پر دیر ۱۲۹۱</p>	<p>دیگر باندہ ہے کرے ایسے کہیں</p>
<p>کہہ کہ رستم خان ہوا بجاں کو ۱۲۹۱</p>	<p>۱۲۹۱ تاریخ ششی گیند امل سرشتہ دار رمل کو شل ناگمان ششی گیند امل کو بلیں نالان کہیں تھی نعر زن بار عصیان سے تھوڑا بوجھت رو یا گیند اب تھہ مل کے بہت</p>
<p>۱۲۹۱ وہ بہانے گیا سوسہ جان ہے دلیں غم و حد خان آہ</p>	<p>تاریخ انتقال حیدر خان ساکن کوٹک تھا دہرست مراد حید خان کا کہہ میرا ہے سال تاریخ</p>
<p>تاریخ وفات مسماہ کریں کہ شعلہ عشق سے بھڑک گئی گھر کوں گھرا کر اچھٹنی</p>	

کریمین جلی آہ آتش نکا کر	زینجا او سے وقت کی سب کو
پے سال تاریخ ہاتھ پکارا	جلی آتش عشق سے اب کو

تاریخ کتاب مولفہ جناب مولوی سلیم الدین صاحب تسلیم کہ راقم کے
بڑے کرم فرماہیں اللہ سلامت رکھے

خوش کتابے رقم زدہ تسلیم	درجہ انظر شد تاریخ
بہر سالش بیسے اگر چاہا	رستم دلپذیر شد تاریخ

تاریخ کتاب ثانی

کیا کہوں کیا لکھی ہنوں نے کتاب	وہ جو تسلیم میرے قبلہ ہیں
ہیں بلاغت کے آسان کر صبر	کیون نہ صبر بیخ و سکون ہیں

تاریخ اخبار میوگزٹ دہلی

چھپا میو اخبار دہلی عجب	ہوا دیکھ کر اوسکو دل خوش
پے سال تاریخ ہاتھ نے میر	رہے تازہ اخبار دہلی کہا

تاریخ قیامت نامہ مطبوعہ راقم

رسالہ حشر کا کیا خوب لکھا	خبر خوف اہل سے عام کو دے
بقا کا لطف آیا اسی سے جویا	بدان موت ہے تاریخ کی

تاریخ واسوخت مولفہ راقم

طرز واسوخت اور شکایت چرخ	سوز و غم جس سے اک ہویدا ہے
۱۰۰ جویا تمہارا کیا کھٹ	خوب اشتیاق جس نے کھٹا ہے

تاریخ رسالہ کرا فیض کہ جسٹس لار شا و جنو ر مشر مو صاحب ہا اور نواب افسٹ گور ز بہا در خلاق نین منظوم کیا تھا اور صاحب مدوح نے پسند فرما کر خوشنودی قراچ کا پردانہ مرحمت فرمایا	
اندرین نظم و لیدر لطیف فکر سال اسکا کس نے جوابا	سید جو یا بیان بہترین گفت بے خزان در جہا و کشن گفت
ایضاً	ایضاً
جو پڑے اسکو راہ راست ہے فکر سال اسکا کس نے جوابا	امتحان کرا اگر نہ آسے یقین کھنڈے صاف خضر راہ بن
ایضاً	ایضاً
خلق میں یہ کتاب لکھی ہے سال تاریخ اسکا اسے جوابا	شام غربت کی یہ شفق ہے کھنڈ سوج دریا سے فیض چلتے کھنڈ
تاریخ کتاب بکشن دانش مولفہ مولوی سلطان محمد انان	
کھنڈ کتاب مولو ایضاً بہ خوب جو پڑے ہے فکر نیچے کھنڈ ہی کو	جسکی نظیر ہے نہ جائیں مثال ہے یکلشن نقض ہے یہ ہی سکا سال ہے
یہ تاریخ رسالہ مفید عام کی ہے کہ راضی میں رقم لیا لیا اور طرح پر	
کار سالہ لکھا ریا ضی میں منکر اتنا کہ تو اسے جوابا	قاعدہ ایمین مین عجیب عجیب اسکی تاریخ ہے حساب عجیب
تاریخ رسالہ ہذا	۱۲۸۳
کھنڈ یہ رسالہ تھے اچھا	سب دوست ہیں اسکو دیکھنے شغل

یہ یحییٰ جو غیب سے ہے جو یا	الہام غریب اس کا سوال
تاریخ یحییٰ دیوان حضرت قطب بانی محبوب سجائی سیرت کس طرح خفا تھا	جیلانی قدس اللہ سرہ اسامی کی ہے کہ راقم نے کیا ہے
امروز تمام گشت یحییٰ	تاریخ گزرو سے تمام
جو بایں سال گشت یحییٰ	احال شدہ بچہ انجام
تاریخ جلد پنجم و خیرہ خوارم شاہ ہے	
لکھنؤ شاعرانہ اگر مادی	تعلیٰ کہیں یا کہیں سکولان
یہ باب صامت تاریخ گشت یحییٰ	جس طرح خیرہ خوارم شاہ ہے
تاریخ کتاب مؤلفہ جناب مولوی سلیم الدین صاحب سلیم	
ایک ہی کفایت ایک حضرت	خوب ہی آپ کا گرمی
اس کے تاریخ یون کوکان	ہے کتاب یون کوکان
تاریخ نوی جناب آراب احمد بیگم صاحبہ کہ شکار شکار یحییٰ	
نقوی نواب در ذکر شکار و گشت	لفظ طادس ہاے معنی او فرشتہ
مجتہد یحییٰ بنیم کرد بچہ یحییٰ	طائر سے شکار راز اوچ فکر
تاریخ کتاب حکمت شخص نصحت	۱۲۸۲
مؤلفہ جناب کاظم محمد سلیم خان صاحب دار و خد خیر کہ حسن راقم بن	
عجب پر سالہ ہے طب یون کوکان	کے یون کوکان یحییٰ اسکی
کراچی ہفت روزہ دیکھو کوچا	ہے باب شفا بخش تاریخ اسکی
کراچی کمال انجیر بیٹا علیہ مطبع شعی لوگسترو صاحب	۱۲۸۸

کیا ہی تفسیر نامہ لکھا ہے	بجز الا جواب ہے جویا	۱۲۹۱
تاریخ یون کمال	سال تفسیر خواب ہے جویا	۱۲۹۱
ایضا		
بہج مگر بعض طوط ہستائیں کتاب	خوش نوشت از سلیم خوش	۱۲۸۸
تفکر ہے کہ دم کہ گویم سال راو	صحت کے فلان از سلیم خوش	۱۲۸۸
ایضا		
حوب لکھا ہے ہمارا مالہ	پار حقیقی مجھے ہے یہ خلقت تاریخ	۱۲۸۸
میرمن غم سے کہوں کیا سہلو	سہل ہے عجب شہزاد صحت تاریخ	۱۲۸۸
ایضا		
عجب لکھتے ہو اگر طب بہت	کتاب خوش نوشتہ خوش آدول	
سپہ تاریخ ہاتھ گفت جویا	شیم گلشن صحت بگو سال	
تاریخ دیوان جناب نواب احمد علی صاحب خان	خوش گو خوش سخن نواب میر خان	
کیا چھ دیوان جسکا مثل عالم میں نہ	دیکھو حیران ہو جسکو جہان میں عام	
بھر فکر سال ہاتھ دیو جویا	دیکھو گلزار سنی ہے گلزارنی کا کلام	
ایضا		
چھ دیوان رنگین کس آقا	ہر اک عالم میں ہے اس بار کشتی	
کہا ہاتھ ہے جویا بے سزا	سہل ہے گلزار سنی ہے گلزارنی کا کلام	
ایضا		

چو پانچ دیوان خواب رونق	ہوسے دہر میں ٹھیک خوش جو	۱۲۸۶
پے سال اتھ زو جیا کیا یوں	کلام عجمیہ ہوا منتخب اب	
ایضاً		
طبع شد دیوان رنگ مدد بد	ہر ورق از بسے رنگین چین	
گفت ہاتھ ہر سال طبع او	رونق از دیوان مدد نیم چین	۱۲۸۶
ایضاً		
چو شد طبع دیوان رونق کہ میر	شدی ہر تاریخ ان سال جو	
پے سال اتھ زو گردون گفت	کہ مبطوع مخلوق شد طبع گو	
تاریخ گلزار ام کہ حال	شہر جی پور او چین مسند جی ہے	
لکھا تاریخ مین سے رسالہ	تھا کرتا ہے خود مراق حبس	
گھنوں تاریخ کیا مین او سکی جویا	عجب تاریخ ہے تاریخ اسکی	۱۲۸۶
تاریخ نیا تعمیر مکانات		
جب مدارج نے بنایا باغ	کئی یاروں نے پے بہ پے تاریخ	
تم بھی جو یا کو خوش کوین ہو	کھٹن مین او سکی ہے تاریخ	۱۲۹۰
ایضاً		
بنایا مدارج نے خوب باغ	کہ عالم مین سپہ آج جنت نظیر	
کہا مجھے رضوان نے افلاک سے	ہے باغ مدارج سال او سکا میر	
تاریخ راقم کو مکان کی ہو کہ جی	لوی مین خرمید اور دروازہ او سکا خوش	۱۲۹۰
دروازہ جنت مکان کا بنوایا دوستو	دروازہ بہشت کی دنیا مین ہے نظیر	

باب غریب خانہ ہے تاریخ ادو سکی	ہاتف سنیون کمال گرجا صاف
تاریخ تعمیر مکان منشی امان علی صاحب سرشتہ ڈاکٹر محکمہ اہیل حسب	
فرمایش منشی صاحب موصوف ہر جہاں مصرعہ تاریخی اور نام کمین	
بھی دسین فاضل اور نام مکان بھی تسلسل	
کر تعمیر مبارک محل	رشتک خیابان چین باادب
سال چہین گفت نوشتن ابد	بیت امان است مکان طرب
۱۱۸۶	۱۱۸۵
تاریخ جامع مسجد ٹونک	
خیل عہد بنا کر مسجد اسے جو یا	کہ در شرف بجان شد نظیر حسن جیم
بر اسے سال تنازم چو اکہ شہوت	بناسے خانہ کعبہ زدور ابرہیم
یہ تاریخ ادو سکی ہے کوشخ صاحب مجرہ لشکر کل مرجع بنوایا اور اسین حضرت	
رخت ادبار رکھا	
یون بنا کر برج بیٹھیں جاب	جس طرح کاغذ کا کچھو برجین
شیخ جی بیٹھے ہیں بھرا کھ	جیم کے نقطہ کی صورت برجین
تاریخ مسجد اصالت خان بازدار ۱۲۷۸	
اصالت خان والا چون بنا کر	ہمایون مسجد بازوئی و جاہ
سے تاریخ ادو جویا زہاقت	شہید ستم کہ نہ اکعبہ اللہ
۱۲۸۹	۱۲۸۹
اصالت خان بنا فرمود مسجد	کہ آن جائے معلوم جائے حقیت
سے تاریخ جویا گفت ہاتف	عبادت خانہ والا سے حقیت
۱۲۸۹	۱۲۸۹

تاریخ حوض	
سیر این حوض است یار ایامی گفت سالش حتمہ والاس فیض	شکیل کوثر دشیم حسد نکرے کر دم سر دشن از چرخ غیب
۱۲۸۶	تاریخ مسجد سیرجی
سجدہ گاہ عام یہ قبول ہو کعبہ اہل نظر جو یا کعبہ	خوب مسجد سیرجی تیار کی یوں کہا ہاتھ لڑھکائی تم
۱۲۸۳	دیگر
مازائین طہین کو درندار ہو اہل بیت المقدس آج تیار	بنائی خوب مسجد اہل دین کہو تاریخ اسکی یہی جو یا
اس تاریخ مسجد درگاہ حق اکابر حضرت غلام محمد شاہ صاحب رحمہ	
مراد خاطر دیوانہ حق زبے زیب عبادت خادج	چرخ خوش تیار شد مسجد بدگہ یہ تاریخ جو یا گفت ہاتھ
۱۲۸۷	تاریخ کٹرہ سکندر شاہ
ہوا ہر شخص اسکو دیکھ خوش سکندر شاہ کا کٹرہ یہ جمال	نباسے خوب کٹرہ شہرین یہ کہا ہاتھ نے جو یا صاف کھد
تاریخ مکان محمد افضل حلف قاضی قضاہ صاحب کٹہ	
از صد مہر اس کی شالہ کا شانہ افضل ست تاریخ	چون کرنا مکان افضل جیا پسال گفت ہاتھ
۱۲۸۸	لطر محمد خان کو مکانی تاریخ

محکم و موصوف از یاد تویم سال گفتیم شد صراط ایتم	۱۲۸۵	الضیاء	شد چو پل از شد جهان بیگم بنا بجست تا بخش جو طعم را زرد
بر سر آب پل نمود بنا عالم آباد گشت بر دریا	۱۲۸۵	الضیاء	ہست عالم بروے آب چین بے سراسر اسان کشن گفتیم
میں بیگم کا آج اوج ہے میں جاری یہ اوج موج ہے	۱۲۸۵	الضیاء	صاحب فیض او کے دست نگر پل کی تاریخ ہے یہی جو یا
ہمیشہ بر سر این راہ از تمام دور جو سبیل گذر گا خاص عالم دور	۱۲۸۸	الضیاء	ہمیں پل ست کہ باشد گذر کا خلق برائے سال تمام اسان جو یا
وہ پل کہ ہے مقام خوش راہ عالم پل ہے جہان آباد گذر کا خاص عالم	۱۲۸۸	الضیاء	بیگم کے حکم خاص سے تیار جب ہوا جو یا سنے فی ابد یہ سال و کاب کھوا
سودا کو میر صاحب بنجایا حبذا کہ اللہ سے الدارین خیرا	۱۲۸۸	تاج حیاہ	کون تھا ایک مدت سوزین روز کہا سب نے نکالا آب جدم
تاریخ غشی دو و گش کی ہے کہ حضور مہاراجہ صاحب بہادر گلشنہ و لاوی بجستہ و بد گشتش امروز باب			

<p>امروز کیسے استخراج یہ ہے کہ سب سے پہلے کو خواہ فارسی خواہ زبان اردو میں لکھ کر عدد یوں کر کر لیا جاوے تو مولد اور نہ کی ویشی کی جگہ ادرسیکے لئے ہوئے دلیان و انزل کرین جس طرح تاریخ پڑھیں کہ خواب امر او یکم صاحبہ موجود کی انتقال کی گئی</p>	
<p>زمانہ تنگ تار کیل ز فاقش گشتنفسوں</p>	<p>مراشد در غم و لام او فکر منشی جوا</p>
<p>برای سال پانچیش سرویش آگرمائی گشت</p>	<p>لیو و پجری ہزار و دوصد و پانچ</p>
<p>و یکم ہزار و دوصد و پانچ سرویش آگرمائی گشت</p>	
<p>۷۹ سال پانچ سو سے کہ ۸۰ سال کے مطابق ہیں</p>	
<p>رسالہ ہذا کی ترتیب کی تاریخ</p>	
<p>لکھا تاریخ کا چھپا رسالہ</p>	<p>ہوے سب دیکھ کو دل سے خوش</p>
<p>سب سے تاریخ جوئی کہ ہر ایک سے</p>	<p>اٹھارہ سے بہتر شکا ہے سال</p>
<p>۱۲۸۹</p>	
<p>تاریخ تولد فرزند میر بخش</p>	
<p>شد چو فرزند اسیر گم</p>	<p>زین سرت جلمہ یاران شاد و خوش</p>
<p>سور سے دسٹے گو تاریخ آن</p>	<p>یکہزار و دوصد و پانچ</p>
<p>۱۲۹۹</p>	
<p>صفت کلیسیا</p>	
<p>تینیں ایک جنس ہو کر کتے ہیں کہ شاہ ہر دوسرے سے خواہ باعتبار الفاظ خواہ باعتبار اعداد اور اس صفت میں حضرت گرم فر تاریخ اچھی لکھی اور یہی اس کا</p>	
<p>تاریخ کریم الدلی</p>	
<p>چلا گھسے بیچارہ ناز کر</p>	<p>ہو ارادہ میں ایک عین دوچار</p>
<p>دین سنگ دلو کوں کیا بین</p>	<p>اٹھارہ سے پتہ دیا سر میں بار</p>
<p>۱۲۹۹</p>	

اس لادہ میں یہ صنعت ہے کہ سنہ اٹھارہ سے بہتر بھی پڑھتے جاتے ہیں اور اگر وہ
اعداد سنہ پوری نکلتے ہیں اور اصل میں یہ طلب ہے کہ راہ سے پتہ اور ٹھاکا مارا و غرض ہرگز

کئے ہیں دیگر

ایک دوست نے دیکھا ہے کہ سنہ کلان میں بھی دیکھا ہے کہ سنہ کی تاریخ

اس میں کون تاریخ اور سکی	کہ سمجھو دیر میں تم اس کی معنی
وگر تاریخ کی کئے تو سنہ	سنہ تازہ پتہ تباہ سے لینے

اگر لادہ میں نقطہ نمونہ تو سنہ بارہ بیای بھی پڑھ سکتے ہیں اور عدد بھی مطابق ہیں

تاریخ جدید راقم

پیدا ہوا تھا میں کہ دادا	دنیا سے گئے ارم کو امیر
اب مجھ کو خیال تاریخ	کی اس میں بہت سی ہیں تقریر
پوچھا جو روز گون کہ سال	وہ بیان سے ہوسے بقا کو رہبر
تب تجھ کو کھلا شکستہ تین سال	ایک غم بھی ہوا الم ملا میر

یہ نہیں ناقص کہ الم ملا کو کہ بلدی بن لکھیں تو سنہ بارہ سو اٹھالیس پڑھتے جاویں
اور تمام مصرعہ کہ عدد بھی مطابق ہیں لیکن اس کو خیالی ملا دیتے ہیں

یہ تاریخ جبکہ لشکر نواب ٹونک اور قلعہ لادہ کی ہے

چچا جو لشکر نواب ٹونک لادہ پر	ہر اک سپاہی پہ جون تھا اور غمی
کہن سردار تو تجھ سے اس میں تاریخ	سیر تیر اور جمع گزرتی تھانیا

سیر کی صورت بلچ کی سی اور تیر کی شکل دو کی سی اور گزرتی گزرتی طرح اور نیزہ
کی نسبت ایک کی نسبت الف کی سی اس کے مجموعہ سے سنہ مطلوب حاصل ہوسے اور

یہ تاریخ

مصرعہ کے عدد بھی مطابق اس تاریخ کے یہ نئی ترکیب کی تاریخ ہے	
یہ تاریخ اصالت خان بازدار کی مسجد کی ہے	
چو خان اصالت بنا کر مسجد	کہ در ملک ہندست دار السلام
نیکو و باعدہ تاریخ گفت	اذان جحدہ باد رکوع و قیام
کا لون پر ہاتھ رکھنے سے انسان کی شکل عدد نو کے مشابہ ہوتی ہے اور جحدہ	
مین اللہ کی صورت اور رکوع مین و کو مانند اور قیام مین ایک کی طرح اور اس	
ترتیب سے حاصل ہوتی ہیں اور عدد مصرعہ کے بھی مطابق ہیں	
صنعت مرصع	
یہ وہ صنعت ہے کہ امین ایک حرف منقوطہ اور دوسرا سراسر ملے جو	
تاریخ سالگرہ فوجدار صاحب	
نواب کی عمر کیا بتاؤں	اکتیس تیس تیس تیس ہی سن
جو پانے کہا کہ سیر نواب	تو خوب رئیس ہے یہی سن
۱۲۸۲	
مہاراجہ الوری فرزند کی تاریخ	
نیکو فرزندہ دیا حق نے	جبکہ چہرہ سوسے عیان ہو
اسے مہاراجہ مجھے کر چھو	سال اسکا بلند تر قسمت
۱۲۸۶	
صنعت منقوطہ	
یہ وہ صنعت ہے کہ جملہ حرف مادہ کے منقوطہ ہوں اور اس قسم کی تاریخ نمایاں ہے	
یہ تاریخ عطا بخشیر کی ہے کہ نواب محمد زین العابدین خان بہادر فوجدار کو	
دربار مہاراج ادھراج سری حضور پر نور سے عنایت ہوئی تھی	

تاریخ سید بن خلیان تاج	دہ اب نواب کو راجہ نے لکھی
سید بن خلیان تاج	کہ منقوط میں سب سب لکھی
تاریخ انتقال الہی بخش خان	کہ وقت شب باری سکھتہ ہو
چون مرد الہی بخش خان حیف	از پنج و شش تہ زبون حال
جو یا تو میرس از فلک ہم	شب خفت شفق کو سپ سال
تاریخ شادی حکیم حسین علی	
کرد شادی ان حب دل نواز	خویش و بیگانه تہ وزان عہد نواز
چون نہ وقت سال او در دستہ	ز شب شفت شفق کو شوق آتش
تاریخ مبارک جہ پور	
جب مرگے تخت سنگ تو جو یا	ادر لال ہی بیگمے مبارک
منقوط میں سے سال کہا	کہ تخت نشین بنے ہیں تاج
خدمت حاکم الہی منقوط	
یہ وہ صفت ہے کہ ایمان نہ دے تا وہ بر وقت ہوں	یعنی منقوط میں تاریخ نہ لکھا
کہ تو کہ فرزند ارجمند مبارک جہ پور کی ہے	
چونکہ مرند در شکوہ راجہ	در خندہ تہال محسوس
کہ وہ بھلے تاریخ جو یا	کہ گرد مالک و نہ دار و سر
تاریخ شہادت ششی حاجی محمد خاں صاحب مدد الہام ریاست	جودہ پور
کہ سخی اور فقیر دوست ہے	
آن سخی یا غلام سید رحم کردہ شد	در جان شد شور حضرت حیف علی

سرور یعنی سخی خلیان تاریخ

دل شکستہ گفت ہفت بھر تار بخش زیر	عالم و سرور ساک عالم عکاسم
صفت رعنا	۱۲۸۶
رعنا گل و درنگ کو کہتے ہیں اور بیان رعنا سے مراد منقوط اور غیر منقوط ہیں کہ کہ اس صنعت میں مجملہ اور مملہ دونوں سے تاریخ تخلیقی ہیں یعنی منقوط سے علمد اور غیر منقوط سے الگ اور یہ ترکیب عجیب ہے	
مثال	
یہ تاریخ بنائی مسجد در کاہ حق اگا حضرت غلام محمد شاہ صاحب مرحوم معنوی کہ حسب فرمائش میر جویں علی صاحب کپتان کرکھی تھی اور اس میں یہ شرط تھی کہ داد میں لبسم اللہ کا نام آجائے اور کعبہ کا بھی تذکرہ ہو اور دو تاریخ تخلیقی ہوں اور قطعہ میں نام بابی اور بحر کہ ناکا درج کیا جاوے	
بنائے مسجد از جویں علی فیض محمد خان	شہزاد حکم خاں فیض علی خان شاہاب
گفتہ سال ہجری عیسوی مہدی فرجی	زہم اللہ شد تعمیر اوج کعبہ تاسنے
۱۱۹۱ھ اور ۱۱۹۲ھ منقوط و ۱۱۹۳ھ از تعمیر نو منقوط سے ہجری کل مصر عیسوی سے عیسوی اور اگر نو یعنی ۱۵۶۶ کا تعمیر ازل کرن تو مت پہل ہوں اور سب شرط بھی میں تاریخ تذکرہ سوزان شاعر بلند شیر خکا فخلص آپ مداح ہے	
گلشن باز سخن است این ابواب سخن	ہم کلام سہل و ہم معنوں نازک ہم ہوں
از حرف مجملہ و مملہ تاریخ گفت	روشنہ در دوسرے رنگ مدجال
اس تاریخ میں منقوط سے جدا تاریخ تخلیقی ہے اور غیر منقوط یعنی مملہ سے الگ تاریخ تخلیقی ہے اور دونوں مطالب	

یہی ہوا اور دید کا وہ نظر ایاحت کا تحت ہو گیا سنہ ۱۱۱۱ قیاس اور سپہ تاریخ سنہ		
دیکھو		
یہ تاریخ ایک دوسرے کو مکتبی ہے کہ باریش ست منہ دم ہو گیا تھا		
کس محل کو منہ دم تو کیا	کیون نہ تم سے ہو جاوے	کون نہ تم سے ہو جاوے
لاکھ سیر کے کونین بیکر	کانج ہو جاوے	کانج ہو جاوے
اس تاریخ میں کل ماہہ قلوب ہو تے تھے چاہے اس طرح سے ہو چاہے دوسرے طرح سے		
دیکھو		
یہ تاریخ مرزا اکبر علی بیگ کو انتقال کی ہے کہ رحم قلبت رحلت کی		
چو اکبر علی بیگ رحلت نمود	کہ داغ الم برد از زخم قلب	کہ داغ الم برد از زخم قلب
پے سال یافت ز بویا بگفت	بگو سیر از مرد از زخم قلب	بگو سیر از مرد از زخم قلب
اس تاریخ میں یہ ترکیب ہے کہ قلب میرزا سے ازیم ہو تے ہیں کہ نیم کے اٹھنے سے انتقال		
اور مصنف ثانی یہ ہے کہ الفاظ موافق واقع کے داخل ہو اور مصنف تاریخ ہے		
یہ تاریخ فتح ترقیہ کی سحر اب زبان ولور رحمت خان کی ہے		
جیکہ ڈو باجو میں ہر قسم چرخ تھا	ایا کون اس حسن حادثہ کا علم کیا	ایا کون اس حسن حادثہ کا علم کیا
صفت متراویہ بین ہاتھ بکارا	حیفہ ماسی سار تو سحر اب مانی	حیفہ ماسی سار تو سحر اب مانی
اسکے مکوں کے لیے یہ عبارت پڑھی جاتی ہے از کے میں اب بارہ سو ترقیاتی		
خواہ سید ہی طرح پڑھو تو حین ماہ ہو تے کہ ال یہ دلائل کر تے اور تمام سحر تاریخ		
تاریخ منت خوی و رد دل مولفہ رستم		
درد دلم فزون شد اہلکاران نمودم	کہ دم دعا کہ یار بایں	کہ دم دعا کہ یار بایں
تاریخ منت خوی و رد دل مولفہ رستم		

گفتم برای ساش شامش گلستان	چون ختم منوی شد در ساعت چارین
اس نامہ کو بھی حسب حرف سے چارین پان ویتہ تاریخ منسلکی	
یہ تاریخ زیارت درگاہ عرش پاکہ بادشاہ دو جهان دستگیر مراد گان ہندو آل منی اولاد علی خواجہ خواجگان نثار اولین و آخرین حضرت خواجہ اسماعیل الملت والدین حبیبی حسن سچوی انور احمد مرقدہ کی ہے	
شوق دیدار مزارش شد زار بر کشد ند و بگاہ ہم اوستاد دیدم و گفتم کہ نورش کم نہاد ثلث سے دیدیم لعل باب داد	چون با ہمیر آمدیم از راہ شوق خادمان چون از سر تربت غلاف از تاس لعل حبسہ و نکست برا کردیم از دل دور شبہ و گفتش
یہ ثلث لعل کہ دروازہ داد کا ہے دیکھا اور اس دہ مین ہر لفظ مخلوب ہوتا ہے	
صنعت تقسیم	
یہ وہ صنعت ہے کہ عدد کو حصہ و چند یا سہ چند کہے جاوین جیسے اس تاریخ کہ یہ تاریخ دیوانی شمس الدین دیوان کی ہے	
اس قرودہ سے بساط فلک شگنی زمین	دیوانی کو کام ملا جب حضور سے
سے دال گرد و چند سہ چند او سکوتھیر	باقی سہ سہ سال یہ وارزی
دال کے چار عدد لکھے او سکے دو چند اٹھ لکھے او سکے سہ چند بارہ لکھے ۱۲۹۴	
اور عدد دہی مصرعہ کی برابر مین	
دیکھ	
یہ تاریخ جیون خان کی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے دو فرزند تو اسم او سکوتھیر	

داد فرزند ان تو ام حق بخان و بان	یا الہی آن پسر باشند بہر ہر مہر
گفت بافت بہر تارکش ز جویا پین	جمع بیوان خان گو و کن نوچندان
اول حکیم کہ تین عدد گئے پیراوسکے دو چند جبکہ گئے پیراوسکے دو چند بارہ گئے سکہ	۱۲۶۲
ہو سکہ یہ تاریخ فعلی ہے	
صنعت اوائل	
یہ وجہ ہے کہ سرور لفظ سے تاریخ گئے جس طرح اس تاریخ میں ہے	
والی لڑک	
انچ خوش گنیم جو یا از خیرای سنے	از سرت ہست شادی شاد و خوشحال
سال تاریخ سرور لفظ در کل ماہ	از نور حشمت و بہر بی انسانی
امین سرور لفظ سے فیج باس بھی گئے سہم اور کل مہر نہ نہ دست ہی متل لڑک	۱۲۸۶
یہ تاریخ جناب حکیم محمد سلیم خان صاحب کمر سالہ کی ہے	
حرف عرفہ رکاب ہتاکا کی ہے	بجہ حکمت و سہمہ شکیبہ یہ سالہ شکیب
یون کما ہاتف از جویا بخت بہر ان	معنی حکمت میں گئے دل سے یہ طبع و فکر
اس تاریخ میں سرور لفظ سے صنعت کا نام کتاب ہے اور مصرعہ کے عدد ۱۲۸۸ ہیں	
معنی حکمت میں دل سے گئے ایک مطبوعہ	یہ تاریخ ایجاد نامہ جو یا
یہ تاریخ نواب محمد عثمان خان کی عہدہ حاکمی محکمہ اہل کی ہے	
نکر متی جگو کہ تاریخ لکھون میں چیا	بولا ہاتف و بین نواز سے متل لڑک
اسکی تاریخ جو بوجہ تو ہے سیکھتے	سمت حشمت و بہر بی انسانی
یہ تاریخ ایک دست آمد کی ہے	

میر دم از دل جو یا غم گفت	چون بیچی پور رسید آن مشفق
ہاتھ دھو رویری آدم گفت	از زبان خندش این سال سعید

صنعت فالے	
-----------	--

یہ وہ صنعت ہے کہ کسی سانچہ کی تاریخ بطور فال دیکھی جاوے اور کسی کتاب میں
مطابق نکل آوے یا جس شخص کی تاریخ دیکھی جاوے اور اوسیکے کلام میں سے حاصل ہو
اوسکو فال کہتے ہیں جس طرح اس تاریخ میں کہ مرزا سارنگ خان غالب کی انتقال کی تاریخ

حادثہ وہ ہوا ہے غالب کا	جس سے معلوم خاص عام ہوا
ایس غالب یہ سال ہاتھ آیا	اسعد اللہ خان قاسم جو

امین البتہ یہ کلف ہے کہ پس غالب لفظ ایسے اوسکا تمبیہ کیا ہے
تاریخ وفات محمد مظفر خان گرم کہ دیوان حافظہ سو نکالی تھی اور اس مصرعہ
اخذ کر لیا تھا کہ سختی کراست گناہگار تہند

گرم کہ پٹا فلک قدر سے	کہہ زبان سے اپنے جویاں سے
حافظ شیراز کا ارشاد ہے	سختی یاد کر اوست فال موت

اس قطعہ میں مصرعہ اول بھی تاریخ ہے اور گرم کہ قلب گرفت مرگ ہوتا اور مرزا قاسم کی

دیکر	
------	--

ایک روز میں دیوان صاحب دیکھ رہا تھا ناگہاں دل میں خیال آیا کہ صاحب
کی تاریخ لکھنے چاہیے جو بوقت دیوان میں عورت یا تو اول مصرعہ ہی نکلا
عدہ نکالے تو بے کم و کاست تاریخ تھی صاحب کے نزدیک اور حق آگاہ ہوئے
میں کسی طرح کا ناخوش نہیں ہوا اوسکا کلام شاید ہے سبحان اللہ واقعی جیل بزرگ

<p>این کرامت ز سر مقدس حائب از بکشتن شاپورت</p>	<p>سردیہ میسج بنیاد سال جو یا بکشتن بنکر</p>
<p>نزد ہر خود و کلان کو ہر ہر ہر طوق زرین ہر در گردن خرمی ہم</p>	<p>درین آراو می تا ہر ہر ہر ہر بہر تاریخ بکشتن ز کلام حافظ</p>
<p>تا قیامت رحمت خلاق باری ہر ہے شکر گندم کی بیگانی ہر ہر</p>	<p>یہ تاریخ خزانہ انتقال کشتہ ہر ہر ہر ہر ہر ہر</p>
<p>چنان نامہ چین ہر ہر ہر ہر</p>	<p>مصرعہ خزانہ انتقال تکلف کے ساتھ ہر ہر ہر ہر</p>
<p>چنان نامہ چین ہر ہر ہر ہر</p>	<p>تاریخ ہر ہر ہر ہر ہر</p>
<p>ریاضی صفت ہر ہر ہر ہر</p>	<p>ریاضی صفت ہر ہر ہر ہر</p>

تاریخ نخل گاتی ہے متلجام تفریق ضرب تقسیم اربعہ ستہ کسور عبارت
خطابین سلسلہ جبر مقابلہ وغیرہ کے کل قاعدوں میں تاریخ نخل گاتی ہے یہ مقدمہ
مکمل ہے اور اس مختصر رسالہ میں اس قدر کجائش نہیں اکثر رسالہ اس فن کی مشہور ہیں

ان کو دیکھنا چاہیے یہاں دو اک تاریخ پر اکتفا کیا گیا

یہ تاریخ ایک دوست کی ہے کہ غیب سوا و سکود دولت ملی جو بایکوفت میری
جیکہ سمت سے سن حال میں پائی دوست
بہر تاریخ ریاضی میں کہا بافت نے
اک مرتبہ دوست اور سکود دولت ملی جو بایکوفت میری
جیکہ سمت سے سن حال میں پائی دوست

$$+ 4 = 123 - 1286 \text{ دیکر}$$

یہ تاریخ ایک ریاضی دان کو رسید جاریہ میں بھیجی تھی

جواد کو بہ نسبت دوسرے تیسرے کو جو
وہ ہی نہیں کو نسبت تیسرے کو اور دوسرے کو

$$1286 = 1000 + 286 \text{ دیکر}$$

یہ تاریخ محمد جمال شاد کی ہے

دان جیم کو جمع و دی ضربیدال
ساز باطل کریم ابن سمیرا جبرال

$$1280 = 1000 + 280$$

اب جس قاعدہ میں منظور ہو اس پر قیاس کر کے تاریخ نکالیں

بیکم صماجمہ کی تاریخ

اسم غفور کی اس کیب کو اویس کے مطابق ۱۲۸۶ میں ہر شے کے نام میں قیام
ریاضی نکالا ہے یعنی ہر چیز کے نام میں سے غفور نکلتا ہے اس کیب کے
عدد ۱۸۸۶ کو دوسری شے کے نام کے عدد میں شامل کرو اگر اس شے کے

عذر ان اعداد سے زیادہ ہیں تو دونوں کو جمع کرو اور حاصل تفریق دونوں کا
 اوچین سے نکالو باقی سے سجدہ مطلوب ہے ۱۲۸۶ کو لکھنا دو اسم
 غفور کو عدد وہوید اہو سکے۔ اور اگر اسم غفور سے دوسرے عدد کم ہیں تو دونوں کی
 حاصل جمع میں ان کی حاصل تفریق کو بھی جمع کرو اور اس مجموعہ سے غفور
 کے عدد منہا کر دو تو غفور کے عدد پیدا ہونے کے جس طرح مثال پنا میں
 اسم غفور پیغمبر را انکو جمع کیا ۳۱ ۳۴ ۳۷ ۳۹ ۴۱ ۴۳ ۴۵ ۴۷ ۴۹ ۵۱ ۵۳ ۵۵ ۵۷ ۵۹ ۶۱ ۶۳ ۶۵ ۶۷ ۶۹ ۷۱ ۷۳ ۷۵ ۷۷ ۷۹ ۸۱ ۸۳ ۸۵ ۸۷ ۸۹ ۹۱ ۹۳ ۹۵ ۹۷ ۹۹
 منہا کیا تو ۲۵ رہی اوچین سے ۱۲۸۶ کو منہا کیا تو ۱۲۸۶ کے غرض ان دونوں
 شکلوں پر قیاس کر کے دو جہان کے اشیاء اور انسان و درخت چرند پرند
 ارضی و سماوی کی ہر شے سے نام غفور نکالیں لا تعد ولا تحصى تاریخین مکتبی ہیں

صفت ملفوظی

یہ وہ صنعت ہے کہ اسمین حروف ملفوظی کے عدد لکھی جاتی ہیں یعنی برابر اور
 بنیات دونوں کی ملکر تاریخ ہوتی ہے یہ تاریخ تولد فرزند ارجمند فوجدار صاحب مہد کی ہے

دیا حق نے فرزند ثواب کو	کرے کیوں نہ تعریف مریح اسکی
کہا مجھے ہاتھ نے صنعت میں دیا	سراج سعادت ہے تاریخ اسکی

تشریح

سین	۲۰	۱۱	۵۳	۱۲۰	۱۴	۱۱	۳۵	۲۰۱
-----	----	----	----	-----	----	----	----	-----

یہ تاریخ پیر خوردار عبد العلی برادر زادہ راستم کی ہے

جب دیا حق نے پیر بھائی کو	سب نے یہ مجھے کہا سال کو
---------------------------	--------------------------

سب سے یہ میں نے کہا اسکان	ہے گل گلشن اقبال کمر
یہ تاریخ بنا سے مکان نواب جہا زائد لہ بہادر کی ہے	۱۲۸۶
خوشی کی بخت اور سکی نواب	کہی جبکہ بنیاد دیوان فیض
کہا جسے بالقتل جو بیاہا	ہوئی اور سکی تاریخ دیوان فیض
یہ تاریخ بلوچرند ارجمند میں بنی کی ہے	۱۲۸۶
دیوان نے فرزند متناہ صورت	درخشاں جمیل سے اقبال ہے
سب سال بالقتل کہ جسے کہا	زبے نجم افوج خجاسال ہے
صفت نادر	۱۲۸۳
<p>یہ وہ صفت ہے کہ اس میں شمار حروف کے عدد لیتے ہیں جس طرح الف اور کسکا شمار ایک ہے اب ایک عدد میں لنگی اس طرح سب مادہ کے عدد لیتے جاویں گے اور یہ صفت درخشاں ہے مومن خان صاحب مرحوم اس میں جب فکر کی تو یہ ایک تاریخ اور کی باتھی اور یہ ہے کہ ایک شخص کی شادی کی گئی تھی اس میں نہت اور ایک تاریخ مختلف خان گرم کی دیکھی اور سبکی تاریخ اس صفت میں نظر نہیں تھی اور جو کہ وہ صاحب فکر کی وہ کلفت کے ساتھ تھی کہ چند حروف تلاش کر کے مطالبات میں منظر ہو کر کہ یہ تھوہرا و نکو ترتیب دی تو ترتیب وہ درست نہ آئی لاچار اونکے واسطہ وہ الفاظ تجوید کے کہنے کے سرفظ بہ حرف تھے راقم اسکا قائل نہیں اور پھر یہ دعویٰ کہ میں اسکا موجد ہوں موبد اس صفت کے مظهر خان گرم سفور اور پھر مومن خان صاحب مرحوم ہیں راقم نے بھی اس صفت میں ہی کائنات کہ لوگ اسکو توار کئے ہیں فکر کی اور چند مادہ سوا تلمات کے سے کئے</p>	

سرور غفری تہ خلیان تاریخ

۸۷

	یہ تاریخ رئیس ام پور کی فرزند کی شادی کی ہے
برورش ہر روز شب پانچویں	تاجہان ماند بزرگستان انچ خوش و صنعتی انیک گفتہ ام تاریخ او باشد خوش
۱۸۷۰	ب اسش و شش و شش ی دو یک صد چار شش شش صد و
۱۸۷۰ ۱۰ ۱۵۹ ۶۰۰ ۶۶۲ ۲۶ ۱۵۹ ۲۰	ادہ کو حرفت کنگر او کو ذیل میں دو کشار لکھا اوس شمار کے علاوہ کے پیش لکھے پھر سب کو جمع کیا اس سطح ستائیں ہیں و یہ بھی دین ہو بر تقریب کے ادہ کو دیکھنا چاہتے کہ موافق او کو ہے یا نہیں اور الفاظ ادہ کو کیست ہیں اور پتہ کے فکر کریں تاریخ والی کوئی
	ایضا
انکہ شد از معین او خوشحال گفت	این چنین در خلق غوغای خوشی اسے فلک آن بادشاہ و ہر
۱۸۷۰	ایضا
ملک و ملک یا خدا آباد و خوش ہم جاہون گرد و کن شاد و خوش ۱۲۸۷	تاجہان ست و جہان را بوی این مسرت انیک بر اہل در انکب مصرعہ میں و مادہ میں
	دیکھ
	یہ تاریخ نواب محمد زین العابدین خان بہادر کی سہا جاکیر کی ہے کہ شہری

حضور نے غایت مسند مالی اور نسلا بعد نسل کا بیٹہ ہو گیا	
ستہ چو جاگیر بھر لیا	در دلم شد خیال تاریخی
گفت جو یا بصفت نادر	لازوال ست سال تاریخی
یہ تاریخ وقت دیہات کی ہو کہ ہو لوی غلام بچی کو علاقہ خضرچک وقف کیا	
اگر یہ سا اہل ترقیم کر دم	ازین تاریخ دل خوش حال شہ
بہشت حرمت را عدد و چون کر	و بخوبی بش بصفت سال شہ
ایضا	
آن سخی را آئین و مر جا	آئین شد زین مرز و خوش حال شہ
چون بصفت فکر جو یا شد بلند	وقف ہر آدمی پست سال شہ
ایضا	
بہر وقت غلام بچہ را	بہر جو یا ز غیب جو تاریخ
گفت ہر وقت بصفت نادر	وقف انام و دام گو تاریخ
یہ تاریخ کتاب حکمت حکیم محمد مسلم خلیفہ مسیحی	
کیا ہی نادر کتاب بہ ہے دہ	رنگ ہو جبک و آغ و مینج
کہا باقی ز مجھے ای جو یا	صحت حال ہے اور ہی تاریخ
یہ تاریخ نواب ممتاز الدولہ کو عطای خلعت کی ہو کہ حضور ہمارا جہ صاحب	
بہادر سے غایت ہوا	
من کون تم سے سنو جو یا دوا	چاہتے ہو اسکی جو تاریخ تم
اس عطای نعمت وافر کی اب	دولت عطیے لکھو تاریخ تم

یہ تاریخ ولادت برادر زادہ راقم کی ہے	
گوشتہ از نہال صد آمد	دادنہ زندیق برادر را
اختیار میان سال معتد	گفت باقی براسے تاریخش
یہ تاریخ نواب ابراہیم خان الی بھین کے خائف کی ہے	
بہر شکت کا ہے دی میج	کیون نہ عالم میں ہو خوشنہ
دارت تاج او کی ہے تاریخ	کہا باقی سے نہیں ہوا ہے جویا
یہ تاریخ صاحبزادہ بلند ارادہ نوشتہ صاحب کے تولد کی ہے	
نکروئی تاریخ کی جگہوں سے کہا باقی الی	بیکہ ہوا فرزند ہندو بادشاہ الی
سال تولد اسکا جویا مہر سیف نوالی ہے	باقی نووی بخود صدائے فکر مکاری
یہ تاریخ کتاب گنج طلسمات کی تالیف کی ہے کہ راقم کی تالیف سے	
ہو داخل صفت اسکی تاریخ	وہ نام رکھو کہ جہین جویا
آئینہ حیرت او کی تاریخ	باقی سے کہا کہ فکر کیا ہے
یہ تاریخ انگریزی میں ستر الفرد فائتوم کی ملاقات کی ہے	
شاد ہوا دیکھو جسے لا انکر	جگہ گیا میں وطن دست برابر
مانڈر کم ہیر مانڈر کم ہیر	نکھنکا ہیر سال مجھو پیشی
یہ تاریخ دالی بھین کر فرزند کی ہے اور یہ بھی واضح ہو کہ نواب صاحب	
لکھی فرزند ہو سے ہین ہراک کی جگہ گانہ تاریخ ہے	
بیج زودت کہا ہے وہ نیک اختر	بیکہ نواب کے ہوا پیش
تاریخ گرا می گو ہر	کہا باقی سے جیسے جویا

بسم اللہ کی تاریخ	
عجب رنگ طرب لایا دھست خوشی کے ساتھ کھڑا آدھرت	جہان میں ہر طرف عشرت کی آدھرت یہ تاریخ جو یا فکرت کر
رسالہ حسین ہے معنی کا بول کتاب بنا دے اس کا کہو سال	یہ تاریخ جناب مولوی سلیم الدین صاحب تسلیم کے رسالہ کی شہ ہے کہا ہے حضرت تسلیم کو خوب یہ تاریخ اہل حق نے کہا ہے
۱۲۸۷	یہ تاریخ شتر مرغ کی ہے
بجے تو اور سبکی فراموش تاریخ کنیہ جو یا فحیبت تاریخ	جانور ایک نہا بیان آیا آئی آواز فلک سے ناگھ
یہ تاریخ جناب مرزا غلام احمد بیگ صاحب کے دیوان ہولی کی ہے یہ ستودہ صفات جامع کمالات انسان کیا فرشتہ ہے اس سہوت پر تہمت نہیں کسی طرح کا تکبر نہیں خلیق رحیم عادل خیر خواہ راج خیر اندیش مہاراج نظام ایسا کہ سیاست کو آئینہ بنا دیا دین کو دھارم کے محسن تعریف ان کی مین ماکلیوں صوفیہ و ہر پریشیت ہے سب جانتے ہیں لوگ مانتے ہیں	
کہ ستیز ناظم و عادل ملک سے سال گنت مبارک مبارک	چو دیوان ہے پورشتند مرزا جو خوشنود شمشادیش جو یا
یہ تاریخ ولادت فرزند نواب علی مراد خان بہادر والی ملک حیر پور سندھ کی	
ند مہی سچے ایک صوت راہی چراغ خانہ ہے تاریخ اسکی	ہے جس طلعت کا یہ فرزند ہے کہا اہل حق نے ایجو یا ادبر کھیر

الضاح	
اس تاریخ پر حضور نواب صاحب بہادر سے خلعت حرمت ہوا	
وہ نواب کو جو حق سنا پیر	درجہ کمال ہے جو یا
کہا ہفت سے نوکر تشویش	نوگاہ اسکا سال ہے جو یا
یہ تاریخ طہیر الدین شاہ صاحب کو مکان کی ہے	
شاہ صاحب سے بنایا جب مکان	خوبصورت خوش فرین بنایا
ہون کہا ہفت سے جو یا چرخ سے	اسکی ہے تاریخ بیت پارسا
یہ تاریخ رسالہ شہادت نامہ فرزند بول بلند سوال نور و نور مصطفیٰ خاتم النبیین	
در قلعہ مالک کو بنیں حضرت امام حسین علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جو کہ ائمہ و انبیاء	
شہادت کا لکھا رسالہ جو ہے	کے کیون نہ تعریف میں اسکی
پہ سال ہفت نو جو یا کہا یوں	بیاہن نامہ سے تاریخ اسکی
یہ تاریخ میان صادق علی سوزان مداح سے مذکور کی ہے	
جمع کیا نہ کرہ سوزان سے خوب	ہو گئی کچھ روزوں کو قدرین
لفظ سے افنا کی کا جو یا تو کچھ	مادہ سال ہے بدرین
یہ تاریخ حضور ولیم اسے گورنر جنرل بہادر کشمیر ہند کی تشریف آوری	
کی ہے کہ بعد خلعت مسٹر بیو صاحب بہادر کے رونق افروز کر دی	
وزارت ہند ہو سے ہیں	
اور وزارت کو کام پر ہے بجاں	کے پہلے اسیر سے صاحب
لاٹ صاحب سے کچھ نم سال	آ سے ب ہند میں کہا ہے

مبارک حسرت سنگہ بہادر والی جودہ پور کی مسند نشینی کی تاریخ ہے

خوش ہو کر راجہ ہو سہ جہنم سنگہ	جسکی خوشی سبہ جان غنیمت
پوچھتے تم مجھے ہو کیا میزخی	کو کب اقبال ہی سالی ہے

صفت میں بولم دکا ستہ تاریخ تھی		
ایسا مانگی گمان ہے کوہ سال	دہرین سے عدیل ہے جو یا	
سال پوچھو تو میں کہوں تم سے	اسکی تاریخ پیل ہے جو یا	
پسین	۱۸۷۲	
پ	ب	ل
د	و	سی
چہارش	چہارچ	شفت دہ
۱۰۹	۲۹۴	۷۹۹
۱۱۷۲		
یہ تاریخ مسماۃ المینہ کے انتقال کی ہے		
یہ کراست ہے کہ ہے یہ اود	ہے بشارت غیبیہ ایفان ہے	
یون خدا آئی فلک سو بھرنوت	المینہ ہے نام یہ ہی سال ہے	
	۱۸۷۲	
صفت غیب		
یہ وہ صفت ہے کہ خدا نے کتب میں لکھ جاسکتے ہیں جن بطن		
اس تاریخ میں کہ سید عیدر حسن کی لکھا شاعر کے بزم شاعرہ کی ہے		
اوسنے یار دن کا کیا ہے شب	جو مرا یار ہے کیتا جو یا	
کہا لفت کے کہ کیا یو ہے	صل تاریخ اچھا جو یا	
اول تو کل مصرعہ تاریخ ہے اور لفظ اجناس کے اندر تریب دار لکھتے سے		
بھی سن لے مل ہوئی میں شیتہ الف کا ایک اور جگہ اٹھ اور بالے دواہ		
بھرا الف کا ایک اسطور سے ۸۱ ۱۲ ہوس		

تاریخ دہلی جو پور کی ہے	
مقام دوست انار بھجے جو پور کا ملک ہوا یہ ہی تاریخ ثبت کر دیا	دیس مہنگو جسے شہسوار شہسوار ہوئی پتہ فکر عبت سال گیارہ لکھے
تاریخ تقرری مہنگی ملا ہے	
اٹھا ہوئی اسکی تاریخ سال	ایک سو گیارہ سو چھ سو چار سال
یہ تاریخ کیا دوست کو فائدہ کی گئی چلی دوبارہ جان آئی یہ تاریخ کھمہ سنائی	یہ تاریخ کیا دوست کو فائدہ کی گئی چلی دوبارہ جان آئی یہ تاریخ کھمہ سنائی
کیونکہ نہ خوشنمون بیکال ہو گیا ہے صیادیک کا سال اچھا	ان آئی ہے جبہ جان کی بجے تاریخ نہ پوچھ اسکی تو
صفت عرب	
اس صفت میں لکھا تاریخ کا سنہ ابن بطوطہ اس تاریخ میں کہ مزار اکبر کی سے انتقال کی ہے	
سن سال جو ما تو اگر کھمہ الف اخرا اندر کھمہ	مرے وہ تو ابابیکر خیال کھا مجھے ہفت سے مت فکر کر
۱۲۸۹ھ میں آبر الف کہ ہزار سے بھی مراد ہے اور ایک کا عدد بھی غمن ہے اور سپر زائد کر سنہ سے تاریخ نکلتی ہے اور کل مہنگی تاریخ مہنگی	
ایضاً دیکر	
تاریخ حکیم محمد سلیم خاں صاحب کرسا کہ حکمت کی ہے	
چودید مکنظر در جان ارجمند	جب این زمانہ سے باغین جو یا

صفت کمال	
یہ صفت ہے کہ اگر مادہ کی اول حرف سے ایک چھوڑ کر دوسرا حرف پین اور اس طرح آخر مادہ تک عمل کریں تو تاریخ حاصل ہوا اور پھر دوسری حرف اس طرح شروع کریں تو دوسری تاریخ ملے گی	
یہ تاریخ زمیں ٹونک کی دوسری شادی کی ہے	
چونکہ ایشیا گشت از شادیش خوش گشت ہے	اہل جہان از فلک آمد خوش آمد ہی فرخندہ و فرخ شود شادی ہلک آمد ہی ۱۲۸۷ ۱۲۸۷
حرف اول ف ن خ د و ر ش د ای ک ی ب ی ش ی حرف دوم ر ن د ف خ د ش د ب ل ا د ہ ش ی	
حکیم صاحب کی کتاب کی تاریخ	
کہوں کیا کیسی گوی ہے بیان جسکا نہیں بنا لکھی حکمت میں لاثان کتاب ہے میر کی تاریخ	بھلا تاریخ اوسکی ہو مرا عقد و شہد کتاب فیض زاد خوب نام و طاق ہے ۱۲۸۸ ۱۲۸۸
صفت زبردنیات	
یہ صفت معروف ہے لیکن تاریخین اس صفت میں کم دیکھی ہیں اور ان کی اتفاقیت کوئی مادہ ہاتھ آگیا اوسکو کمال فخر ہوا اور اوسنے عداوت کی کی چنانچہ شہنشاہ اکبر اور دہلی دارمین لکھا تھا کہ منشی محمد حسین مولوی نے حضرت واجد علی شاہ بادشاہ کے غسل صحت کی تاریخ اس صفت میں لکھی تھی اور ان کی طرف سے اہت تیار دیا جاتا ہے اور شہنشاہ کے عنوان پر یہ شعر لکھا تھا	
کسے گزین خط شعر سے تو اندکفت لہم	بشاگردی اور سرفری نام برائی و دوسرے

اور مادہ تاریخ کے الفاظ غفلت پر دال نہ تھے بلکہ توصیفانہ تھے اب غور کیا جائیگا
کہ ایک صاحب نے مدت بیدین تاریخ لکھی اور اسکا اشتہار دیا اور تمام ہندوستان
سے کہنے اور اسکا جواب دیا اور نہ ایک شاعر ایسا دعویٰ کرے اور تمام دلائیلا کو
جواب نہ دے یہ صنعت مذکورہ کی دشواری کا سبب ہے موصی صاحب نے تاریخ
چھپی لکھی تھی لیکن دعویٰ کرنا کلام پر یہ مناسب نہ تھا آخر اس طرف سے دو ایک قلمبند
توسعات پر نتجاست کا معاملہ ہوا یہ امر خدا داد ہے اس پر دعویٰ کرنا بجایا ہے اب تو
صنعت کی چند تاریخیں لکھی جاتی ہیں اور اس صنعت میں زبردستیات دونوں
علمیہ و علمیہ تاریخ مطالبہ نکلتی ہے

نقشہ

یہ تاریخ حضرت قطب لاولیاء ایدہ الاصفیاء غوث وقت سیر طر
واقف حقیقت حق نگاہ حضرت حبیب الرحمن شاہ کی حلت کی ہے

در ارم کرد محل روح امام اہل دل	داد عالم را الم الام ورد ہم ملال
در دلم آمد سر سال ملک المام داد	کرد حاصل امر ارام ارم عدد کمال

زبردست حرف کو کہتے ہیں جس طرح جیم کا سر حرف جیم ہے اور بیات باقی حرف کو
کہتے ہیں جس طرح جیم میں با اور جیم ہے غرض کہ مادہ میں جو سر حرف کے عدد جمع
کے جاوین تو تاریخ حاصل ہوا اور بیات یعنی باقی حرف کے اعداد جمع کے
جاوین تو بھی تاریخ نکلے خواہ دونوں تاریخ ایک سن میں ہوں یا سنی مختلف
یعنی دونوں سنہ ہجری ہوں یا ایک ہجری اور دوسرا سنہ عیسوی مطابق
سنہ ہجری کے اب ملاحظہ کی جاتی ہے

زبردست روح اصل ام بر ارام ارم ع م دہ ک م ال = ۱۲۸۷

یہ تاج مہربان علی خان کی شادی کی ہے

جلد احباب واقار سب جمع آئیں شہد	چون عروس اور شو کا شہد ہوتے ہیں
ہزار خورشید صحبت یہ جو مالفتہ ام	ای مبارک ملک زینج و شادی کا
یہ تاج جناب مولانا موسیٰ الدین صاحب سلیم کی کتاب کی ہے	کلفت و خلق آئین کی عجب کتاب نوشتہ
چون کتابی مبارکستان تالیف کا	علامہ سلیم بہ اکابر و کاتب حدیث واد
یہ تاج حضرت حیدر شاہ صاحب رستم کے بیٹے کی ہے	چون رستم و الامداد ازینج سال اول
چون رستم و الامداد ازینج سال اول	مرام پیر کامل و رستم حاصل کمال اول
یہ تاج صاحب والی لوہا کی مسند نشینی کی تاج	
جلد مسند نشینی کی شادی مبارک	سرور آرا سید کن آبادی مبارک
دونوں مصراع تاریخی ہیں اور صنعت مذکور میں ہیں لیکن ترکیب ہندی سے نکلتی ہیں	
صنعت کامل	
یہ وہ صنعت ہے کہ ایک دو میں چند تاریخیں نکلیں اور چند مادوں سے صد ہا تاریخیں حاصل ہوں اس صنعت میں سید ہند علی خان نے کی مرحوم ملک الشعراء	
گھنٹوں پر شعر والی حیدر آباد کے بیچ میں تالیف کیے تھے کہ اس کے منہ میں	
بیش ہا ہندو بخیر نقل و جاگیر سے ہوتا رہا ہوتا و انہی میر صاحب نے کام کیا ہے	
سید ان سخن میں نام کیا ہے راقم نے بھی اس شعر و سی صنعت میں ہر صحت	
حضور ضعیف خود خداوند نعمت فیاض زمان ماتم دوران حضور نواب میر علی مراد	

بنا و زدام اقبال ہم والی خیر پور پسند کی تالیف کے ہیں سبحان اللہ نوا اصباح
 مدوح کے وصف کا بیان اور میری زبان جو ایسے عالی مرتبہ کے تعریف کا قصیدہ
 کرتا ہے تیری کیا مجال ہے مجال ہے میر کی حیدر آباد کے خیر پور تشریف لے گئے اگر
 یہ جانتے کہ آج جو ہندوستان میں ہے در تو یہی ہے در کبھی خیر پور چھوڑ کر دھاکھا
 قصیدہ لکھ کرے مقبولی امید پر یقین اپنے ذمہ نہ ہرے جو ابھر جو ایتھا کسی کو ڈھونڈا
 اب بھی جو سن آرزو سے ہی بچاؤ تو طالع کا قصور ہے عقل سے دور ہے قطعہ
 شکر صد شکر بعد بدست بچھو آقاے قدر ان ملاؤ اب بڑی امید جو پاکی بچھو جو پا
 تھا اس آں ملاؤ بچھو یہ ہے کہ حضور کی شان میں جلوہ شانِ حمان آؤں سا بیان عرض
 کہ جرمِ بندہ مان برفراز میرا درختِ سخاوت کا حال اظہر من الشمس ہے اس پر ہی دلیل کافی
 کہ اگر اور بھی کوئی قدر دان ہوتا تو جو یا ماندا آفتاب کے مشرق سے مغرب کو بچھتا
 کیا اس طرف میں میر نہیں میں نہیں میں گراؤں کے نظیر نہیں میں غصہ کا نام
 نہیں سو ادا و دہش اور کچھ کام نہیں والی ٹونک کے حسب الارشاد یہ محنت
 طوبیہ میں آئی تھی بلکہ کمال درجہ تاکید فرمائی تھی لیکن پھر کارکنِ راست سلمان
 صاحب کی راجہ مصلحتی اسکی نہوئی التوا نے قوت پائی آخری چوہرے بہا سے دور ان
 باعث نام و نشان جسے قابل تھا اوسیکے نام نام نہ ہوا اللہ تعالیٰ اوسکی
 عالی ہم کو دیر گاہ دنیا خوش و خرم رکھے اور عمر خضر عطا فرمائے امین ثم امین اب
 اوں اشعار کا بیان کیا جاتا ہے کہ حضور موصوف کی تعریف میں لکھے میں اؤں شعر
 بارہ ہزار تاریخ مغلنی ہے حضور مدوح کی مدحت میں ایک قصیدہ تاریخی لکھا تھا
 اویں تو اس شعر اس صفت کے تھے سب قصیدہ کا لکھنا تو یہ سب طرأت

موقوف رکما صرف اشعار مذکور پر ہی لکھا گیا	
<p>۱۔ نیک صوت نیک غالب آہ پیکر ہے ادا ۲۔ اچا باغستان قائم ہی رکھا اول طرح ۳۔ کس طرح بل طلانی ایکو خاطر ہے ۴۔ گل سخی کے پاس جو مال سیم دم ک ۵۔ کون ہے وہ تو مقبہ کریم ابن کریم ۶۔ ہے گل گزار رفت نیست سیالو ۷۔ ہے ترے حکم قوی کے حسن ہوا مقدور ۸۔ ہو بہار رو و گل و افلاش صبا ۹۔ بلبل وادی کرے تعریف قائم گو گیا ۱۰۔ بارہ سوہن اور اٹھاسی گویاں سخی</p>	<p>۱۔ والی زینبہ ہر جا ہے نہیں بل غار ۲۔ دل ہے دیکھو تو ساقبال کچھ ہر فوار ۳۔ سیم سے الماس ہر خط و کس سیم ۴۔ کو فزون ہو زرشاد و صاف ہو وہ گل کار ۵۔ تو ہے ایک قبال کے قابل میر کا نگار ۶۔ سو ملک حور آپ یہ ہو خدا و مزار ۷۔ ایکے گلزار کجاوے سیم دم مزار ۸۔ خار سے اونچے سزا پایا ہوا ہر گل بہار ۹۔ ہو چکی گلزار میں باد صبا کسے تار ۱۰۔ میں شجائی بہتر اب قابل ہمار</p>
<p>یہ دس شعر ہیں ان سے بارہ ہزار تاریخ چلتی ہے اس حساب کے اول نومبر مصر عدالتی اور پھر مصر عدول کے منقوط اور مصر عد ثانی کے حروف منقوط مکرر تاریخ اور پھر مصر اول کے غیر منقوط اور مصر عد ثانی کے غیر منقوط مکرر تاریخ اور پھر مصر عد اول کے منقوط اور دوسرے مصر عد غیر منقوط مکرر تاریخ اور پھر مصر عد اول کے غیر منقوط اور مصر عد ثانی منقوط مکرر تاریخ اور پھر برخلاف اس کے اور پہلے جہ مصر عد اول کو نسبت مصر عد ثانی ہے وہ ہی ثانی و ثالث ہے اور کل مصاریع سے اور پھر مصر عد دوم کو اس طرح نسبت اور مصاریع سے ہے علی ہذا القیاس باہم کل مصاریع کی اس نسبت بارہ ہزار تاریخ چلتی ہیں ناظرین بھرتی پر نظر کریں وادھنت ہی دین</p>	

دیگر	
زیادہ تر دستوار ہے	تاریخ انتقال ہمارے کھاندہ راہ والی پروردہ کہ صفت بالاستی
<p>زیادہ تر دستوار ہے</p> <p>۱۸۵۰ عیسیت ۱۲۸۸ ہجری</p>	<p>برائے سال غم نو اگر کنی تو غم</p> <p>ہزار دھند و ہفتاد ہشت آہ فم</p> <p>۱۸۵۰ عیسیت ۱۲۸۸ ہجری</p>
<p>یہ ترکیب اور یہ ترکیب سے بھی دشوار تر بہت شعر آخر کے ہر دو مصرعہ دو تاریخ اور</p> <p>موسیٰ کہ اول مین سند عیسوی اور ثانی مین فصلی مین دو تاریخ اور منقوطہ</p> <p>دو تاریخ اور غیر منقوطہ دو تاریخ اور تمیہ نو کا اور اسکا اشارہ بہت صفت مین</p> <p>بہتر ایک شعر مین مین تاریخین مین تاریخ تاریخ بنیادین تاریخ بنیادین کہ کہ</p> <p>و کا ہر آوردن صفت</p>	
صفت مسلسل	
<p>یہ وہ صفت ہے کہ مادہ بہت ترکیب پیرا حاکم اور جس طرف سے پیرا</p> <p>بے کم و کاست پیرا مین آجاسے اور اسکو مبعی ہی کہتے ہیں جس طرح قطعہ</p> <p>مندرجہ ذیل مین</p>	
<p>کہ یہ صفت پیرا پیرا صاحب ہما دیالی جی پیرا اصم اقصا لہم</p> <p>صفت چھٹیم مین کھاندہ</p>	
<p>سرخا ماہ کرم و عجب سرورہ</p> <p>روح فنا تبت لہم اہل رب اقامانی</p>	<p>یہ صفت اعلیٰ سیم عالی نسب انکری</p> <p>وصف ترا جود تسلیم اوج طریقیہ</p>
۱۸۵۰	۱۲۸۸

میرزا محمد علی خان
۱۰۴

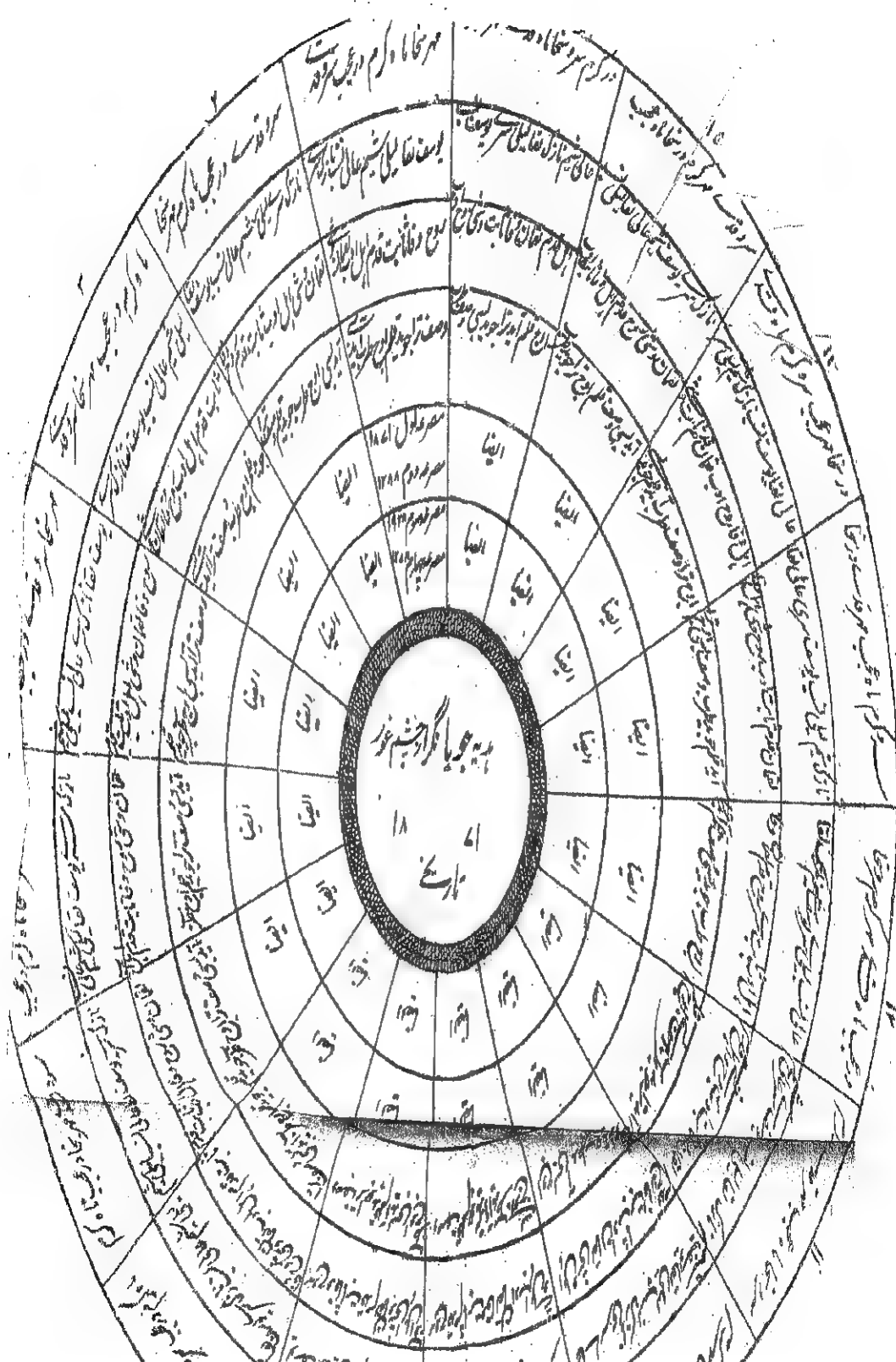
دیگر	
تایخ انتقال ہمارا جب کھانڈی راہ والی پروردہ کہ صنعت بالاسی بھی	زیادہ تر دستوار ہے
براسے سال غم نو اگر کنی تو غم ہزار د و صد و پنجا و ہشت آہ غم ۱۸۶۰ فیصلہ ۱۲	زانتقال ہمارا جب میشود تایخ ہزار ہشت صد ہفتاد و گ آقا آہ ۱۸۶۰ عیسے ۱۲۸۸ ہجری
یہ ترکیب پور کی ترکیب سے بھی دشوار تر ہے شہر آنر سے ہر دو مصرعہ دو تایخ اور مصرعی کہ اول میں سید عیسوی اور ثانی میں فضلی خلعتی ہیں دو تایخ اور منقولہ دو تایخ اور غیر منقولہ دو تایخ اور تہمید فقرہ اور یاد سکا اشارہ ہے منت خلعتی نیز بہر پنج ایک شعر میں من تایخین ہیں پنج تایخ نیز یاد تایخ بر نیاید کہ کوہ کندر و گاہ بر آوردن است	
صفت مسلسل	
یہ دو صفت ہے کہ مادی و بہت ترکیب پیرا حاکم اور پس طرف سے پیرا بے کم و کاست بجزین آجاسے اور اس کو مبع بھی کہتے ہیں جب طبع قطعہ مندر جہ ذیل میں	
کہ سید عیسوی پر نور ہمارا جب صاحب ہمارا والی جی پور دہم اقبالہم کی صفت چشم میں کھانا تھا	
یوسف نقایہ جی تحیم عالی انبیاز کی وصف ترا جید تسلیم روح طریا کی ہے	مصر سخا مہ کریم در عجب سرور تھا روح و ثبات تہم ازل رب اقصان شہ

اول مصرعہ تاریخ عیسوی میں دوسرا تاریخ ہجری میں اور تیسرے میں اور چوتھا
فنی میں اور یہ قطعہ ۹۶ مرتبہ ترکیب سے چڑھا جاتا ہے گویا ایک قطعہ فنی
۹۶ ہیں اور مقدم موخر کرنے سے ہر شکل جدا گانہ پیدا ہوتی ہے اسکے ثبوت کے
واسطے نقشہ ذیل میں لکھا جاتا ہے اور سہ قیاس کر لیا جاتا ہے

لیکن نمونہ اول کے قطعہ بعد اول کو کہ اصل قطعہ ہے اور خانہ دوم میں دوسرا
شکل ہے اور خانہ سوم تیسری شکل ہے علیٰ ہذا اقیاس ہر خانہ میں تین صورت کے
ساتھ ہر ایک قطعہ ہے اور قطعہ کی بندش اور صنعت پر بھی غور کرنا چاہیے

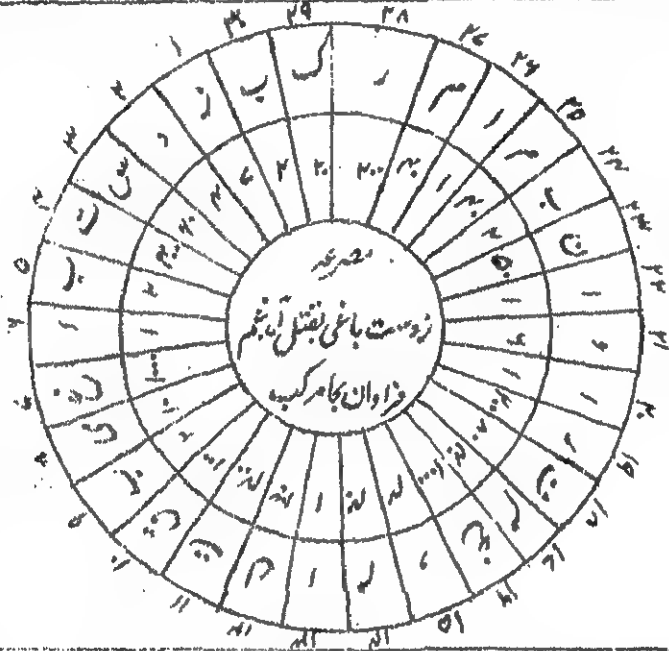
صنعت مربع

یہ وہ صنعت ہے کہ ایک مصرعہ چوتھہ مرتبہ چڑھا دیا جائے اور نقشہ میں لکھنے سے
مصرعہ کے شعر کے کمال پر آدھو لفظ جس خانہ میں ہے اسی مصرعہ کی جابستہ ہے
اور ہم تاریخ برابر بیچے چنانچہ تاریخ اپنی جال سے اور قرین اور بادشاہ وغیرہ تاریخ
جال سے مصرعہ اور تاریخ پوری کرتے ہیں وہاں پہلے دونوں ملکر ایک مصرعہ
پورا کر لیں یہ نقشہ بھی حضور پر نور کی صحت چشم مبارک کی تعذیب میں لکھا جاتا
نقشہ میں مراتب اسکے ادا ہونے اور مصرعہ یہ حاکم عادل لکھائی گیا قابل



نقشہ ہائے نادر شطرنج							
۱۲۸۸	۱۲۸۸	۱۲۸۸	۱۲۸۸	۱۲۸۸	۱۲۸۸	۱۲۸۸	۱۲۸۸
حاکم	عادل	مالک	نامی	بینا	قابل	منصف	سرور
عادل	مالک	نامی	بینا	قابل	منصف	سرور	حاکم
مالک	نامی	بینا	قابل	منصف	سرور	حاکم	عادل
نامی	بینا	قابل	منصف	سرور	حاکم	عادل	مالک
بینا	قابل	منصف	سرور	حاکم	عادل	مالک	نامی
قابل	منصف	سرور	حاکم	عادل	مالک	نامی	بینا
منصف	سرور	حاکم	عادل	مالک	نامی	بینا	قابل
سرور	حاکم	عادل	مالک	نامی	بینا	قابل	منصف
۱۲۸۸	۱۲۸۸	۱۲۸۸	۱۲۸۸	۱۲۸۸	۱۲۸۸	۱۲۸۸	۱۲۸۸
صنعت نو							
یہ وہ صنعت ہے کہ ایک مادہ میں لاکھ تار بچھن حاصل ہوں اور اس							
تسم کی بھی اور تار بچھن نظر نہیں پڑی ایجاد خامہ جو اب							
یہ تار بچھن حضور میو صاحب ونیسرای کوثر خیر خاں بہادر کی انتقال کی							
خبر باد کہ نائب شاہ ازین جان ناگدشتہ				ہزار گریہ بچشم عالم تمام شور نشور بر لب			
گفت ہاتھ کہ جان احمد صد الشہ شہزادہ				ز دست باغی تقبل آمد غم فراوان ببار			
اس مادہ میں ایک لاکھ بارہ ہزار تار بچھتی ہے اسطرح سے کہ حرف اول کو شمار							
لا کہ حرف ثانی کو چھوٹی جاو اور تا آخر مصرعہ ہی عمل کرو اور پھر دوسرے حرف							
یہ عمل جاری کرو اور اسطرح تمیز اور چوتھے وغیرہ سے اور پھر آخر مصرعہ							

پلٹ کر شروع کرو اور پھر درمیان سے کسی حرف کو فرض کر کے اسکو اول قرار
 کرو اسطرح اس دو تسلسل سے ایک لاکھ بارہ ہزار تالیخ حاصل ہونگی جسے
 واسطے ذیل میں نقشہ بنا دیا ہے اور میں امتحان کر لینا چاہیے



اس نقشہ میں کسی مقام پر کوئی حرف تجویز کرنا چاہیے اور اس سے عمل کیجئے
 معائنہ کرنا چاہیے مثلاً خانہ چہارم کے حرف تا کو لکھا اور پھر خانہ پنجم کے یا کو
 چھو کر خانہ ششم کے کو لکھا اسطرح ایک خانہ کو چھو کر دوسرے کو نا خانہ دوم
 حسب تقبیل ذیل لکھتے گئے ایک تالیخ حاصل ہونگی عین القیاس اسطرح اس طرح کرنا چاہیے
 ت ا ی ق ل م غ ف ا ب ا ب د ۸ ۶ ۲ ۱۰ ۱۱ ۱۲ ۱۳ ۱۴ ۱۵ ۱۶ ۱۷ ۱۸ ۱۹ ۲۰ ۲۱ ۲۲ ۲۳ ۲۴ ۲۵ ۲۶ ۲۷ ۲۸
 ویکر تالیخ نواب محمد ابراہیم علیخان بہادر ولی ٹونک کی منشیانی کی
 والی ٹونک اپنے آن قدر ان کامل | گردید چون عشرت بر یک خورشید ملک

تاریخ آن بابت جستم عدا بر آد شد بر سر رشوت جم شہر یار سدا

۱۲۸۹

دیکر

تاریخ جناب حکیم صاحبہ مرحومہ کی وفات کی ہے

حکیم شہر گنبد جب بہشت
رخ دالم اہل جہانگو ہوا
ظلم شد ظلم شد واہ وا

بیانک تاریخ سادہ و مادہ ہائے صنائع بدائع ذکر ہوا اور بطور مثال
وود و چار جاز تاریخ پر اتفاق کیا گیا جس شائق کو شوق اس سے بھی بڑھ کر ہو تو وہ
رسالہ گنج اسرار میں کہ رقم نے تالیف کیا ہے ملاحظہ کریں اس مختصر میں گنجائش
نہ تھی تھوڑی قاعدہ اور کثر تاریخوں پر اختتام کیا اب اکثر بزرگان دین اور علم و ادب
کو زمین کو مادہ بطور تاریخ اور نیز یادگار گذشتہ اور الفاظ اعدادی کہ تبدیل ہو گئے
راستہ مفید ہیں لکھے جاتے ہیں اکثر وقت تلاش تاریخ بکار آد ہو گئی اور اکثر
مورخوں کے پاس ہوتی ہیں

الفاظ تاریخی

۱۱ ۱۲ ۱۳ اب اب باہم باطلاب اب اب جب باچہ اجا بیچ آد
۱۴ بجا بجا مادہ ادب باج بابا اب ادب ادب جد بد اجا وا او دبا
۱۵ ابا جدا ابا از ادب چہ باد اجا دبا بو باہ ۱۶ داد وہ جو چو جاہ چاہ
۱۷ ابو جیا سیا دبا۔ ۱۸ از حب ابخ خربا بجا بد ا بچہ باد با چہ۔ ۱۹ حبید
۲۰ اچا جاوہ جویا نادوی اچا بازی یاز خیر بے با دیو وایہ بدید وود
۲۱ وجوہ آوازہ بدید زیبا جیا یا ہا یک کی کو دزیباے ارباے جویاے چاکو

۱۶۰

۱۶۱

چیرے طیبہ جاہانے کہ وہ کجا ہے ادلی ہے ہے اک باد چوکا م حلالا
 طلال بٹول دل پکی حب سہل سہل دلہا بد دل دورا کل کل مہم حلالا
 حوالہ کہ درک ادا و حب ہمہ آمدہ مولج جولا سپہ ڈولی لیب و طبعی حسہ نم ۶۰
 جوان زبان دہان دون نو دم نہاد و اندویم ہم آواز بادبان بیہ زکلی موی
 کھار کی سراجہ طلیہ بادیا نیراب ازادہ ادی سے لیک جانور جاندار
 تہ شک کی اہل دل جلوہ گاہ میل سادہ جوانی زبانی او مینہ سود کن
 طمس کام جو نوید یزید حبس بحال کیم کی احکام حسب بل لیا پیغم
 دہنی پادارو تابیدہ عطا چوگان نیک سگ کس بچہ کرون چوگانہ و حاکم
 سیل باد و نوٹاد اعدا و سید با حبیب جنغ سے تیار زنی کین جانگاہ
 مولد سیل اکٹہ آتن فی کاخیا ملک شیل گویند دلہند جولان در مہم سہادہ شکی
 دعوتی و عید عطا کے کیران داعیہ عدوی عجزتہ گنہ بچہ جانان
 میم اعدا و سید عدو بکل و ازگون چوکا سے لگک سہناری عجیبہ و نادل
 ابواب طمس سل عائدہ با وفا لیتیم نوند میگوید جو سے مال
 یہ اکیم حب باد و باد و الازاو طمس آئینہ دل نکل نکل صبح را باشد نیم سیک
 کف نو دین مین سم من نیلی مملکہ بچیم زندہ دل کیسی ماہ امید ندوی
 نام جوہل دین لیکن جہان سنی فائدہ طائف ملل نکو ہیدہ مکی سہل بول
 سول دہم امید قوطہ یہا منتقم قسم عقل جہان فانی ستم نفع فصل و نفع
 انجا و سچ شیل نفیس سہا فکر صراط رسم کفر کم یکمان بطریہ یک رنگ
 قسم طمس نرود وسیلان امان خبر ہم منشی کشن قیصر ہوش افر

جامع علم و عمل فوج فاہر شمس میں وفا مبارک منزل شوق... گل محبت گل بود
 محبت تین امتحان شریعت حیت کف گفت تسلی عقدہ کشا کار کردہ
 ستم عدت ستم دولت گم فتح بود... ہمت عصمت تر شرق شکون شمش
 رسم کفر ایک سستہ جلوہ ستارہ نقض شمس عقل... مسرت گرفت رسم گلشن
 مرغ شر و دست بدل تفکر کفر کثرت شکل فروغ حسن کثرت شمس منیر
 شکست مستغرق خرگلشن ہوش افزا تقصیر قسم تر صبح کثرت گلخانہ الم
 طریق عداوت میر تعلیم... فیضی مردان خدا توفیق دست افشا ملک خاطر گل خرما
 ترش شتر... اخلاق کریم و امن شہرت خر فیض سستہ گلشن شرق رسم سرت
 لعیش شگفت فیض بے عدد تقصیر عقل شمس مشرق امتحان ستم
 استعدا الفاظ ناز بخی نظر مشق کھسکے اسپر قیاس کرین اور انکو کام میں
 لاوین یا اس ترکیب سے اور سنوات کی بھی نابوین بخت بکار آمدین
 اب تاریخاے قدیم لکھین جاتی ہیں اشوبھی ایک طرح کا فائدہ متصور ہے

تاریخاے قدیم مطابق نسخہ ہجری

نام تاریخ	حروف اعداد	اعداد سن
تاریخ ابتداء عالم انکسار	فطو و ہط	۱۹۵۵۴۹۸۰
تاریخ ہجرت	لظ و ہا	۱۵۴۵۰
تاریخ اوم علیہ السلام	ز اب ر	۷۲۱۷
تاریخ طوفان نوح علیہ السلام	بہر ط	۴۹۷۵

سری شریفی سخی خیابان کابل

۱۰۹

۴۲۵۴	نوب	تاریخ ابراهیم علیہ السلام
۳۵۸۹	طیج	تاریخ داود علیہ السلام
۲۱۸۴	دخان	تاریخ موسیٰ علیہ السلام
۴۹۶۵	هزله	تاریخ راجه جده شتر
۲۱۸۵	هجاب	تاریخ سکندر شاه شاه
۴۱۶۴	زواد	تاریخ ترکی اربا شاه عالم
۲۶۲۰	کوب	تاریخ بخت نصر شاه
۱۹۳۰	لطا	سنت بکر اجیت
۱۷۹۶	وطرا	ساکا بکر اجیت
۱۸۷۳	جزحا	تاریخ حضرت عیسیٰ علیہ السلام
۱۲۹۰	صبا	تاریخ حضرت رسول الله صلی الله علیه وسلم
۱۲۸۰	نبا	تاریخ فصله
۱۲۳۲	جدبا	تاریخ فارسی یزجودی
۷۹۷	زطر	تاریخ بلالی پینه کک شاک
۳۱۸	طخ	تاریخ امی یسے اکر شاهی
ماده های تاریخی بزرگان اسلام		
اعداد سن	ماده	اسامی
۱۱	اعداد و رتبه کی بزرگان است	حضرت محمد رسول الله صلی الله علیه وسلم
۱۳	جای	حضرت ابوبکر خلیفه اول

۲۴	جاوید	حضرت عمر خلیفہ ثانی
۳۵	اوابوجیا	حضرت عثمان خلیفہ سوم
۴۰	ازب مہر سال اہل زمان	حضرت مولی علی شیر خدا
۵۰	ازول پنج سال غم پندیا	حضرت امام حسن
۶۰	آہ وادایا بود تاریخ غم	حضرت امام حسین شہید اکبر
۹۵	آہ عابد بود سال غم کر	حضرت امام زین العابدین
۱۱۴	بازجان	حضرت امام محمد باقر
۱۸۳	موسے بادے ابد	حضرت امام موسی کاظم
۱۴۹	از عالم	حضرت امام محمد جعفر صادق
۱۵۰	علیم	حضرت ایام اعظم
۱۱۱	قطب	حضرت حسن بصری
۱۶۹	امام مالک	حضرت امام مالک
۱۸۲	داسے ابویوسف	حضرت امام ابویوسف
۲۰۵	مالک اربع جان	حضرت امام علی موسی ضیاء
۲۰۴	مالک جاہ خان	حضرت امام شافعی
۱۸۶	فوق	حضرت امام محمد
۲۲۰	دادے اہل عدن	حضرت امام محمد تقی
۲۵۴	زادہ و اہل بخت	حضرت امام محمد تقی
۲۶۱	دادے ارم	حضرت امام حسن عسکری

۲۰۰	زاریشین ٹوم	حضرت مسعود کرے
۲۲۵	صاحب عدن	حضرت بشیر حاسے
۲۴۱	ارم	حضرت امام احمد حنبل
۳۰۲	شرب	حضرت جنید بغدادی
۲۲۹	بزرگ	حضرت یازید بسطامی
۳۹	باہل	حضرت اویس قرنی
۲۹۷	طالب پارے بود	حضرت ابراہیم ادم
۳۴۲	شبلی	حضرت شیخ شبلی
۳۰۵	آہ نالافق	حضرت منصور خلج
۲۸۱	حبست اکاہ	حضرت عبدالصمد
۲۴۴	مرد	حضرت ذوالنون مصری
۱۲۱	موسیٰ الرمانی	حضرت خواجہ حبیب علی
۴۰۳	شاہ عدن	حضرت شیخ ابوالفتح
۴۲۴	آہ فردوس ایران	حضرت سالار سعود غازی
۵۰۵	سیر کامل اب	حضرت ارشد خواجہ
۵۶۱	ابا بالہ دست	حضرت پیر سید عیسیٰ غوث الاعظم
		قطب عالم حضرت سید نجم الدین نقشبندی
۴۲۶	شاہ شہدا	حضرت شیخ فرید الدین عطار
۵۹۲	فردوس آرام	حضرت مولانا نظامی

سردیچی سے بنیائیں تاریخ

۱۱۴

۶۳۳	جسینہ خدیوہ کو سال	حضرت خواجہ خواجہ بن شاہ
		بادشاہ ہندوستان امیرین آفرین
۶۳۳	۱۰ خواجہ بود	حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی
۶۴۵	شمس مراد	حضرت شمس الدین تبریزی
۶۳۴	خلد	حضرت شہاب الدین
۶۶۰	اہل خلد	حضرت شیخ فرید الدین گنج
۶۹۱	وی طوطی گلشن ارم	حضرت شیخ سعدی شیرازی
۶۷۱	شہنشاہ باد	حضرت مولانا بابا
۷۲۴	ارجمند وصال مستاد	حضرت شاہ بو علی قلندر
۷۲۵	میر جاہ بنت بود	حضرت امیر خسرو دہلوی
۷۲۵	شاہ بحر شدہ	حضرت نظام الدین اویا
۷۵۷	شیخ جان گل کردہ	حضرت نصر الدین چیراغ دہلی
۷۸۱	ساحب خسرو	حضرت سلیم جیشہ
۷۸۵	خادم اہل جہان	حضرت مخدوم جانیان جہانگشت
۷۹۱	بیل بہشت زیبا	حضرت خواجہ حافظ شیرازی
۷۹۱	خواجہ بعد از آمدہ	حضرت خواجہ بہار الدین قسیمی
۸۴۴	۱۰ سال از شہید گز	سال از ستورہ غازی
۸۳۸	باوی رنگان بہشت	بدیع الدین شاہ مدار
۸۹۹	طوطی گلشن حنیت بود	مولانا سہ روم

۸۲۵	گھر شکر	سید محمد گیسو دراز
۱۰۳۳	ولایت شاہزادہ	شاہ نعمت اللہ
۱۰۵۷	سپیش باک خلد	سید جمال بخارس
۱۰۷۰	محبوب شہید	حکیم سرمد
۱۰۹۵	گل مظہر	مرزا مظہر جان جانا
۱۰۹۶	بابت برہ خدایا	شاہ یاسے باہ
۱۰۵۲	محدث متین	مولانا عبدالحق پور
۱۰۷۵	مجدد الدلت نامہ	مجدد الدلت نامہ
تاریخ نامی نامہ اوران جہان		
۱۰۹۳	کام جوے ارج بقا	نعلینہ یارون رشید
۴۲۰	شاہ عدم	سلطان محمود غزنوی
۶۲۳	بہ دوزخ	چنگیز خان ہلاکو
۴۱۷	گل فردوس بریدہ	شہر دوسے طرے
۴۲۷	اجل داد آب شفا	حکیم شیخ ابو علی سینا
۳۳۱	گل شفا	حکیم نامہ خسرو
۵۹۵	شاعر جواد	نماقانی شاعر
۵۹۱	شاعر بابر بود	انورے شاعر
۹۷۰	آن حاکم مہج	میر غوث گو ایپار
۹۹۹	ابو لطف	عبد اللہ شاعر

۱۰۰۴	فیض عدم	نپٹے فیا سے
۱۰۲۴	میل گلشن بندہ سترگلا	تکے واکس شاعر حبیب
۱۰۳۶	ہاے خاتم ناسٹ	نواب خان خانان
۱۰۵۹	بہرود سے	غنیہ کشمیر شاعر
۱۱۱	مالک نظم	درا محمد علی بیگ صاحب
۱۱۸۶	میل نازک داغ	شیخ سٹے حسن بن
۱۱۰۹	ماظسم ماریقا	شیخ ناصر علی شاعر
۱۱۸۵	آرام خان ہریت	نواب بگیش بابے مہمان سرا
۱۱۶۵	جگہ ہندستان قہم نو	ورود سرکار کریم آباد و ریشہ کلا
۱۱۸۶	شش شجاعت بود	نواب نجیب خان نواب بھنور
۱۱۸۸	روح پاک آب جوش طمان	نواب رحمت خان الی بریلی
۱۲۱۲	باز داغ جہان شہ	لیو سلطان
۱۲۵۸	شجاعت مالک	رجیت سنگر والی لاہور
ہمارے چٹا و خاندان پتو سریم		
۸۰۷	مالک جاہ بہشت	امیر شیر رضا صاحب قران بادشاہ
۸۱۰	خدیو بزم فنا	جلال الدین میران شاہ
۸۵۵	شائستہ پورک قبا	سلطان احمد سررا
۸۷۲	حشدر واد	سلطان ابو سعید سررا
۸۹۹	عمر سلطان محمد علیا آیت	سلطان عمر شیش سررا

۹۳۷	بهشت گیر	بابزادشاه
۹۵۲	محب بهشت	شیرشاه بادشاه
۹۶۰	پایون بود شاه	پایون بود شاه
۹۸۴	شهنشاه دیوان فردوس	شاه طهاسب بادشاه
۹۶۰	وسه داخل محل ارم	سلیم شاه بادشاه
۱۰۱۳	نقیب	جلال الدین اکبر بادشاه
۱۰۳۶	خلوت	جهانگیر بادشاه
۱۰۷۶	اهل قسم	شاه جهان بادشاه
۱۱۱۸	شهنشاه جادو بنیت	عالمگیر بادشاه
۱۱۲۳	مستظم طبیل	محمد معظم شاه
۱۱۴۵	جهاندارشاه جهان اده جیو	محمد فخرالدین جهاندارشاه
۱۱۴۱	نسخ ازارم	فرنج سیر بادشاه
۱۱۴۱	آه رفیع الدجات بعدن	رفیع الدجات بادشاه
۱۱۴۱	شمس الدین بجلد	شمس الدین رفیع الدجات بادشاه
۱۱۶۱	از دل هند عیش رفت	محمد شاد بادشاه
۱۱۶۰	خوب شد مرد	نادرشاه بادشاه
۱۱۸۸	داخل حبس بود	احمد شاه بادشاه
۱۱۷۳	عالمگیر شانه مرا	عالمگیر شانه بادشاه
۱۱۸۴	احمد در اسن فانی گشته	احمد شاه در اسن بادشاه

[illegible]

خیرت انجیال

تقریظ رجحانہ فہم نہیں تو ام شاغرا می فاضل کرامی عربی زبان شہر بیان
 ناشر کیا ناظم ہے امتا عالم متین احب لتظیم مولانا مولوی سلیم الدین تسلیم
 دار فونی ورس مدرسہ تعظمی ہے پور کہ فصاحت و بلاغت کی کان این ایمان کی
 جان این خلیق و شفیق فقیر دست باہم دست کی تالیف ہے رقم کے غایت فرا
 کرم افزا این حضرت رسالہ و ہیکر مسہ در ہوسے تقریظہ تاریخ قائم
 اللہ اللہ باح الاطلاق لایع الا فاق شعر کے مضرت تاریخ کے ہادی فانی سید
 محمد علی صاحب جو یامراد ابادی سلمہ اللہ بالایادی نے کام کیا
 فن تاریخ گوئی میں نام کیا ہے کتاب سے کتاب الف کی بہت نئی قسم کی تصنیف
 کی ہے بے جواب انتخاب ان ہدایتے بجا اب اصناف تاریخ و فانی انوار
 منافع بدائع اختراعات بدیعہ ابتداءات رفیعہ شکر فیاض ہے انداز نگاہ کا زور
 مشتمل ہے کتاب کی یہ نشتر روح پہلی داغ خور دل ہے فقیر تسلیم نے حسب امر
 حضرت مولف اس نسخہ شکر گن کو دیکھا نام کمال بڑا ہوا اللہ بخت خوب پایا بیت
 مرغوب پایا کھد کھنا تو کھان کوئی دیکھے تو جاسے کہ میر جو یا صاحب نے کیا کیا ہے
 لطف طبیعت سے سحر کارنگ دکھا ہے کیوں نہ ہو ایسے سرور و ذیک نہاد سرور
 کو مبدیایا من سے اس فن کا حصہ ٹکایا ہے یوں تو طبیعت اصناف سخن پروردگار
 اور جو کلام ہے نادر ہے سبحان اللہ۔ ہر صیاد داغ بر وید گل روی سببت
 مگر اس صنعت خاص میں حضرت گو وہ بد طولی حاصل ہو کسی کو دیکھا نہ تھا تو بہت
 کی بات ہے کہ خدا کا یہ حال ہے کہ جو تاریخ کو تاریخ طلب کرنے میں جہد و عسٹ نہ ہوئی

گو یا ی تاج کو کہ حضرت جو یا این سلمہ تعالیٰ تاریخ نگار بنی بنین ہوتی اور پھر وہ اثر
کہ سر باطنی اور بدائع سے شون دین اور باہنہ ہر طرح سے صاف و کوشش
و موزون بین حساد کو رشک ہو تو ہو بان بان تسلیم ذاک فضل اللہ یوتیک
نیشاد و الفضل العظیم — این دولت سرمد سمہ کن رائد ہند و بھیکار آواز
روسیا ہ سر باگناہ او ہوس تعلیم و پیمیرتیم تو نے اس شکر نامہ نادر ہیک
کہ دیکھا اور خطا و خطا کوئی قطعہ تاریخ بھی کھا نام تاریخ بھی باہنہ حاضر ہا یا

و سے ہد

رسالہ میر جو یا نے وہ کھا	کہ پیدا او س سے بین استیا تاریخ
ہو این نام تاریخی کا جو یا	کھا تسلیم نے ام التواریخ

تقریظ

تقریظ از منشی مسلام صاحب ہو ترخص بالقی وکیل سرشتہ عارت کہ شاعر
خوش بیان ناشر کتاب ازمان سجدان و سخن سیج از جمہر علی سلمہ تعالیٰ

اسے بلی خبر تو خور از دوان دوم	درک تو نیست کار من نا توان دوم
استغفر اللہ شان خداوند شان دوم	ای برتر از خیال و قیاس گمان دوم

وزیر ہر جہت اندیشیدیم و خواند ایم

کے داندت خیال از اندوان دوم	کے یاد بت قیاس من نا توان دوم
کے سجدت گمان تر از دوان دوم	ای برتر از خیال و قیاس گمان دوم

عزیز

وزیر چہ کفایت اندیشیندیم خواندیم	
ہر چند تا اید بدر از سہ کشیدیم	بگرفت سربقا بقیاس فرید عمر
اسکے زباغ قنابخشیدیم	دو فتر تمام گشت و بیابان رسیدیم
ما بچیان در اول صفت تواندیم	
اسے ہائے گم کردہ ہوش خموش یہ حواس بر بیابان اور دریاسے ناپید کیا	
اور یہ سب دوست و یاس گفتار جیسے رہ نعت نبوی میں جو کچھ کہنا ہی سوسکھ	
محسوس	
ای نور حق زیر نور سے تو جہوہ گر	وی طالع و کوکب زخوی قہر و
از حسن تو کہنے و ہزارہ حق جنم	تا چند گوشت کہ چہ سے آدم نظر
بعد از خدا بزرگ تو سے فقہ مختصر	
اسے دل کم کردہ راہ ترا خیال کہ ہر پہ کس بات بظہر ہے حمد کا کھنا اگر خاک	
تو نعت نبی کا بھی یہی حال ہے	
دور حمد خداوند جهان تو ان کر سنتر	نیستی کہ کہ ہم خاک در احمد توان رفت
چو دارد این کوشش غمخیز امید	زلاف حمد و نعت الہیت بر خاک افتد
جو دمی می توان بدن در دو جہول کائنات	
عقدہ کشایان اسرار معنی کو مژدہ اوڑ گتہ سبحان تاریخ والی کو نوید کہ سب انقباض	
اپنے تمیز خاص کی وساطت سے ایک بزم اپنے کارخانہ کے ستارے کے جلوہ گر کی	
یہ آہستہ کی ہے اور زلفا رنگیان باغ سخن سرائی کو نہ اسے نکلا عام دہی ہے	
کہ آئین اور خط دیدہ و دل برتھائیں	

<p>مژدہ ای عقدہ کتابان و زمینی رست گوش واریہ و سپاہید کہ غالب گویاست</p>	<p>پلہ ای کتہ سرائی سخن بی کم و کما دورشن در عالم معنی کہ ضیوت ابلا</p>
<p>عسل فعال سرارہ زو و زمزم ار است</p>	<p>ہمدان زمزم از ان بعد کہ از فرط نشاط گل بفتند و در ان سخن نغین نشاط</p>
<p>تا بپنڈ کہ اسرار نہائی پیدا است</p>	<p>اور وہ متاع کیا ہے ایک شاہد دلربا ہے کہ ہزاراوس کا ہر سخن آفاق ہے اور ہر شہ درای عشاق سرتاجا چلو گاہان گویا ہمہ تن جان شکر</p>
<p>اچند کہ ہزارا سفتن</p>	<p>باید ہمہ آشکارا کشف</p>
<p>بان آہانت مژدہ کو سے یہ کیا گفتار ہے کیسا ہنجا ہے اسی گو گوین مژدہ جو کچھ کہتا ہے صاف کچھ یہ جو کچھ تو نے کہا اگر چہ چوب کہا بار ہے یہ تو کتہ تلمیذ مبد و فیاض</p>	<p>کون ہے اور زمزم کیا ہے شاہد کس سے عبارت عراز عشوہ کی طرف اشارت ہے</p>
<p>مژدہ مایان راز خود را آشکارا می نم</p>	<p>کتبہ خاص مبد و فیاض کون عقدہ کتابانی کے مظهر سخن کتہ سرائی کے قصہ سخن گلشن سخن کے باد صبا اسرار غیب کے گویا میر محمد علی صاحب جو کیا کہ تاریخ کے رشت و پیادہ میں اور سخا کا اسید گاہ</p>
<p>ہم گردش سپر چو نہ نافرید</p>	<p>ہم چشم مہر و ماہ چو نہ در گردید</p>
<p>اور وہ زمزم کیا ہے ادنیٰ طبع عقدہ کتابان اور شاہد کی تو نہ پوچھ کیا ہے علم ادس کے وصف میں انگشت بدندان ہے اور ماطقہ سر در گریبان نہ اور سک</p>	<p></p>

تاب تحریر اسکو جمال تقریر و تعظیم مال

خانہ نگشت بدندان کہ است کیا گھیسے	ناطقہ سرمدیہ بیان کر است کیا گھیسے
ہر نقطہ اسین زبان محبوب اور ہر تاج نمایاب میان محبوب اور ناز انداز عجب	ہر او کی حسی عبارت و شوخی اشارت و نفوذی ترکیب و ششلی ترکیب بیشم
موزون و آواز ہر شون سے ادا شدہ داد و تصنیف دی ہے کہ گویا ہر طغیان	ایجاد کی ہے کہان تک بیان کردن زبان پر کار ہے اور اطقہ زبون شہر
دایمان و صفت تک گل حسن بہینار	سند گویم و یک بنود ہم ز صد ہزار

مستثنوی

کیا رسالہ ہے گھا جو یا	وصف اسکا کہ کی لیا کر جا
نقطہ نقطہ ہر وہ رنگین سہلوت	کہ ہے آتش غل محبوب
یا یہ دفع نظر بد کے لیے	حور بان حنین جنت سنا
خال رخسار ہم کہ کچھ	بیسے بین اسکے ٹھوکر باغیچہ
اور سطر و نگار بیان کیا کچھ	مگر اسطر جسے کہ کھدے ہے
کار خانہ میں تھا کہ جو تھی	زلف خوابان ہر سیاہی تھی
اور سکو سنل ازل نزدیک	سرف سطر و نین کیا کچھ
اور دوا کر کا بیان کچھ کیا	انجم خیمہ میں اور کھا کھا
اور بدلت کا ہے وہ عالم	طول کھینچتے ہیں کچھ

الغرض ہر سال ہر طرح کے سنل و بدلے فن تیار کیا جاتا ہے اور تعظیم و احترام تیار میں مستقل

گر سخن یک چند درو منش رود	ہاتقی عسر خضر ہم کم بود
مست نوی منہا دمن کاغذ خود	
اب کوئی قطعہ تاریخ ارقام کر اور سکو بدھا قبول عام تمام کر قطعہ تاریخ	
تالیف جو کر دسیہ جویا	مجموعہ نو لفظ تاریخ
ہاتقی پے نام سال این	فرمود کہ اسودہ تاریخ
دیگر	
سیرچہ خوش گفت کتابت	ہر کہ بخواند آراشد و چہند
گفت بن نامت غیب آئین	نخب سبد بدل دہیند
ایضا	
خوش کتابے نوشت میر	اکہ سرتاج حلقہ اجابت
سر انداد و ور کر دسر و شمشیر	گفت تاریخهای بابیت
لہر لیل	

از شاعر کیا سخن گویم بہ ہمتا لاکہ کند لعل صبا بخلص عشق پر و بکار نولیں محکمہ عبارت جوی
 رب العالمین کو سجد اور رحمتہ العالمین پرورد آل کی نیایش اصحاب کی ستایش
 اللہ سامعہ سے ہامدہ کو قرہ اور ہامدہ سے دل کو فوید کہ نسیم بہاری زرخ شاہد
 نوحاستہ نگاری سے نقاب اوٹھا یا ہے اور میر معانی نے درمیکہ و فرخاری کو
 واکیا ہے بیسہ سر آمد فقیران معنی گستر گزیدہ کاغان ہنر پرور سخن گوے گرامی شاہ
 فن تاریخ میں اوستہ صاحب نشی محمد علی صاحب جو یا متوطن مراد آباد دارالم
 انتظام سلسلہ سعد نقالی کی طبع رسائی شاہان سخن یعنی تاریخہاے دو کہن سے کہ خوا

انکی طبع زاد ہین اور تبحر ایجاد ایک رسا کہ مرتب کر کے جاری کیا ہے اور مستحقان
 یسے قواعد تاریخ دانی کو ایجاد کر کے بعد از یہ وزین جلوہ دیا ہے سجان بعد
 کیا کیا لغز لغز تاریخین ہین کہ حروف و نشک وہ خط خوابان اور نقطہ نقطہ دانش
 خال محبوبان جو مادہ ہے ششہ و لب بند ہے طبع بلند کا جگر بند کیا خود اس
 کئی مرتبہ بلند ہے ہر ایک قاعدہ و لغز و لڑا ہے کہ دلفریب مستحق کا لہو کیا
 رخ شاہد او معشوقی کا گلگونہ ہے ہر جگہ کی زبان ہر شہر کے روز مرہین کی
 ادایا ہے کہ خود بخاورہ او کی شاگرین ہمدن شاہ ہے ہر طرف ہر طرف کی یاد بخیز
 نکالین ہین کہ او کو سنکر بخیر است بھی زبان سے داد و انکلی ہے اور او کو
 کچھ ایسے بیباختہ پن ہین اور کیا ہے بیباختگی محبوب بھی کف انوس ملتی ہے
 حسن صنائع و بدائع کہ ہر چند حسن عاریت ہے فی نفس حسن ذات کہ کم ہوتا ہے لیکن ہین
 غیرت افزا حسن است ہاورد ویر ہے عارہ ہر چند ستار کھلاتا ہے ایسا ہین نیکن
 زینت صفات ہے واہ ان دوزخی کیا بات ہے ہر وہ غالب شعر کو یہ جان کہ تو یہ ایجاد ہے

سیر جو پائے کھلی ہے و کتاب	آج تک جسکا ہین نہ کیا جواب
جسین ہن تاریخ ہر اک قسم کی	ششہ و صانی تکلف سے بری
مادہ و ششہ ہین اور پاک صاف	جسکو کھئے ورنہ کیا بی کراف
مادون ہے ہر عیان بر جستگی	لفظ و معنی میں عصب و لبستگی
تہنیت کی او سین جو تاریخ ہے	لفظ و آسہ ہین اور سین پر ہے
فرحت افزا غم زداد و دلکش	راحت انگیز و لطیف و دوزخ زد
جان جسم نعمت ناہید ہے	نشدہ افشہ کے جمشید ہے

از تجہ انکار شاغوش بیان رخا جوان عطا واعد خان عطا مخلص عرف چاند خان
شاگرد جناب شیخ غلام رسول صاحب مخلص جنون

دستوار بخت ہے کچھ ہے مہرباری اور رفت تہی سے جی خود ہی عاری
دستوار گزار و دونوں راہیں ہیں گر کچھ عجز سے ہو تو مصل ہو دشواری

اللہ اللہ اسے عطا تو اور فکر محمد کر کار تو اور اندیشہ فوت احمد بخاریہ دونوں
راہیں ہیں مال سے زیادہ اور کیا اور غوار سے زیادہ تیز تو بیان سراوہ آنکھوں کو کل
بھی حل نہیں سکنا مصرعہ تارایا ہے بود از سر این گزیر نظم اند کی حد مستفی کی
تغییر ہوا کی کوئی کس قلم کا سیدہ دو نیم پو و ہنسل سخت جو تہیہ امر عظیم ہا اب کوئی
کس بھی کا بقول تسلیم نہ شمس

رہ بروم تیغ رفیق آسان نہ بود سرشتہ سخن گرفت آسان نہ بود

اک صاحب کی ستائش کا بھی جی حال ہے ان صاحب کا حق اور ہوا عقل شکر
سے محال ہے شعہ

پہراب کیار ہا تو کھے گا جسے خدا را بھی لکھ بقول کے شعر
خدا را سجد و سنے را درود ابراہیم و بر اصحاب رحمت نژاد

اور ان را ہوں سے بیکرا اگر جگو جو ہر سخن کی عیار گری منظور ہے تو اسکی برا داؤد
اور وہ کیا تجھے دوسرے دیکھ تو منشی میر محمد علی صاحب جو یاسن فن تاج من
کیا نو طرز رسالہ لکھا اور اند کام کی ہے رسالہ کیا ہے تحریر ساری ہے رسالہ کیا
مطہم ساحری ہے اگر ایسا ہی شوق یتنا گستری ہے تو بیان کر گل وریحان شہر
دایمان تہا کو بھریوہ کتاب سہا کہ مونیج کے لیے رہ نہاے صواب ہے اور

شائقین تواریخ کے واسطے گنج نایاب		
من تارخ مین جو یا ز کھی جب یہ کتاب	کہ ہے ایک نجم افکار کا دریا باب	
دیکھو اور سکو ہو سے حضرت حسن بنیاد	اور یہ کہنے لگے جو یا سے کہ وہ عباد	
حل کیے پنچہ خوشید ہو نکتے کئے	عقد یردین سے لکھے تیرے کئی	
عن بن ہر لفظ اور سکا در بے ہا ہے اور ہر نظر رشک وہ طرہ لیلیا ہر لفظ ہر سہ		
ہر مہر تو زنگاہ ہے ہر طرہ کی تاریخین موجود ہیں اور او شش شکی کے ساتھ ہیں کہ گویا		
سکھاسد و منفذ ہیں اسکے لیے جو مہر سے ذہن میں اود گرا ہے و اسد اس		
کتاب کے لئے اسم ایسے ہے اور یہ جو مینی گنا ظاہر و شکار ہے چنانچہ اسکا		
گواہ قطعہ دل ارا ہے قطعہ تاریخ		
چون حضرت جو یا آن موجد بن تاریخ	نظر کتاب ہے کہ تالیف زریح	
تاریخ ہیں جستم تاگا و عطا ابن	گفتا چہ تواریخ نایاب گویش	
اسے عطا نام کے بنین تاب بن	تو خود ہے نہ ہے کہ مدفن	
بس کہ اب دم مارنا بصر نہیں	گفتگو سے شاعری تکر کہیں	
میر جو یا نے لکھی ہے وہ کتاب	جکا حکم ہے بنین ہونا جواب	
تقریط		
از تارخ افکار شاعر خوش بیان سخن گویند ان محمد واد علیضاد و علیضاد و علیضاد		
کشتن محمد اوس باغبان حقیقی کو سزاوار کہ جسکی تختہ بندی گما ہو قلمو نسو خا		
رونی و زنیست اور چین چین نفت اوس سزور کائنات کو شایان کہ جسکی خاطر علم و ادب		
سبحان اعلیٰ شانہ کیسے گل اسن لستان عالم میں شگفتہ ہیں اوراق غلت میں شگفتہ		

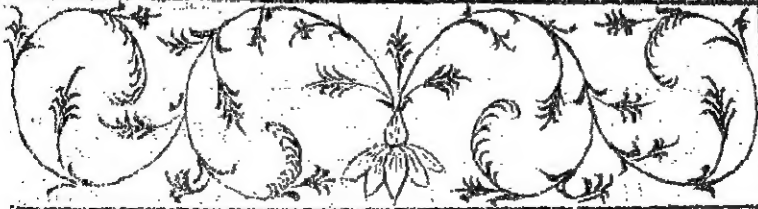
ابن ہی بود کو یکمیر اور شی محمد علی صاحب جو یا گویا سب فرارین بلبل غلامین یون کو
 حضرت نامی عالی خاندان سونین علی و قبول کر چکا بارہمین حضرت کا ہر روز رنگ سخن تازہ
 حسن معنی در اندازہ کیسوں کے اس دم تک تاریخ گوئی میں سالہ لکھا ہے حضرت نے
 تالیف کرد کھایا وہ کیا رسالہ شاعری کا قبالہ ہے تاریخین لکھی میں با جاوہر کیا کوثرین
 بند دریا کو کیا بحر شئی صنیتن قائم کین میں بر استفاضہ دائم لکھی میں جاب
 مشہر صاحب لکھنوی کو ایک دہ پر ناز بیان اس کثرت پر نیاز کون ہنرمصرع
 ہند شیخ پر میوہ سر بر زمین : ایسے استا در زمانہ کو خط شاگردی لکھا
 بجا ہے مدعی صاحب کو طرف خاندان گشت نام ہے حضرت ابو خط شاگردی کیسے
 تاریخین سن بیسے سبحان اللہ یہ دعویٰ گرا سطر ہے ہوتا تو مناسب تھا قول کیا
 تھا کہ استاد جو یا کی ایک تاریخ کا جواب نہیں اور تاریخ کا حساب نہیں جن جن
 صنیتن استاد کی یادہ نکالی و سرانجام لے تو جانیں قبل و سکوا میں اسے
 بھائی بیان کیا کہین اور نظیر نہیں بجا تقریر نہیں جسکو دعویٰ ہو لکھے نہ لکھو سنے
 کیا کہنے جوامر ظاہر ہے ظاہر ہر شخص ماہر ہے عیان راجہ بیان نہان نہیں محتاج بیان
 نہیں حضرت کو رو بہ تاریخ بانی بانی ہے روزمرہ کی کمانی شزدیکہ تو تاریخ نظم سنو
 تو مادہ کو خالی نہیں کس پر یہ حال عالی نہیں جو موندہ سے نکلا مادہ تھا ایسے
 کاشانہ کاراد یہ مادہ تھا شہرین اور کیسے پاورہ اس فن کی کوہ اسد : کہ ہے
 جسطرح تھان مشہر دیوان حکمت میں : طالب تاریخ ہنوز مدعا تمام کیسے کہ حضرت
 مادہ لکھ کر سنو این کرامت دکھا دین انعام کا ہر وقت نزول ہے یہ شخص اس کو
 رسول ہے کیوں مادہ چھڑا موندہ اور بڑی بات کہان تو اور کہان وہ جامع لکھا

<p>از کی اوصاف کو دفتر چاہیے یہ مختصر سطر لی ہو جاوے گی پس سی پر اکتفا کر حاسہ پڑھنا صاف کھدو کہ اس گنجینہ کو دیکھنے اور دیکھنے کے زمانہ میں نہ مان یوں تو کس کام پر اعتراض نہیں کس نہف دلربا کے واسطے مقرر اس میں حاسہ و اینجی ہنگی بیوٹی ہے اس کو کجا بولب خانوشی بہت محض نشہ غفلت و عجب میں حاسہ بن رہا اس سلسلہ اس طرز خاص کے حضرت جو یا موجود ہیں پس اس ادا کوئی تاریخ لکھ کر تو بھی غوثہ چین اسی خرمین میں کاسہ کیا تاریخ لکھے سنا دے حاسہ کو جلا دے رہے ہا</p>		
<p>قطعه</p>		
<p>میر جو یا چ عجب موجود طرز گشتہ</p>	<p>اندرین نامہ دلکش کہ بدوش</p>	<p>بہر تاریخ جو رسم بقول ادا</p>
<p>قطعه</p>		
<p>از طغزادہ الہیاد غالب دستگاہ سید احمد مرزا جانشین صاحب مکتبہ شاہ در شید مرزا اسد اللہ خان غالب</p>		
<p>میر جو یا زوہ لکھی ہے کتاب</p>	<p>دیکھیے کو ہے جیو جیو جیو</p>	<p>کرا کاہ تم یہی تاریخ</p>
<p>قطعه</p>		
<p>از شیخ بلند شاعر جند پکتا بکھڑے ہما ز کی دہیم مختص بہ پکتا کی ہر غیر اس مختص</p>		
<p>عجب کتاب لکھی میر نے کہ آن ملک</p>	<p>نظر سے گزری نام نہاں میں ہر سہی</p>	<p>کھا سر میں نے پکتا کہ میر جو یا نے</p>

قطعه تاریخ	
از غایات نیشل رسیده گفت ششم جاری است	ختم شد جواب سال تاریخ فی البدیهه غنی
۱۲۹۰	قطعه
چون نسخه نویسن تاریخ گفته چه جدید التواریخ	از نتیجه فکر بلند شاعر تالیف نمود و به جواب ماقت بی سال ختم نوشت
۱۲۹۰	قطعه تاریخ
در تاریخ به حب سفته شدت طبع دوستان گفته	از قلم افکار شاعرانه نظیر آنگه جواب است نظم متین سال تاریخ بودلی بن لطف
۱۲۹۰	قطعه
کتاب لا جواب در تواریخ عجب نگارنده نگار تاریخ	از فکر شاعرانه لاله بدر بلبل صاحب چو جوابی به مورخ کرد تالیف ببانش از زبان بدر حسنه
۱۳۰۰	قطعه تاریخ
حضرت جوابی به کیا امپا لکھا	از بلبل شاعرانه لاله کنکاس نسخه تاریخ به مشل و نظیر

صفحت ایما و در اعدادین	نسخه اتنا پنج سال اسکا کھا
تمام شد کتاب ہذا	
خاتمہ الطبع	

شکر اور احسان پروردگار عالم کا کہ جسکی ذات نہ اور حمد و ثناء ہے۔ اور
 بیحد و حد سے درگاہات خلاصہ موجودات خاتم لکھنویں محمد مصطفیٰ صلی اللہ
 علیہ و آلہ وسلم کی کہ جسکی لیے عالم کی بنا ہے آقا بعد ارباب دانش و بنیاد پر
 مخفی و محتجب نہ ہے کہ ان ایام فرخندہ فرجام میں کتاب نادرہ و روگزار مثل
 وہی مانند مقبول انام سرور غیبی مسیحی بہ خیابان تاسعینہ حضرت منشی
 محمد علی جوایا مصنف نے رنگ سخن کو تازہ کر دکھایا ایسا رسالہ لکھا ہے گویا
 دریا کوڑہ میں بند کیا ہے نئی نئی ترکیبیں اور عمدہ عمدہ طریقے ایجاد کئے ہیں
 نظم و نثر و فون پاکیزہ جقدر تعریف کیا جاسکے کہ ہے مطبع عالی وقار
 نامی گرامی مشہور نزد یک و دور جناب منشی نول کشور صاحب دم بقا
 مقام لکھنویں حسب فرمائش حضرت مولف مرحوم کے بہاء و فضائل مبارک
 ۱۲۹۲ ہجری مطابق ماہ اکتوبر ۱۲۵۵ عیسوی طبع ہوئے
 دیراستہ ہوئی



CALL No.

ف ۹۲۰
ج ۳۲۸

ACC. NO.

۸۱۵

AUTHOR

جوہا، محمد علی

TITLE

سرور غیبی مسکن بہ خیابان تاریخ

G-2.5.90.

THE BOOK MUST BE CHECKED AT THE TIME
OF ISSUE



MAULANA AZAD LIBRARY ALIGARH MUSLIM UNIVERSITY

RULES:-

1. The book must be returned on the date stamped above.
2. A fine of Re. 1-00 per volume per day shall be charged for text-books and 10 Paise per volume per day for general books kept over-due.

